پند و نصائح اور علم و حکمت سے معمور

فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی قدس سرہٗ کے خطوط کا مجموعہ

مکتوبات فقیہ ملت



ترتیب

مفتی محمد شاہد علی مصباحی

استاذ و مفتی المرکز الاسلامی دار الفکر بہرائچ شریف

مسلم کتابوی لاہور

پند و نصائح اور علم و حکمت سے معمور

فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی قدس سرہٗ کے خطوط کا مجموعہ

مکتوباتِ فقیہ ملت

ترتیب

مفتی محمد شاہد علی مصباحی

استاذ و مفتی المرکز الاسلامی دار الفکر بہرائچ شریف

مسلم کتابوی لاہور

نام کتاب : مکتوبات فقیہ ملت

ترتیب : مفتی محمد شاہد علی مصباحی

تقدیم : پروفیسر غلام یحییٰ انجم، ہمدرد یونیورسٹی، دہلی

مکتوبات : ۱۲۶

پروف ریڈنگ: اشتیاق احمد رضوی مصباحی
دار العلوم جماعتیہ چھترپور، (ایم پی)

سن اشاعت : 2022

صفحات : ۲۱۶

قیمت :

خط و کتابت ترسیل زر اور ملنے کا پتا

مسلم کتابوی داتادربار مارکیٹ گنج بخش روڈ، لاہور
0321-4477511
042-37225605

Email:muslimkitabevi@gmail.com

فہرست مکتوبات فقیہ ملت

☆☆☆☆☆

☆☆☆

عرض ناشر

مکتوب نگاری کی تاریخ بہت پرانی ہے حضرت سلیمان علیہ السلام کی ذات سے باضابطہ مکتوب نگاری کا پتہ چلتا ہے۔ وہ مکتوب جو آپ نے ملکہ سبا بلقیس کے نام ہدہد پرندہ کے ذریعہ بھیجا تھا وہ آج بھی قرآن حکیم میں واضح لفظوں میں موجود ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکتوب کے ذریعے ہی فارس وغیرہ کے بادشاہوں کو اسلام کی دعوت دی۔

صحابہ، تابعین اور آخری دور کے بزرگان دین نے بھی دین اسلام کی نشر واشاعت کے لئے مکتوب نگاری کو اہم ذریعہ قرار دیا ہے، ہمارے اسلاف خصوصاً مشائخ عظام اور علمائے کرام نے دینی معلومات کا ایک بڑا ذخیرہ مکتوبات کی شکل میں چھوڑا ہے جن مکتوبات نے سماج اور لوگوں کے ذہن ودماغ میں انقلاب پیدا کیا ان میں مکتوبات صدی اور مکتوبات امام ربانی خصوصی اہمیت کے حامل ہیں۔ ہندوستان میں جن علما ومشائخ نے مکتوبات کے ذریعے دین ومذہب کی اشاعت فرمائی ان میں فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ الرحمہ کے مکتوبات ایک خاص مقام رکھتے ہیں۔ آپ نے جس طرح اپنے مکتوبات کے ذریعے علما، طلبہ اور عوام کی اصلاح فرمائی ہے وہ نہ صرف قابل مطالعہ ہے بلکہ لائق تقلید بھی ہے۔

ہم حضرت مولانا مفتی شاہد علی مصباحی زید مجدہم کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے بڑی محنت وجانفشانی کے ساتھ والد ماجد قدس سرہٗ کے مکتوبات کو جمع وترتیب سے نوازا۔ اور ڈاکٹر غلام یحیٰ انجم مصباحی کا بھی تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے مکتوب نگاری کے متعلق ایک تفصیلی اور معلوماتی مقدمہ تحریر فرما کر کتاب کی اہمیت کو اور اُجاگر کر دیا ہے اور اخیر میں ہم بے حد ممنون ہیں عزیز گرامی مفتی اشتیاق احمد مصباحی کے کہ انہوں نے دو مرتبہ کتاب کی پروف ریڈنگ کی اور مکتوب الیہ کے تعارف میں اپنی معلومات کے مطابق بعض جگہوں پر اضافہ فرمایا اور بار بار اس کی اشاعت کے لئے اصرار کرتے رہے۔ مولیٰ تعالیٰ مکتوبات کے اس مجموعہ کو قبول فرمائے اور عوام وخواص کے لئے اسے مفید سے مفید تر بنائے ساتھ ہی ہم سب کو مزید دینی خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

انوار احمد قادری امجدی (سجادہ نشین خانقاہِ فقیہ ملت اوجھا گنج، بستی)

شرف انتساب

میں اپنی اس حقیر کاوش کو حضرت فقیہ ملت قدس سرہ کے مرشدِ کامل

حضور صدر الشریعہ بدر الطریقہ فقیہ اعظم ہند

حضرت علامہ الشاہ **مفتی محمد امجد علی قادری رضوی اعظمی**

مصنف بہار شریعت

اور

حضرت فقیہ ملت نور اللہ مرقدہ کے استاذ گرامی رئیس القلم مناظر اسلام قائد اہل سنت

حضرت **علامہ الشاہ ارشد القادری** علیہما الرحمۃ والرضوان

کے نام سے منسوب کرتا ہوں جن کی ظاہری و باطنی توجہ نے

حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ کو ذرہ سے آفتاب بنایا

گر قبول افتد زہے عز و شرف

محمد شاہد علی مصباحی

نذرانۂ عقیدت

استاذ العلماء والفقہاء صاحب تصانیف کثیرہ فقیہ ملت حضرت علامہ الحاج الشاہ **مفتی جلال الدین احمد امجدی** نوراللہ مرقدہ کی بارگاہ میں جن کی تربیت وفیض صحبت نے نہ جانے کتنوں کوقوم وملت کی خدمت کا صحیح جذبہ عطافرمایا۔

اور

شہزادگان فقیہ ملت حضرت **علامہ الشاہ انواراحمد قادری امجدی** و حضرت **مفتی ابرار احمد امجدی برکاتی** دامت برکاتہما العالیہ کی خدمت میں بصد خلوص گلہائے عقیدت کی یہ نذر پیش کرتا ہوں جن کے اصرار، لگن اور کوشش سے یہ کتاب منصۂ شہود پرآئی۔

گر قبول افتد ....

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را

عقیدت کیش

محمد شاہد علی مصباحی

پیش لفظ

حامداً و مصلیاً و مسلماً

افق کائنات پر ابتدائے آفرینش سے آج تک صدہا قدسی صفات ہستیاں ماہ و نجوم بن کر چمکیں اور اپنی دینی و دنیاوی خدمات سے ایک عالم کو مستفید کیا، لیکن عالم ظاہر سے ان کے اوجھل ہو جانے کے بعد گردش لیل ونہار نے ان کی یادوں کو صفحۂ ہستی سے محو کر دیا، ہاں کچھ شخصیات کی یادیں ہمارے ذہنوں میں اسی طرح تر و تازہ ہیں جیسے وہ آج بھی ہمارے سامنے موجود ہیں اور ہماری قیادت فرما رہی ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی زندگی کے قیمتی لمحات میں اپنے چین وسکون کی پرواہ نہ کر کے ایسے زندہ و جاوید کارنامے انجام دیئے جو تا قیام قیامت باقی رہیں گے۔

انہیں سرمایۂ صد افتخار ہستیوں میں حضرت فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ الرحمہ کی نادر الوجود شخصیت بھی ہے چنانچہ پندرہویں صدی کے ربع اول میں برصغیر ہندو پاک میں ایک فعال رہنما، بیدار مغز مفتی، صاحب اسلوب مصنف، نباض قوم خطیب اور بے باک مبلغ وداعی کی حیثیت سے آپ متعارف ہوئے۔

آپ علیہ الرحمہ نے اصلاح معاشرہ اور عقیدہ وعمل کو سنوارنے کے لئے چھوٹے بڑے جلسوں اور کانفرنسوں میں شرکت فرمائی۔ عوام وخواص کے افادہ کے پیش نظر اپنے رشحات قلم سے متعدد اہم تصانیف کو وجود بخشا جن میں انوار الحدیث، خطبات محرم، فتاویٰ فیض الرسول فتاویٰ برکاتیہ اور فقہی پہیلیاں وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ مرکز تربیت افتاء کی تاسیس

تو آپ کا ایک منفرد اور بے مثال کارنامہ ہے۔

آپ علیہ الرحمہ کی انہیں ناقابل فراموش دینی خدمات کی ایک کڑی آپ کے خطوط و مکتوبات بھی ہیں جو آپ نے اپنے اساتذہ، اکابرین و معاصرین علماء، عوام، طلبہ اور تلامذہ کے نام لکھے ہیں یہ مکتوبات ایک طرف تو آپ کی مثالی زندگی کا آئینہ ہیں دوسری طرف ایک عظیم دینی و علمی سرمایہ بھی ہیں ثبوت کے لئے زیر نظر مکتوبات کا مطالعہ کیجئے۔

مکتوبات کی جمع و ترتیب کا حکم صاحبزادگان فقیہ ملت حضرت مولانا انوار احمد امجدی اور حضرت مولانا مفتی ابرار احمد امجدی دامت برکاتہم نے فقیر راقم کو اس وقت دیا جب کہ فقیر سخت ذہنی الجھنوں کا شکار تھا اور کچھ لکھنے پڑھنے کی سکت نہیں تھی مگر مکتوبات کی ترتیب سے انکار احسان فراموشی کے مرادف تھا اس لئے ذہنی طور پہ تیار نہ ہونے کے باوجود میں نے اس کام کو انجام دینے پر نہ صرف یہ کہ آمادگی ظاہر کی بلکہ اوجھا گنج سے کچھ مکتوبات لے کر جامعہ فیضان اشفاق پہنچا کچھ دنوں تک مکتوبات کی ترتیب کے لئے ذہن بنانے کی کوشش کرتا رہا مگر الجھنیں بڑھتی گئیں جس کی وجہ سے میں نے کام شروع نہیں کیا۔ شہزادگان کا اصرار بڑھا تو میں نے اپنے ایک نائب ذی استعداد عالم دین کو بلا کر جمع و ترتیب کے لئے مکتوبات انہیں کے سپرد کر دیئے اور کچھ ضروری ہدایات دے کر انہیں اپنی قیام گاہ سے رخصت کیا اور پھر دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد قیلولہ کے لئے لیٹ گیا۔

آنکھ لگی تو میں نے دیکھا کہ حضرت فقیہ ملت قدس سرہ جامعہ فیضان اشفاق کے صدر گیٹ سے اندر داخل ہو رہے اور بہت مسرور ہیں میں بڑھ کر خدمت میں حاضر ہوا مصافحہ اور دست بوسی کی سعادت ملی حضرت علیہ الرحمہ نے مجھے ایک متوسط سائز کی بڑی دیدہ زیب کتاب عطا کی جس کے سرورق پر جلی حرفوں میں لکھا ہوا تھا ''مکتوبات فقیہ ملت''

میں نے کتاب لے لی اور حضرت کو لے کر مہمان خانے کی طرف چلا کہ اسی اثناء میں سلسلۂ خواب ٹوٹ گیا، آنکھ کھلنے کے بعد جو کیفیت تھی اسے حیطۂ تحریر میں لانا مشکل ہے خیر میں نے اپنے نائب کو بلایا اور انہیں خواب کا ماجرا بیان کر کے مکتوبات واپس لے لیا اور

اسی دن سے کام شروع کر دیا۔

دوران ترتیب ہمارے دو مخلصین حضرت مولانا مفتی عبد القادر رضوی استاذ جامعہ فیضان اشفاق ناگور اور حضرت مولانا غلام مصطفیٰ قادری باسنوی میرے دست و بازو بن گئے کہ اول الذکر نے بوقت ضرورت حوالے تلاش کر دیئے جب کہ موخر الذکر نے بعض اکابرین کا تعارف لکھ کر دیا اس طرح ہمارے انہیں مخلصین کے تعاون سے بحمدہ تعالیٰ بہت کم عرصہ میں مکتوبات کی جمع وترتیب کا کام مکمل ہو گیا۔ مولیٰ تعالیٰ ہمارے جملہ معاونین کو ان کے تعاون کا بہترین صلہ عطا فرمائے۔ آمین!

زیر نظر مجموعۂ مکاتیب میں مکتوب الیہم کی تعداد ۵۵/اور کل مکتوبات کی تعداد ۱۵۵/ ہے فقیر نے افادہ کے پیش نظر ہر مکتوب پر مفید حواشی بھی لگا دئے ہیں۔ البتہ ہر مکتوب الیہ کا تعارف لکھنے کا التزام نہیں کیا کہ یہ بڑا دشوار طلب کام تھا جو مجھ جیسے کاہل اور عدیم الفرصت شخص کے بس سے باہر تھا، ہاں جن لوگوں کا تعارف آسانی سے دستیاب ہو سکا ان کا تعارفی تذکرہ ضرور کر دیا گیا ہے۔

دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ مکتوبات کے اس مجموعہ کو اہل سنت کے لئے مفید اور اس خدمت کو میرے لئے توشۂ آخرت بنائے آمین بجاہ سید المرسلین علیہ الصلاۃ والتسلیم

محمد شاہد علی مصباحی

خادم جامعہ فیضان اشفاق ناگور شریف راجستھان

مسکونہ مقام بھولا پور ضلع بستی، یوپی

پروفیسر غلام یحییٰ انجم
صدر شعبہ علوم اسلامیہ
جامعہ ہمدرد (ہمدرد یونیورسٹی) نئی دہلی

مقدمہ

مکتوب نگاری ایک اضطراری عمل ہے، قلم برداشتہ اپنے افکار و خیالات کو الفاظ کا جامہ پہنانا پڑتا ہے۔ اس میں نکھار پیدا کرنے کے لیے تکلف و تصنع کے غازہ کی ضرورت نہیں پڑتی ہے وہ تحریریں جو فطرت کے سانچے میں ڈھلی ہوتی ہیں وہ ویسی ہی نظر آتی ہیں جیسی کی وہ ہیں اس برجستگی میں جادو یا اثر ہوتی ہے جو براہ راست ایسی صنف تحریر ہے جس میں بناوٹ اور تکلف کی آمیزش نہیں ہوتی یہ صنف تحریر تمام تر تکلفات سے مبرا ہوتی ہے

بقول غلام رسول مہر

"تحریر و نگارش کے ذخیروں میں سے صرف ایک صنف ایسی ہے جس میں تکلف کے اختلاط و آمیزش کی کم سے کم گنجائش باقی رہ جاتی ہے یعنی مکاتیب بزرگان علم و فضل اور اکابر حکمت و دانش کے خطوط۔ ذخیرۂ مکاتیب کا بڑا حصہ تکلف اور بناوٹ کی آمیزش سے پاک ہوتا ہے۔" (۱)

مکتوب نگاری کے وقت مکتوب نگار کو یہ بھی دھیان دینا چاہیے کہ خطوط خطوط ہی کے دائرہ میں رہیں مقالہ نہ بننے پائیں جیسا کہ بعض ناقدین نے نیاز فتحپوری اور ابوالکلام آزاد کے بارے میں لکھا ہے کہ ان حضرات کے خطوط خطوط سے زیادہ ادبی مقالات معلوم ہوتے ہیں۔

مکتوب نگاری کی تاریخ بہت قدیم ہے قلم کے وجود میں آتے ہی کتابت کی شروعات

ہو چکی تھی۔قرآن حکیم میں "ن والقلم مایسطرون" (۲) سے قلم کی تخلیق کا مقصد اصلی بالکل واضح اور نمایا کر دیا گیا ہے۔جیسا کہ سب کو معلوم ہے کہ پہلے زمانے میں اپنی باتوں کو دوسروں تک پہنچانے کے لیے صرف دو معتبر ذرائع تھے اگر وہ سامنے ہے تو اسے زبان سے مخاطب کیا جائے اور وہ سامنے نہیں ہے تو قلم سے لکھ کر بتایا جائے۔یہی طریقہ صدیوں تک رائج رہا اب اس کی شکلیں مختلف ہو گئی ہیں نت نئی ایجادات نے پیغام رسانی کا کام آسان سے آسان تر کر دیا ہے اس کام کے لیے اب فون، فیکس، ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ کی خدمات لی جاتی ہیں۔ان تمام تر سہولیات کے باوجود بھی قلم کی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے۔

قلم سے لکھنے کی روایت بہت پرانی ہے نسل انسانی میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے حضرت ادریس علیہ السلام کو لکھنا سکھایا۔قرآن حکیم میں ہے واذکر فی الکتاب ادریس انہ کان صدیقاً نبیاً ۔ (۳) اس آیت کے ضمن میں شیخ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روح البیان میں لکھا ہے کہ سب سے پہلے جس شخص نے قلم سے لکھنا سکھایا اور وہ آپ ہی تھے۔کپڑوں کے سینے اور سلے کپڑوں کے پہننے کی ابتدا بھی آپ ہی سے ہوئی ہے۔علم نجوم اور علم حساب کی بنیاد بھی آپ ہی نے رکھی، مکیال، میزان (ناپ تول) اور ہتھیار کے موجد بھی آپ ہی ہیں۔سب سے پہلے جہاد فی سبیل اللہ کا طریقہ بھی حضرت ادریس علیہ السلام نے ہی شروع کیا۔روئی سے کپڑا اتیار کرنے کی ابتدا بھی آپ ہی سے ہوئی۔(۴)

حضرت ادریس علیہ السلام کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام کی ذات سے باضابطہ مکتوب نگاری کا پتا چلتا ہے وہ خط جو آپ نے ملکہ سبا بلقیس کے نام ہدہد پرندہ کے ذریعہ بھیجا تھا وہ آج بھی قرآن حکیم میں واضح لفظوں میں موجود اور محفوظ ہے۔حضرت سلیمان علیہ السلام ملکہ سبا کو خط لکھتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

"انہ من سلیمان وانہ بسم اللہ الرحمن الرحیم الا تعلو علیّ واتونی مسلمین (۵)

"بے شک وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور بے شک وہ اللہ کے نام سے

ہے جو نہایت مہربان رحم والا یہ کہ مجھ پر بلندی نہ چاہو اور گردن رکھتے میرے حضور حاضر ہو۔ (کنز الایمان)

اذهب بکتبی هذا (یہ میرا مکتوب لے جا) فالقه الیهم (پس اسے ان کی طرف ڈال دے) ثم تول عنهم (پھر ان سے ہٹ کر دیکھ) ماذا یرجعون (۶) وہ جواباً کیا کرتے ہیں)

اس مکتوب کی وضاحت کرتے ہوئے خزائن العرفان تفسیر کنز الایمان کے مصنف صدر الافاضل حضرت مولانا محمد نعیم الدین مرادآبادی (م ۱۳۶۷ھ) علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں۔

"حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک مکتوب لکھا جس کا مضمون یہ تھا

از جانب بندۂ خدا سلیمان بن داؤد سوئے بلقیس ملکہ شہر سبا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس پر سلام ہو جو ہدایت قبول کرے

اس کے بعد مدعا یہ کہ تم مجھ پر بلندی نہ چاہو اور میرے حضور مطیع ہو کر حاضر ہو جاؤ اس پر آپ نے اپنی مہر لگائی اور ہدہد سے فرمایا یہ مکتوب لے جا چنانچہ ہدہد وہ مکتوب گرامی لے کر بلقیس کے پاس پہنچا اس وقت بلقیس کے گرد اس کے اعیان وزرا کا مجمع تھا ہدہد نے وہ مکتوب بلقیس کی گود میں ڈال دیا" (۷)

اس مکتوب نے اپنا کیا اثر دکھایا اس کی تفصیل قرآن حکیم کے انیسویں پارہ میں آج بھی دیکھی جا سکتی ہے۔

سید الانبیاء پیغمبر آخر الزماں احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مکتوب گرامی کے ذریعہ ہی سلاطین فارس، مقوقس، بازنطین وغیرہ کے نام اسلام کی دعوت دی۔ تاریخ اسلام میں ان خطوط کی جو اہمیت ہے اس سے کسی طرح انکار نہیں کیا جا سکتا ہے۔ عہد صحابہ میں مکتوب نگاری صرف ذوی العقول کے لیے خاص نہ تھی بلکہ انہوں نے غیر ذوی العقول کو

بھی خطوط لکھے۔خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریائے نیل کو نہ صرف خط لکھا بلکہ اپنی اطاعت کرنے پر بھی مجبور کیا۔(۸)۔اس خط نے جواثر دریائے نیل پر ڈالا آج وہ تاریخ اسلام کا ایک اہم حصہ بن چکا ہے۔

صحابہ، تابعین اور دور آخر کے بزرگان دین نے بھی دین حق کی نشرواشاعت کے لیے مکتوب نگاری کو اہم اور موثر ذریعہ قرار دیا ہے۔صوفیائے کرام کے نوک قلم سے نکلی ہوئی تحریریں اوران کے مکتوبات آج صوفیانہ ادب میں مہ پارے کی حیثیت رکھتے ہیں۔ان حضرات کے مکتوب اس لیے بھی اہم ہوتے تھے کہ ان آیات قرآنیہ، احادیث مبارکہ کے اقتباسات اور فقہی مسائل سے متعلق بحثیں ہوتی تھیں ان علماء ومشائخ کے مکتوبات سے تاریخی، مذہبی وسیاسی معلومات حاصل ہونے کے علاوہ اس عہد کے سیاسی ومعاشرتی مزاج اورادبی وثقافتی پہلوؤں پر بھی کسی حدتک روشنی پڑتی ہے **دائــــرة المعارف الاسلامیه** میں ہے۔

’’یہ (مراسلاتی) ذخیرہ درحقیقت ایک آئینہ ہے جس میں ہم اس عہد کی پوری تصویر کھینچ سکتے ہیں اس میں بادشاہوں سے لے کرعوام تک طبعی ومذہبی کوائف پرروشنی پڑتی ہے یہی وجہ ہے کہ ان مکتوبات سے صرف مذہبی تاریخ مرتب کرنے میں کام نہیں لیا جاتا بلکہ سیاسی ومعاشرتی تاریخ میں ان مکتوبات سے استشہاد کیا جاسکتا ہے‘‘ (۹)

مرور ایام کے ساتھ زمانے کے تقاضوں کے پیش نظر مکتوب نگاری میں بھی نوعی فرق آ گیا۔لوگ ایک دوسرے کے پاس کئی طرح کے خطوط لکھنے لگے بعض خطوط علمی واصلاحی ہوا کرتے تھے تو بعض عاشقانہ ودوستانہ، بعض دنیوی اور تجارتی امور پر مشتمل ہوتے تھے تو بعض ادیبانہ وفلسفیانہ اسی طرح بعض لوگوں کے منافقانہ خطوط بھی پائے جاتے ہیں، تاجروں نے بغرض تجارت، صوفیہ ومشائخ اور بزرگان دین نے اصلاح معاشرہ اوردعوت دین، عدلیہ نے احکام کے نفوذ کے لئے مکتوب کا استعمال کیا، الغرض جو جس شعبہ حیات سے وابستہ رہا سب نے ہی مکتوب نگاری کی اہمیت کو سمجھا اور اسے اس مقصد کے لیے

استعمال کیا۔ خطوط کی انہی اہمیت کے کے پیش نظر شعرائے کرام نے مکتوب نگاری کے تعلق سے اپنی شاعری میں طرح طرح کے مضامین باندھے ہیں ایک شاعر لکھتا ہے:

چند تصویر بتاں چند حسینوں کے خطوط
بعد مرنے کے مرے گھر سے یہ سامان نکلے

ہمارے اسلاف بطور خاص صوفیائے کرام، مشائخ عظام اور علمائے ذوی الاحترام نے اسلامیات کا ایک بڑا ذخیرہ مکتوبات کی شکل میں چھوڑا ہے۔ ان حضرات کے نوک قلم سے نکلے ہوئے تمام مکتوبات علمی، دینی اور اصلاحی ہوا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ احوال پرسی، مزاج طلبی اور معاشرتی وخانگی مسائل کی جھلکیاں بھی ان مکتوبات میں پائی جاتی ہیں۔ ہمارے ان اسلاف نے اپنے مکتوبات کے ذریعہ متعلقین مریدین اور متوسلین کی رشد وہدایت اور تعلیم وتربیت کا کام لیا اور دقیق سے دقیق تر علمی مسائل بھی مکتوب سے حل کیے صوفیائے کرام نے مکتوب کے ذریعہ دعوت وتبلیغ، ازالۂ شکوک وشبہات، اصلاح احوال، تزکیۂ قلوب اور اپنے مسلک ومشرب کی وسیع تر پیمانے پر نشر واشاعت کا کام انجام دیا۔ اگر ہم ماضی کی روشنی میں مکتوبات کا جائزہ لیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اپنے جذبات و خیالات سے ایک دوسرے کو باخبر کرنے کا یہ ایک موثر اور بہترین ذریعہ سمجھا جاتا رہا ہے۔ انبیاء ومرسلین صحابہ وتابعین نے جس طرح زود اثر دواؤں کی طرح مکتوب الیھم پر اپنا اثر ڈالا اسے پڑھنے کے بعد مکتوب نگار کی اہمیت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ ماضی قریب میں اور عہد حاضر میں علمائے کرام اور مفتیان عظام نے اپنے مستفتین کے جواب میں جو فتاوی لکھ کر بھیجے انہیں بھی مکتوب نگاری کا ایک حصہ تصور کیا جاسکتا ہے اور اس سے بڑھ کر خوشی کی بات کیا ہوگی کہ اب فتویٰ نویسی کی تعلیم وتربیت بھی مراسلاتی انداز میں ہونے لگی اور صرف فتویٰ کی تعلیم ہی نہیں بلکہ خط وکتابت کے ذریعہ لوگ ایم، اے اور بی، اے کی اسناد بھی حاصل کرنے لگے ہیں۔ بعض یونیورسٹیوں میں تمام کورسز مراسلاتی ہی ہیں اندرا گاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی، دہلی، مولانا ابوالکلام آزاد اوپن یونیورسٹی حیدرآباد، نیشنل

انسٹی ٹیوٹ آف اوپن اسکولنگ نئی دہلی اس طرح اور بھی چھوٹے بڑے صوفیائی اور قومی مراکز ہیں جن کی تدریسی سرگرمیوں کا زیادہ تر انحصار مراسلاتی اور فاصلاتی نظام تعلیم پر ہے۔

مکتوب نگاری سے سماج کی جس طرح اصلاح ہوئی اور جن مکاتیب نے سماج اور لوگوں کے ذہن ودماغ میں انقلاب پیدا کیا ان میں مخدوم جہاں حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ احمد منیری (۷۸۲ھ) علیہ الرحمۃ والرضوان کے ''مکتوبات صدی'' اور امام ربانی مجدالف ثانی شیخ احمد سرہندی (م۱۰۳۴ھ) کے ''مکتوبات امام ربانی'' خصوصی اہمیت کے حامل ہیں۔ مخدوم جہاں شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری کے تمام مکاتیب قاضی شمس الدین حاکم چوسہ کے نام ہیں جو اپنی غیر معمولی مشغولیات اور فرائض منصبی کی انجام دہی کی وجہ سے مخدوم جہاں کی خدمت میں حاضری سے معذور تھے۔ ان کے اصرار پر ان کی تعلیم کے لیے یہ مکتوبات معرض وجود میں آئے۔ مکتوبات امام ربانی کی اہمیت وافادیت ہر دور میں مسلم رہی ہے۔ ان مکاتیب نے فتنۂ دین الٰہی کی آندھی کو جس طرح صفحۂ ہستی سے نیست و نابود کیا وہ اہل علم و دانش پر مخفی نہیں۔ مکتوبات امام ربانی کو مکتوبات کی دنیا میں ٹھیک وہی شہرت ملی جس طرح حدیث کی دنیا میں بخاری شریف اور تراجم قرآن کی دنیا میں کنز الایمان کو۔ صوفیائے کرام کے مکتوبات نے ہر دور میں متلاشیان حق کے لیے مینارۂ نور کا کام کیا ہے۔ ان مکاتیب نے جس طرح بندگان حق کے دلوں میں انقلاب پیدا کیا اس کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں۔

''دور اکبری و جہاں گیری میں ہزاروں کی اصلاح ہوئی وہ مومن صادق بنے ہزاروں لوگ قشقہ و دَیر سے تائب ہو کر داخل اسلام ہوئے اور آج تک ان کا فیض جاری و ساری ہے۔ (۱۰)

ان دو اہم مشائخ کے مکاتیب کے علاوہ ایسے بیشتر مشائخ ہیں جنہوں نے مکتوب نگاری کے ذریعہ دین ومذہب کے سماجی فلاح و بہبود کے لیے تعلیم وثقافت کو فروغ بخشا اور انسانوں کو انسانیت سے ہمکنار کرنے کے لیے جدوجہد فرمائی۔ جن مشائخ کے مکتوبات نے کافی شہرت حاصل کی ان میں درج ذیل مکاتیب خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں۔

مکاتیب امام غزالی (م۵۰۵ھ) مکتوبات شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی (م۵۶۱ھ) مکتوبات شیخ حمید الدین ناگوری (م۵۷۰ھ) مکتوبات خواجہ معین الدین چشتی اجمیری (م۶۳۳ھ) مکتوبات جلال الدین رومی (م۶۷۲ھ) مکتوبات بوعلی شاہ قلندر (م۷۲۴ھ) مکتوبات امیریہ از امیر کبیر سید علی ہمدانی)۷۸۶ھ) مقرر نامہ مکاتیب مخدوم جہانیاں جہاں گشت جلال الدین بخاری (۷۸۵ھ) گلزار ابرار از شیخ نور الدین معروف بہ قطب عالم (م۸۱۸ھ) مکتوبات سید بندہ نواز گیسو دراز (م۸۲۵ھ) مکتوبات اشرفی از مخدوم اشرف جہاں گیر سمنانی (۸۷۱ھ) مکتوبات خواجہ عبید اللہ احرار (م۸۹۵ھ) مکتوبات شیخ عبدالقدوس گنگوہی (م۹۴۴ھ) مکتوب شریف حضرت خواجہ باقی باللہ دہلوی (م۱۰۱۲ھ) مکتوبات شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م۱۰۵۲ھ) مکتوبات شیخ محمد معصوم (م۱۰۷۹ھ) مکتوبات کلیمی از شاہ کلیم اللہ جہاں آبادی (م۱۱۴۲ھ) مکتوبات فارسی از شاہ از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (۱۱۷۶ھ) مکتوبات مرزا مظہر جان جاناں (م ۱۱۹۵ھ) مکاتیب شریفہ از شاہ غلام علی دہلوی (م۱۲۴۰ھ) مکتوبات فارسی از حاجی امداد اللہ مہاجر مکی (م۱۳۱۷ھ) مکتوبات امام احمد رضا قادری (م۱۳۴۰ھ)

سطور بالا میں کچھ اہم مکاتیب کا ذکر ہوا لیکن ظاہر ہے کہ ایسے اور مکاتیب ہوں گے جن تک مجھ کم سواد کی رسائی نہ ہو سکی ہو گی اگر ان تمام مکتوبات کا سرسری ہی جائزہ لیا جائے تو بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ان مکاتیب نے دلوں کی دنیا بدلنے میں کس قدر موثر کردار ادا کیا ہے۔

آزاد ہندوستان میں جن علماء ومشائخ نے مکتوبات کے ذریعہ اکابر کے مشن کو زندہ وتابندہ رکھا اور ان مکتوبات کے ذریعہ علمی، دینی، فقہی اور تعلیمی امور کی نشر واشاعت فرمائی ان میں فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ الرحمۃ والرضوان کے مکتوبات خصوصی اہمیت کے حامل ہیں۔ ان مکتوبات سے مکتوب نگار کے دور کے اہم واقعات وحالات کا علم اور اس کے بارے میں ان کے رجحانات وخیالات کا پتا چلتا ہے مفتی صاحب نے صرف مدرسہ کی چہار دیواری میں بند ہو کر زندگی نہ بسر کی بلکہ ان کا رشتہ سماج سے اسی

قدر مضبوط ہوتا جس طرح مدرسہ میں ان کے اپنے طلبہ سے ۔ سماجی ناہمواریوں اور ملک کے پیچیدہ مسائل پر ان کی گہری نظر تھی مفتی صاحب نے اگر ایک طرف ملت کے تئیں بہتر اور نفع بخش کام کرنے والے اچھے انسانوں کی ستائش کی ہے تو دوسری طرف وہ لوگ جو غیر شرعی امور کا ارتکاب کر کے اپنے کو دین کا ٹھیکدار ثابت کرنے کی ناکام کوششیں کرتے رہتے ہیں۔ ان کی سرزنش بھی کی ہے۔ اپنے مکتوب میں وہ ایک ایسے ہی شخص کے بارے میں راقم کے پاس لکھے گئے ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں۔

''ایک گستاخ بیوقوف کا خط دہلی سے آیا ہے جس کا عکس آپ کو ارسال ہے اگر اس کا پتا آپ جانتے ہوں تو تحریر فرمائیں تا کہ میں بدتمیز کو خط لکھ دوں کہ تمہارا استفتاء دارالافتاء امجدیہ کو نہیں پہنچا ہے۔(۱۱)

عام طور پر لوگ سادہ ڈاک سے استفتاء ارسال کر کے پھر اس کے جواب کا انتظار کرنے لگتے ہیں انہیں یہ خبر نہیں ہوتی کہ استفتاء دارالافتاء تک پہنچا یا نہیں۔ ملک میں سرکاری ڈاک کا نظام پہلے جس بدنظمی کا شکار ہوتا تھا اس کی خبر ہم سب کو ہے ایسے میں استفتاء بھیجنے کے بعد اگر وہ کچھ دنوں تک کوئی جواب نہیں ملتا تو نہ جانے لوگ کیا کیا لکھ مارا کرتے تھے۔ مفتی صاحب نے ایسے لوگوں کو بھی آڑے ہاتھوں لیا ہے۔

فقیہ ملت حضرت مفتی صاحب قبلہ درس و تدریس فتویٰ نویسی وعظ و تبلیغ اور دیگر انتظامی امور کی ذمہ داریوں کے باوجود بھی اگر ہدیۃً کوئی کتاب ان کے پاس آئی تو اسے شکریہ کا خط ضرور لکھتے اور ساتھ ہی ساتھ کتاب کا بالاستیعاب مطالعہ کرنے کے بعد قابل اصلاح پہلوؤں کی طرف توجہ بھی دلاتے اپنے ایک مکتوب میں مفتی صاحب ہدیۃً ملی ہوئی کتاب کے مصنف کو تحریر فرماتے ہیں۔

''آپ کا کتابچہ علمی محاسبہ جب پہلی بار چھپا تھا تو ہم نے اسے بغور پڑھا تھا اب کی بار بھی سرسری طور پر سے اس پر ایک نگاہ ڈالی اس میں سب سے زیادہ جو اصلاح طلب ہے وہ یہ کہ وہابی کی بات کو سوال کے تحت لکھا گیا ہے حالانکہ اس کا کوئی قول سوال کے انداز میں نہیں

ہے لہٰذا آئندہ اشاعت میں سوال کی بجائے وہابی اور جواب کی بجائے سنی کر دیا جائے (۱۲)

مفتی صاحب ہر بات کو تحقیق سے لکھنے کے عادی تھے۔ بے سروپا کی باتیں نہ خود کرتے اور نہ دوسروں سے سننا گوارہ کرتے تھے اگر کسی سائل نے ایسی کوئی بات دریافت کرلی جس کا براہ راست تعلق فقہ سے نہیں تاریخ یا کسی دوسرے علوم سے ہے تو مفتی صاحب اس کا جواب دینے کے لیے ان علوم سے کے ماہرین سے رابطہ قائم کرتے اور اطمینان حاصل ہو جانے کے بعد ہی اپنا جواب قلم بند فرمایا کرتے تھے۔ حضرت خواجہ غریب نواز سے منسوب جو مشہور کرامتیں ہیں ان کی استنادی حیثیت کیا ہے؟ اس تعلق سے راقم کو اپنے ایک مکتوب میں فرماتے ہیں۔

"معاملہ یہ ہے کہ حضرت خواجہ اجمیری علیہ الرحمۃ والرضوان کی وہ کرامتیں جو عام طور پر مشہور ہیں اور نئے مصنفین انہیں اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں اگر متقدمین کی بھی کسی کتاب میں ان کا ذکر ہو تو مطلع فرمائیں۔

علامہ جامی کی **نفحات الانس** میں تو حضرت خواجہ اجمیری، حضرت بختیار کاکی اور حضرت فریدالدین گنج شکر علیہم الرحمۃ والرضوان کا تذکرہ ہی نہیں ان میں ان کی کرامتوں کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا اور **سیر الاولیاء**، **فوائد الفوائد** نیز دیگر مشائخ چشت کے ملفوظات **انیس الارواح**، **راحۃ القلوب** اور **اسرار الاولیاء** وغیرہ میں بھی حضرت خواجہ کی کرامتوں کا ذکر نہیں ملتا۔

مغلیہ زمانے تک لکھی گئی کسی کتاب میں اگر حضرت کی کرامتوں کا ذکر ہو تو اس کا نام تحریر فرمائیں۔ (۱۳)

حضرت مفتی صاحب قبلہ کا تعلق طلبہ سے صرف تدریس کی ہی حد تک رہتا بلکہ فارغ التحصیل ہونے کے بعد بھی وہ ان کی خوشی اور غمی میں برابر کے شریک رہتے اور انہیں اپنا طالب علم ہی سمجھ کر پند و نصائح فرمایا کرتے تھے۔ اور ساتھ ہی مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج و اشاعت کا انہیں حکم فرماتے اور کامیابی پر انہیں مبارک باد دیتے۔ مولانا محمد اویس القادری کا

اپنے مکتوب مورخہ ۱۳ر ذوالقعدہ ۱۴۲۱ھ میں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''اسلام وسنیت اور مسلک اعلیٰ حضرت کی تبلیغ واشاعت کا صحیح جذبہ رکھتے ہوئے اگر آپ لوگوں نے محنت سے کام لیا تو انشاء اللہ ادارہ روز افزوں ترقی ہی کرتا رہے گا''

پھر نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''کتابوں کا پڑھانا ہی اصل میں پڑھنا ہے لہٰذا آپ ان میں خوب محنت کریں ہوٹلوں پر بیٹھنے بازاروں میں گھومنے سے سخت پرہیز کریں اور اراکین میں سے کسی کا دربار نہ کریں جو وقت ضروری کاموں سے بچے اسے دینی کتاب کے مطالعے میں صرف کریں اور پانچوں وقت نمازیں جماعت کی پابندی کے ساتھ اہتمام سے ادا کریں۔'' (۱۴)

مفتی صاحب ہمیشہ اپنے مکتوب میں اسلامی تاریخ لکھنے کا ہی اہتمام فرماتے راقم کی نگاہوں سے مفتی صاحب کا کوئی ایسا مکتوب نہیں گذرا ہے جس میں انگریزی تاریخ درج ہو۔ مفتی صاحب مکتوب کے آخر میں کہیں تو اپنا پورا نام جلال الدین احمد امجدی لکھتے اور کہیں صرف الامجدی پر اکتفا فرمایا کرتے تھے۔

فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی نے جس طرح اپنے مکتوب کے ذریعہ علمائے کرام وطلبہ عظام کی علمی تشنگی بجھائی اور ان کی اصلاح کی جدو جہد فرمائی۔ وہ نہ صرف قابل مطالعہ ہے بلکہ لائق تقلید بھی ہے اور اس لیے کہ درس وتدریس، تصنیف وتالیف، فتویٰ نویسی اور وعظ ونصیحت کے پروگراموں کی حیرت انگیز مصروفیات کے باوجود نہ صرف خطوط لکھتے بلکہ خطوط کے جوابات بھی دیا کرتے تھے۔ ہم مبارک باد دیتے ہیں ان مکتوبات کے مرتب مولانا شاہد علی مصباحی کو جنہوں نے درس وتدریس کی گوناگوں مصروفیات کے باوجود ان منتشر خطوط کو بڑی جانفشانی اور عرق ریزی سے یکجا کر کے نہ صرف قابل اشاعت بنایا بلکہ ایک مفید اور معلوماتی نوٹ کے علاوہ مکتوب الیہم کا تعارف کرا کے ان مکتوبات کو قارئین کے لیے مزید بار آور اور دلچسپ بنا دیا۔

مرتب کتاب مولانا شاہد علی مصباحی درس وتدریس کی مصروفیت کے ساتھ مسلسل

پرورش لوح وقلم میں مصروف ہیں ان کے نوک قلم سے اب تک سیرت وسوانح، اور دوسرے موضوعات پر متعدد کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں، تفسیر کی متداول کتاب جلالین شریف جو تقریباً تمام مدارس میں زیر درس ہے اس کی شرح ان دنوں موصوف کے زیر قلم ہے جس برق رفتاری کے ساتھ موصوف کا قلم چل رہا ہے اس سے مستقبل میں علمی و دینی خدمات کی زیادہ سے زیادہ توقع کی جا سکتی ہے۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔ آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین و علی آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین.

مصادر

(۱) غلام رسول مہر، نقوش مکاتیب نمبر لاہور ۱۹۵۷ء

(۲) القرآن، القلم۔۱

(۳) القرآن، مریم ۵۶

(۴) اسماعیل حقی، روح البیان (مترجم) پارہ نمبر ۱۶ ص ۷۷ ارضوی کتاب گھر، دہلی

(۵) القرآن، النمل ۳۰، ۳۱

(۶) القرآن، النمل ۲۸

(۷) نعیم الدین مرادآباد تفسیر، خزائن العرفان ص ۶۰۹ رضا اکیڈمی ممبئی

(۸) جلال الدین سیوطی، تاریخ الخلفاء ۸۶ مجتبائی دہلی ۱۳۰۹ھ

(۹) دائرۃ المعارف الاسلامیہ جلد ۲۱ ص ۴۷۴ لاہور

(۱۰) عبدالستار، مکتوبات مسعودی ص ۲ کراچی ۲۰۰۵ء

(۱۱) جلال الدین احمد امجدی، مکتوب مورخہ ۲ رصفر المظفر ۱۴۲۰ھ

(۱۲) جلال الدین احمد امجدی، مکتوب مورخہ ۲۳ صفر المظفر ۱۴۲۰ھ

(۱۳) جلال الدین احمد امجدی، مکتوب مورخہ ۱۶ ذی قعدہ ۱۴۱۲ھ

(۱۴) جلال الدین احمد امجدی، مکتوب ۱۳ رذی قعدہ ۱۴۲۱ھ

تعارف

قائد ملت حضرت علامہ ارشد القادری صاحب قدس سرہ

ولادت ۱۹۲۵ء وفات ۲۹/اپریل ۲۰۰۲ء

دنیائے سنیت کی جن عظیم المرتبت شخصیات نے دین وملت کے تعلق سے مثالی کارنامے انجام دیئے ہیں ان میں قائد ملت رئیس القلم حضرت علامہ ارشد القادری صاحب علیہ الرحمہ کا نام نامی اسم گرامی بھی نمایاں حیثیت رکھتا ہے، موصوف کی شخصیت اور ان کی دینی وملی، سیاسی وسماجی خدمات پر جماعت اہل سنت کو فخر ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

حضرت علامہ علیہ الرحمہ نے قوم وملت کے تئیں ملک و بیرون ملک جو غیر معمولی خدمات جلیلہ انجام دی ہیں انہیں رہتی دنیا تک فراموش نہیں کیا جاسکتا آپ علیہ الرحمہ ایک بے مثال مبلغ، عظیم مصلح و مدبر، ممتاز منتظم اور عبقری قائد تھے ادب وانشاء پردازی میں آپ علیہ الرحمہ کو جو کمال حاصل تھا اس سے اہل فکر و دانش سے لے کر عوام اہل سنت تک سبھی واقف ہیں۔

ایک درجن سے زائد تصنیفات اور سیکڑوں کی تعداد میں تلامذہ حضرت علامہ کی یادگار ہیں فقیہ ملت علیہ الرحمہ آپ ہی کے روحانی فرزند اور تلمیذ رشید تھے جو پوری زندگی اپنے استاذ و مربی کو وفاداری کا ثبوت پیش کرتے رہے غرضیکہ حضرت قائد ملت علامہ ارشد القادری قدس سرہ اس معمولی دنیا میں ایک غیر معمولی انسان تھے جن کی حیات وخدمات پر سیر حاصل گفتگو اس مختصر تعارف میں ممکن نہیں مولیٰ تعالیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے مرقد انور پر رحمت وانوار کی بارش کی فرمائے۔آمین۔

مکتوب بنام قائد ملت قدس سرہ

باسمہ تبارک وتعالیٰ

سیدی الکریم حضرت علامہ صاحب قبلہ دامت برکاتکم القدسیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج عالی بخیر باد!

حضور کا مکتوب گرامی دستیاب ہوا، جشن دستار مفتیان اسلام کے انتظام وغیرہ کی مصروفیات کے سبب جواب میں غیر معمولی تاخیر ہوگئی جس کے سبب ہم شرمسار اور حضور سے معذرت خواہ ہیں۔

دارالعلوم امجدیہ ارشد العلوم کا ''جشن دستار مفتیان اسلام'' ہندوستان کی تاریخ کا پہلا جشن تھا جس میں سترہ مفتیوں کی دستار بندی ہوئی میری تمنا تھی کہ یہ تاریخی جشن حضرت کی صدارت میں ہو لیکن علالت کے سبب حضرت اس جشن میں شرکت نہیں فرما سکے جس کا بے انتہا افسوس ہے، دعا ہے کہ خدائے عزوجل اپنے پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ وطفیل میں حضور کو صحت عاجلہ وکاملہ عطا فرمائے۔آمین! ہمارا یہ عقیدۂ راسخہ ہے کہ جس شاگرد پر استاذ کی نگاہ کرم نہ ہو وہ علم کی برکتوں سے محروم ہو جاتا ہے، لہذا ہم نے جو کچھ اسلام وسنیت اور مسلک اعلیٰ حضرت کی تبلیغ واشاعت کی ہے یہ سب حضور ہی کا فیضان ہے۔

حضور نے وعدہ فرمایا تھا کہ افتاء کی تربیت حاصل کرنے والوں کے لئے ہم دوسالہ کورس مرتب کردیں گے۔ لہذا اگر ممکن ہو تو حضور ہی اس کے لئے ایک جامع کورس املا کروادیں۔(۱)

بیشک افتاء کی تربیت بہت زیادہ مشکل اور محنت طلب ہے اسی لئے مجھے اپنے بعد اس کے بارے میں بڑی فکر ہے۔ حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ دارالعلوم امجدیہ ارشد العلوم میں اس سلسلہ کو دوام عطا فرمائے۔

عزیزم مولانا مفتی محمد ابرار احمد امجدی، افتاء کی تربیت حاصل کرنے والے سارے علماء واساتذہ حضور کی خدمت میں سلام عرض کرتے ہیں اور دعاؤں کے طالب ہیں۔

فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۱۲؍صفر المظفر ۲۲ھ

فائدہ: یہ پورا مکتوب حضرت فقیہ ملت قدس سرہ کے اخلاص وسعادت مندی اور ان کے شعور واحساس کی لطافت کا ایک شفاف آئینہ ہے جس کے ہر ہر جملہ میں استاذ کے لئے ایک تلمیذ رشید کی تواضع وانکساری اور نیاز مندی کی نمایاں جھلک موجود ہے، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت علیہ الرحمہ نہ صرف یہ کہ اپنے دینی استاذ کے قدرداں تھے بلکہ تاحین حیات اپنے دینی استاذ سے استاذی وشاگردی کا اٹوٹ رشتہ قائم رکھا اور ان کے حقوق کی ادائیگی کرتے رہے، مکتوب کے تیسرے پیراگراف میں جو عقیدت کا برملا اظہار ہے وہ تو سیکڑوں معاصرین علماء اور ہزاروں طلبہ سے آپ علیہ الرحمہ کو ممتاز کرتا ہے کہ بلندی وعظمت کے ثریا پر جلوہ گر ہونے کے بعد بھی اپنی تمام تر دینی وملی خدمات کو اپنے استاذ کی نگاہ کرم کا اثر تصور کرتے ہیں جبکہ دور حاضر میں اکثر علماء کا حال یہ ہے کہ اساتذہ کے حقوق کی ادائیگی تو دور کی بات ہے کبھی خط یا فون کے ذریعہ مزاج پرسی بھی نہیں کرتے۔ الا ماشاء اللہ۔

حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ کی یہی وہ نیاز مندی وعقیدت کیشی تھی جسے دیکھتے ہوئے حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ نے اپنے ایک مکتوب میں آپ کے وفادار شاگرد ہونے کا اعتراف کرتے ہوئے لکھا تھا کہ:

کئی سو علماء میں صرف تنہا آپ کی ذات ہے جس نے شاگردی اور استاذی کا رشتہ نباہا ہے اور اب تک نباہ رہا ہے، ورنہ نئی نسل کی خودسری، سرکشی اور احسان فراموشی سے خدا کی پناہ (بحوالہ فتاوی فیض الرسول دوم ص ۳۶)

تعارف

حضرت شارح بخاری مفتی محمد شریف الحق امجدی نور اللہ مرقدہ

ولادت ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۹۲۱ء وفات ۶ رصفر المظفر ۱۴۲۱ھ مطابق ۱۱ رمئی ۲۰۰۰ء

شارح بخاری حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی نور اللہ مرقدہ کی ذات والا صفات اب عالم اسلام میں کسی تعارف کی محتاج نہیں درس وتدریس کا میدان ہو یا فقہ وافتاء کی مسند، خطابت کی کرسی ہو یا رزمگاہ حق وباطل آپ علیہ الرحمہ ہر جگہ ممتاز نظر آتے ہیں، دنیا بھر میں پھیلے ہوئے آپ کے تلامذہ اور ہزاروں کی تعداد میں آپ کے فتاویٰ ایک درجن سے زائد کتابیں آپ علیہ الرحمہ کی دینی، علمی، ملی اور سماجی خدمات جلیلہ پر شاہد عدل ہیں۔

آپ علیہ الرحمہ نے اردو زبان میں بخاری شریف کی شرح لکھ کر جہاں دینا بھر میں جماعت کا نرخ اونچا کیا وہیں رضا اکیڈمی بمبئی کے ارباب بست وکشاد نے دینی خدمات کے صلہ میں آپ کو چاندی سے تول کر آپ کی ذات کو قابل صدر شک بنادیا۔

الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور کی ترقی وعروج میں بھی حضرت شارح بخاری علیہ الرحمہ نے نمایاں کردار ادا کیا جسے اشرفیہ کی تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ آپ علیہ الرحمہ کے تفصیلی حالات کی جانکاری کے لئے معارف شارح بخاری کا مطالعہ کیا جائے اس مختصر میں تفصیل کی گنجائش نہیں۔ مولیٰ تعالیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی قبر انور کو بقعۂ نور بنائے۔ آمین!

مکتوب بنام حضرت شارح بخاری قدس سرہ

باسمہ تعالیٰ۔ والصلاۃ والسلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ

فقیہ عصر شارح بخاری حضرت علامہ مفتی صاحب قبلہ مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔عوافی مزاج عالی

مکتوب گرامی کے ساتھ گینسڑی میں نماز جمعہ کے متعلق استفتاء موصول ہوا،اس مسئلہ میں بریلی شریف کا دارالافتاء ظاہر الروایۃ پر فتویٰ دیتا ہے اور مبارکپور کا دارالافتاء روایت نادرہ پر۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ ان دونوں بڑے دارالافتاء کے مفتیان کرام کسی ایک روایت پر متفق ہوکر یکساں فتویٰ جاری کرتے مگر ایسا نہیں کیا گیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دونوں جگہ کے مختلف فتاویٰ کے سبب اس مسئلہ میں مسلمانوں کے درمیان جگہ جگہ اختلاف وانتشار پیدا ہوا اور ہورہا ہے۔(۱)

اس لئے جمعہ کے متعلق روایت نادرہ پر دارالافتاء امجدیہ سے تین چار فتاوے جاری کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا کہ جب تک دارالافتاء بریلی اور دارالافتاء مبارکپور اس مسئلہ میں کسی ایک بات پر متفق نہیں ہوجائیں گے دارالافتاء امجدیہ اوجھا گنج دونوں روایتوں میں سے کسی بھی روایت پر فتویٰ جاری کرنے کو موقوف رکھے گا۔اسی میں اس کی بھلائی ہے تاکہ مزید اختلاف وانتشار پیدا نہ ہو، لہٰذا اس سے پہلے گینسڑی میں جمعہ کے متعلق دارالافتاء امجدیہ کسی طرح کا فتویٰ جاری کرنے سے مجبور ہے۔(۲)

آپ کے اعزاز واکرام میں ۲۶ر رجب مطابق ۶رنومبر کو بمبئی میں جو جشن شارح بخاری منعقد ہونے جارہا ہے، اس خبر سے بے انتہا مسرت اور بے پایاں فرحت ہے۔ بے شک آپ کی دینی ومذہبی خدمات اس قابل ہیں کہ ان پر جگہ جگہ آپ کے نام جشن منایا جائے۔(۳)

عزیز گرامی مولانا مفتی محمد نسیم صاحب مصباحی نے بتایا کہ حضرت نے بمبئی کے جشن

کی شرکت کے لئے دعوت نامہ روانہ کیا ہے مگر مجھے وہ دستیاب نہیں ہوا۔اور بمبئی کی گاڑیوں میں جو بھیڑ ہوتی ہے اس کے تصور سے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔البتہ پشپک اکسپریس ٹرین جو لکھنؤ سے جاتی ہے سنا ہے اس میں تھری ٹائر کی اے۔سی بوگی لگی ہے مگر اس میں دو آدمیوں کے آمدورفت کا کرایہ بہت زیادہ لگ جائے گا، بہر حال میں اس جشن میں شرکت کی کوشش کروں گا۔

خدائے عزوجل حضرت کی ساری دینی و مذہبی خدمات کو قبول فرمائے اور ان کے صلے میں دنیا وآخرت دونوں میں زیادہ سے زیادہ اعزاز واکرام بخشے اور آپ کے فیضان کو رہتی دنیا تک عام وتام فرمائے۔آمین!

شرح بخاری کی نئے سرے سے کتابت کرانے کی بجائے پہلے اپنے فتاوے چھپوا کر منظر عام پر لائیں کہ یہ زیادہ ضروری ہے پھر اس کے بعد شرح بخاری کی کتابت کروائیں۔

آپ کے خدام خاص مولانا عبدالحق صاحب و مولانا محمد نسیم صاحب اور جامعہ کے اساتذہ کو السلام علیکم

جلال الدین احمد امجدی

۱۷ر جمادی الاولیٰ ۲۰ھ

فائدہ: (۱) ظاہر الروایۃ ان مسائل کو کہتے ہیں جو امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی درج ذیل چھ کتابوں میں مذکور ہیں۔ (۱) مبسوط (۲) جامع صغیر (۳) جامع کبیر (۴) زیادات (۵) سیر صغیر (۶) سیر کبیر ان کو ظاہر الروایۃ اس لئے کہتے ہیں کہ ان کتابوں کے مسائل حضرت امام محمد علیہ الرحمہ سے ثقہ راویوں نے روایت کی ہیں۔اس لئے یہ آپ سے بتواتر ثابت ہیں۔روایت نادرہ۔یہ وہ مسائل ہیں جو امام محمد علیہ الرحمہ کی مذکورہ بالا چھ کتابوں میں نہیں ہیں بلکہ امام محمد کی دوسری کتابوں میں ہیں ان مسائل کو نوادر سے موسوم کرنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ امام محمد علیہ الرحمہ سے ایسی روایات صحیحہ ثابتہ اور ظاہرہ سے مروی نہیں ہیں جس طرح کہ پہلی چھ کتابوں کے مسائل ہیں۔(آداب الافتاء ص ۴۶، سید ظہیر احمد زیدی)

نماز جمعہ سے متعلق ظاہر الروایت یہ ہے کہ نماز جمعہ ایسی آبادی میں جائز ہے جہاں متعدد کوچے، گلیاں ہوں جہاں ایسا دائمی بازار ہو جس میں روزمرہ کی ضروریات بآسانی ملتی ہوں اس سے متعلق دیہات ہوں اور وہاں کوئی ایسا حاکم ہو جو مظلوم کا انصاف ظالم سے لے سکے۔ روایت نادرہ یہ ہے کہ نماز جمعہ ایسی آبادی میں جائز ہے جس کی سب سے بڑی مسجد میں اگر وہ سب لوگ اکھٹے ہوں جن پر جمعہ فرض ہے تو سمانہ سکیں۔ (نزہۃ القاری جلد سوم ص ۳۳۴، مفتی محمد شریف الحق امجدی)

(۲) یہاں سے حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ کی دور اندیشی، معاملہ فہمی اور قومی و ملی ہمدردی کا اندازہ ہوتا ہے کہ دیہات میں نماز جمعہ کے جواز و عدم جواز سے متعلق دو بڑے دار الافتاء کے درمیان اختلاف کی صورت میں محض اس لئے فتویٰ جاری کرنے میں توقف فرمایا کہ قوم مزید اختلاف وانتشار سے محفوظ رہے۔

(۳) مکتوب کے اس پیراگراف سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ معاصرانہ چشمک سے ہمیشہ دور رہتے تھے کہ جشن شارح بخاری منعقد ہونے پر نہ صرف یہ کہ اظہار مسرت کر رہے ہیں بلکہ شارح بخاری کی بڑائی کو تسلیم کرتے ہوئے جگہ جگہ بنام شارح بخاری جشن منانے کے متمنی ہیں۔

تعارف

حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری قدس سرہٗ

دنیائے سنیت میں شرف ملت علامہ عبدالحکیم شرف قادری قدس سرہ کی ذات اب کسی تعارف کی محتاج نہیں ہندو پاک کے مذہبی حلقوں میں آپ کو ممتاز مقام حاصل ہے۔ پروردگار عالم نے اپنے فضل و کرم سے آپ کو دانش و حکمت، فقہ و بصیرت اور جودت و

ذکاوت جیسی خوبیوں سے نوازا ہے۔

حضرت علامہ پاکستان کی مرکزی درسگاہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں ایک لمبے عرصہ سے درس وتدریس کے فرائض بحسن وخوبی انجام دیتے رہے۔عربی اوراردوادب پر یکساں عبور حاصل ہے قلم بھی شگفتہ ہے اس لئے تحریراور قلمی میدان میں بھی امتیازی شان حاصل ہے ایک درجن سے زائد کتابیں اور تراجم مختلف عناوین پر لکھ کر قوم مسلم کو دے چکے ہیں جن میں من عقائد اہل السنۃ، البریلویہ کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ، اسلامی عقائد اور عظمتوں کے پاسبان قابل ذکر ہیں۔

امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ عنہ سے بھی والہانہ عقیدت رکھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ مسلک اعلیٰ حضرت کے فروغ میں بھی نمایاں رول ادا کیا ہے حیات وخدمات رضا پر متعدد کتب ومقالات قلم بند فرما چکے ہیں جن میں مقالات رضویہ اور یاد اعلیٰ حضرت ممتاز حیثیت کی حامل ہیں۔مولیٰ تعالیٰ ان کی قبر پر رحمت ونور کی بارش فرمائے۔آمین!

مکتوب بنام شرف ملت

باسمہ تعالیٰ والصلاۃ والسلام علی رسولہ الاعلیٰ

سرمایۂ اہل سنت محبوب ملت حضرت علامہ شرف صاحب قادری زیدت معالیکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے آپ بخیر وعافیت لاہور پہنچ گئے ہوں۔میری دیرینہ تمنا تھی کہ آپ سے کہیں ملاقات کا شرف حاصل ہوجائے خدائے تعالیٰ کا شکر ہے کہ مارہرہ مقدسہ میں ہماری یہ تمنا پوری ہوگئی لیکن حالت سفر میں ہونے کے سبب ہم خاطر خواہ آپ کی خدمت نہیں کرسکے جس کا افسوس ہے۔ابکی بار جب آپ ہندوستان تشریف لائیں تو اوجھا گنج ضلع بستی میں بھی ایک شب کا قیام آپ کے پروگرام میں ضرور شامل ہو۔مبارکپور سے اوجھا گنج قریب ہے ہم آپ کو وہاں سے بذریعۂ کار لائیں گے۔

مارہرہ شریف میں چونکہ روانگی کے وقت اجازت کی سندیں ہمارے پاس لائی گئیں اس لئے عجلت میں ہم اس پر دستخط نہ کر سکے وہ سب بعد دستخط ارسال ہیں ان کی وصولیابی سے مطلع فرمائیں اور فتاویٰ مصطفویہ ترتیب جدید کا ایک نسخہ ارسال فرمائیں تو ہمیں اس کی زیارت سے بڑی مسرت ہوگی۔

خدائے عزوجل آپ کی ذات مبارکہ کو تادیر صحت وسلامتی کے ساتھ باقی رکھے اور آپ کی ساری دینی خدمات کو قبول فرما کر اجر جزیل وجزائے جلیل سے سرفراز فرمائے۔ آمین بحرمۃ النبی الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

عزیز گرامی مولانا ممتاز احمد سدیدی زید مجدہم اور آپ کے دیگر صاحبزادگان کو سلام ودعا اور حضرت علامہ محمد منشا تابش صاحب کو بھی السلام علیکم۔ فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۸؍شعبان المعظم ۱۴۲۱ھ

مکتوب دوم

باسمہ تعالیٰ و الصلاۃ و السلام علی رسولہ الاعلیٰ

فخر اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحکیم صاحب شرف قادری زیدت معالیکم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ثم السلام علیکم مزاج عالی بخیر باد

چندروز قبل کتابوں کا پیکٹ موصول ہوا پھر اس کے بعد آپ کا مکتوب گرامی دستیاب ہوا بڑی خوشی ہوئی زمانہ طالب علمی ہی سے ہم کتاب ''امتناع النظیر'' کا نام سنتے رہے آپ کی عنایت سے اب اس کی زیارت سے مشرف ہوکر بہت مسرور اور آپ کے بے پایاں ممنون ومشکور ہوئے۔

حضرت مولانا مفتی محمد خان صاحب قادری زید مجدہم لائق ہزار تحسین ہیں کہ جن کی کوششوں سے ایک صدی بعد یہ کتاب پھر منظر عام پر آئی، خدائے عزوجل انہیں اس پر اجر

جزیل و جزائے جلیل سے سرفراز فرمائے اور محترم جناب محمد قمر الزماں صاحب نیرولی کی اس خدمت کو قبول فرما کر ان کے والدین کے درجات کو بلند فرمائے۔ آمین!

کتاب خالص علمی ہے اس لئے اب اس کا اردو میں ترجمہ ہو جانا بھی ضروری ہے کہ پاکستان کا حال تو مجھے معلوم نہیں مگر ہندوستان کے بہت سے علماء صرف برائے نام فارسی جانتے ہیں وہ اردو ترجمہ کے بغیر اس سے مستفید نہیں ہو سکتے۔

عزیزم مولانا انوار احمد قادری امجدی بحمدہ تعالیٰ اسلام وسنیت اور مسلک اعلیٰ حضرت کی تبلیغ و اشاعت میں سرگرم عمل ہیں میں ان کی طرف سے بڑی حد تک مطمئن ہوں لیکن فتویٰ نویسی بہت مشکل فن ہے عزیزم مولانا ابرار احمد امجدی ابھی جو کچھ لکھتے ہیں میری مدد سے لکھتے ہیں دعاء فرمائیں کہ میری زندگی میں وہ اس قابل ہو جائیں کہ مدد کے بغیر اہم فتاوے لکھنے لگیں تاکہ وہ ہمارے صحیح جانشین بن سکیں۔

کتاب امتناع النظیر کے ٹائیٹل پر جو حدیث شریف مطبوع ہے کیا ان الفاظ کے ساتھ بھی وہ مروی ہے؟ اور لفظ امتناع النظیر تو ایسا لگتا ہے کہ کسی بچہ سے لکھوایا گیا ہے۔ اور لفظ اَست کے بارے میں قاعدہ یہ ہے کہ پہلے ہائے ہوز ہوتا ہے تو اس میں الف لکھا جاتا ہے ورنہ نہیں، ثبوت کے لئے فارسی مطبوعات شرح سفر السعادت وغیرہ دیکھی جا سکتی ہیں مگر پوری کتاب امتناع النظیر میں اس قاعدہ کی پابندی نہیں کی گئی ہے جو ہم جیسے لوگوں کے لئے تکلیف دہ ہے۔ (۱)

عزیزم مولانا ابرار احمد امجدی اور سارے اساتذہ وطلبہ کی طرف سے آپ حضرات کو السلام علیکم۔

فقط والسلام

جلال الدین احمد امجدی

فائدہ: اس مکتوب سے حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ کی چند خوبیوں کا اندازہ ہوتا ہے اولاً آپ علیہ الرحمہ کتب دینیہ کی اشاعت پر بہت مسرور ہوتے، ناشرین کی حوصلہ افزائی فرماتے اور انہیں اپنی دعائے مستجاب سے نوازتے تھے ثانیاً مسلک اعلیٰ حضرت کی تبلیغ و

اشاعت آپ کا پسندیدہ مشغلہ تھا جسے آپ نے تاحین حیات جاری رکھا اور اپنی اولاد کو بھی اسی راہ پر لگا کر خوش تھے۔ ثالثاً آپ علیہ الرحمہ ذوق لطیف کے حامل اور انتہائی باریک بین و بے باک تھے بلاخوف لومۃ لائم حق بولنے اور حق لکھنے میں اپنی مثال آپ تھے شخصیات سے مرعوب ہو کر کسی غلطی سے صرف نظر کر لینا آپ کی عادت کے خلاف تھا۔

تعارف

مکتوب الیہ ڈاکٹر محمد مسعود احمد رضوی مجددی نقشبندی

امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علمی کارناموں کی گونج آج دنیا بھر میں سنائی دے رہی ہے ان کے علمی افادات ونظریات کی اشاعت میں نہ جانے کتنے علماء، محققین، ادباء اور جامعات و یونیورسٹیز مصروف عمل ہیں اور ان کی لکھی ہوئی کتابوں کے ذریعے نہ جانے کتنے گم کردہ راہ، ہدایت یافتہ ہو گئے۔ ع

گونج گونج اٹھے ہیں نغمات رضا سے بوستاں

مگر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ آج سے نصف صدی قبل امام احمد رضا کے کارناموں کی اتنی دھوم نہیں تھی جیسی کہ آج ہے یہ ماہر رضویات پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مجددی نقشبندی کی ذات ہے جس نے اپنی بے مثال کوششوں سے امام احمد رضا کا عمدہ طریقے اور پرکشش انداز میں تعارف کرایا رضویات کے حوالے سے درجنوں مقالات اور رسالے لکھ کر اہل علم و دانش سے خراج تحسین حاصل کی اور پھر ماہر رضویات کے خطاب سے نوازے گئے۔

ڈاکٹر صاحب موصوف دہلی کے ایک علمی خانوادے کے چشم و چراغ ہیں ابتدائی تعلیم والد بزرگوار مفتی محمد مظہر اللہ مجددی مفتیِ اعظم دہلی سے حاصل کی اور پھر پنجاب وسندھ کی جامعات میں جا کر تعلیم اعلیٰ کی ڈگریاں حاصل کرنے کے بعد پاکستان میں مستقل طور پہ سکونت پذیر ہو گئے۔

آپ کو مفتی محمد محمود الوری، سید زین العابدین شاہ قادری اور سید محمد علوی مالکی علیہم الرحمہ سے خلافت واجازت حاصل ہے اور آج آپ کے مریدین کی خاصی تعداد پاکستان اور دنیا کے مختلف گوشوں میں موجود ہے مولیٰ تعالیٰ آپ کو صحت وتوانائی عطا فرمائے اور اہل سنت وجماعت پر آپ کا سایہ تادیر قائم رکھے۔ آمین!

مکتوب بنام مسعود ملت

باسمہ تعالیٰ والصلاۃ والسلام علی رسولہ الاعلیٰ

مسعود ملت عالی جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب نقشبندی مجددی زیدت معالیکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مزاج گرامی بخیریاد

فتاویٰ برکاتیہ اور فتاویٰ مرکز تربیت افتاء کی چاروں قسطوں کے ساتھ دو فتاویٰ کی نقل ارسال خدمت ہے۔ ان میں سے فتویٰ ۳۰۲ حقیقت میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ عنہ ربہ القوی کا ہے جسے دارالافتاء امجدیہ نے صرف نقل کر دیا ہے۔

لہٰذا اعلیٰ حضرت ہی کے فتویٰ کی رو سے بالواسطہ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق بظاہر وہ بات لازم آتی تھی جس کا ذکر اپنے اس مکتوب میں آپ نے کیا ہے جو مولانا محمد شمس الہدیٰ صاحب کے نام مبارکپور ارسال کیا گیا ہے۔

پھر جب ایک نقشبندی صاحب نے اپنے استفتاء میں لکھا کہ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کامل انسان کے متعلق قیوم کا اطلاق فرمایا ہے تو فتویٰ ۳۳۳ میں حضرت امام ربانی کے قول اور اعلیٰ حضرت کے فتویٰ کے درمیان اس طرح تطبیق دی گئی کہ ائمہ کرام کے حوالوں سے لکھا ہوا فتویٰ اپنی جگہ پر صحیح رہے اور حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بھی کوئی حرف نہ آئے۔ فقیہ عصر شارح بخاری حضرت مفتی محمد شریف الحق صاحب قبلہ امجدی بھی اس مسئلہ میں اسی طرح تطبیق فرماتے ہیں۔ (۱)

امید ہے کہ مرسلہ کتب کی وصولیابی سے مطلع فرمانے کے ساتھ ہماری طرف سے اپنی

تکلیف کے دور ہونے سے بھی آپ آگاہ فرمائیں گے تا کہ ہماری الجھن دور ہو جائے۔(۲)

تیس سالوں سے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رضی عنہ ربہ القوی کے متعلق جو کچھ تصنیفی و تحقیقی کام ہوا ہے یا ہو رہا ہے وہ سب کا سب آپ ہی کی تحریر و تحقیق اور تحریک و تشویق کا مرہون منت ہے آج بھی دنیا کی متعدد یونیورسٹیوں میں اعلیٰ حضرت محدث بریلوی پر جو تحقیقی کام ہو رہا ہے اور ایم۔فل وڈی فل وغیرہ کے مقالات لکھے جا رہے ہیں وہ سب آپ ہی کی کوششوں کا نتیجہ ہیں فجز اکم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء۔(۳)

ہم اور تمام برکاتی و رضوی حضرات اس جد و جہد پر آپ کے بے انتہا ممنون اور بے پایاں مشکور ہیں۔ خدائے عزوجل صحت و عافیت کے ساتھ آپ کی عمر کو دراز سے دراز تر فرمائے اور آپ کی ساری قومی و مذہبی خدمات کو قبول فرما کر اجر جزیل و جزائے جلیل سے سرفراز فرمائے۔آمین بحرمۃ النبی الکریم علیہ الصلاۃ والتسلیم۔فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۱۸ر ذی القعدہ ۱۴۲۰ھ

فائدہ: صورت مسئلہ یہ ہے کہ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مکتوبات کے دفتر دوم مکتوب ۹۴ میں کامل انسان کے متعلق لفظ قیوم کا اطلاق فرمایا ہے جب کہ امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتاویٰ رضویہ جلد ششم ۱۹۶ میں غیر خدا کے لئے لفظ قیوم کے اطلاق کو کفر ثابت فرمایا ہے، اسی مسئلہ کو حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں پیش کیا گیا تھا جس کا آپ نے ایسا شافی جواب عطا فرمایا تھا کہ کسی اعتراض کی گنجائش باقی نہ رہی جسے تفصیل درکار ہو وہ فتاویٰ فقیہ ملت جلد اول ص ۷ و ۱۰ کا مطالعہ کرے۔مرتب

(۲) ہم عصر بزرگوں میں کسی کو بھی حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ کی جانب سے بظاہر کوئی تکلیف پہنچ جاتی تو آپ بے قرار ہو جاتے اور تکلیف دور کرنے کی پوری کوشش فرماتے جیسا کہ مذکورہ مکتوب کے تیسرے پیراگراف سے واضح ہے۔

(۳) یہاں سے مسلک اعلیٰ حضرت کے ساتھ حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ کے قلبی لگاؤ کا اندازہ ہو جاتا ہے اور یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ جو علمائے کرام مسلک اعلیٰ حضرت کی نشر و اشاعت میں مصروف عمل ہیں وہ حضرت علیہ الرحمہ کے یہاں بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔

تعارف

حضرت مولانا محمد عبدالمبین نعمانی صاحب قبلہ

جلالت العلم حضور حافظ ملت علامہ الشاہ عبدالعزیز محدث مرادآبادی بانی جامعہ اشرفیہ مبارکپور کے نامور تلامذہ میں مولانا عبدالمبین نعمانی مصباحی مدظلہ کا نام سرفہرست ہے جو دور حاضر میں علم و عمل، خلوص وللٰہیت، اخوت و محبت اور اخلاص و ایثار میں اپنی مثال آپ ہیں۔

فقیر راقم حروف نے زمانۂ طالب علمی میں حضرت مولانا مدظلہ کی بارہا زیارت کی تھی اور ان کے دینی کارناموں سے بھی آگاہ تھا مگر بالمشافہہ ملاقات اور گفتگو کا موقع میسر نہیں آیا تھا، فراغت کے بعد جب ایک موقع پر اشرفیہ حاضر ہوا اور المجمع الاسلامی کی عمارت میں حضرت مدظلہ سے ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی تو میں آپ مدظلہ کی قدردانی اور حسن سلوک سے بہت متأثر ہوا کہ پہلی ملاقات میں بھی اجنبیت کا قطعاً احساس نہ ہونے دیا اور شفقت و مروت کا وہ برتاؤ کیا کہ میں اس ملاقات اور موصوف کے برتاؤ کو کبھی فراموش نہیں کرسکتا جس کے بعد میرے دل میں مولانا موصوف کی عزت بہت زیادہ بڑھ گئی۔

مذہبی اخلاص، تلاش حق اور اشاعت اسلام و سنیت کا جذبۂ بیکراں اگر کسی پیکر میں جمع ہو جائے تو پھر اس سے وہ کام انجام پاتے ہیں کہ بس دیکھا کیجئے، حضرت موصوف کی زندگی بھی کچھ ایسی ہی ہے اولاً فراغت کے بعد ایک عرصہ تک مادر علمی جامعہ اشرفیہ میں لائبریرین کی حیثیت سے نمایاں خدمات انجام دیتے رہے بعد میں اس کے علمی وفکری

ترجمان، ''ماہنامہ اشرفیہ'' کے مدیر اعلیٰ بھی رہے اور اب چریا کوٹ میں چلنے والے دینی ادارہ ''دار العلوم قادریہ'' کا اہتمام سنبھالے ہوئے ہیں جب کہ تقریباً تیس سال تک مختلف اداروں میں درس دے چکے ہیں، المجمع الاسلامی مبارکپور کی رکنیت اور اس میں چلنے والے تصنیفی شعبہ کی سرپرستی، دعوت اسلامی کے اجتماعات میں شرکت آپ کی مصروفیات ہیں۔

حضرت مولانا مدظلہ جہاں ایک ممتاز مدرس، عظیم مبلغ اور مذہبی مفکر ہیں وہیں ایک بے مثال مصنف بھی ہیں، دینی حمیت، سلاست وروانی اور اصلاح اعتقاد واعمال آپ کی تحریر کی نمایاں خصوصیات ہیں کئی ایک مذہبی، علمی اور اصلاحی مقالات ومضامین پر مشتمل کتابیں اور رسالے لکھ کر داد تحسین حاصل کر چکے ہیں۔

حضرت مولانا کے حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ سے دیرینہ تعلقات رہے ہیں اور لمبے عرصہ تک خط وکتابت کا سلسلہ بھی جاری رہا چند مکتوبات فقیہ ملت جو حضرت والا کے نام ہیں حضرت کے شکریہ کے ساتھ شامل کتاب ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ حضرت والا کا سایہ ہم اہل سنت پر تادیر قائم رکھے۔ آمین!

مکتوب بنام حضرت نعمانی صاحب قبلہ

معمار سنیت حضرت مولانا نعمانی صاحب زیدت معالیکم

وعلیکم السلام ورحمتہ وبرکاتہ

خیریت طرفین مطلوب۔ بریلی شریف سے آپ کا ارسال کردہ تعارف دستیاب ہوا جس کی وصولیابی سے مولانا جمال احمد خاں آپ کو دو روز قبل مطلع کر چکے ہیں۔ ہم بڑی کوشش کے بعد جلد اول کو منظر عام پر لانے میں کامیاب ہوئے اور اب دوسری جلد کے لئے رقم کی فراہمی کی فکر میں دن رات لگے ہوئے ہیں ان حالات میں ہمیں کبھی خیال تک نہ آیا تھا کہ اس میں ہمارا تعارف بھی شامل ہو۔ ہم اور ہمارے جملہ مخلصین آپ کے بے انتہا شکر گزار اور بے پایاں ممنون ہیں کہ دار الاشاعت براؤں شریف کو آپ نے تعارف کے

متعلق ذہن دیا اور پھر بے پناہ مصروفیت کے باوجود ہماری جملہ تصانیف پر بہترین تبصرہ کے ساتھ عمدہ اور طویل تعارف تحریر فرمادیا۔

نئی کتاب سید الاولیاء جو مولانا جمال احمد خاں کو ایک عدد آپ کو روانہ کرنے کے لئے دے دی گئی ہے وہ ہمارے لڑکے مولانا انوار احمد کی تساہلی سے اب تک آپ کے یہاں نہیں پہنچی جب کہ ہماری تاکید ہے کہ ہر نئی کتاب وہ آپ کو ضرور بھیج دیں اس کے متعلق ہم نے آپ کی طرف سے ان الفاظ میں تبصرہ کا اضافہ کر دیا ہے کہ ''یہ حضرت سید الاولیاء احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات، کرامات اور ملفوظات پر مشتمل ہے جو حضور سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے زمانۂ مبارکہ کے مشہور بزرگ اور آپ کے مداحین میں سے ہیں کتاب میں خاص کر ملفوظات کا حصہ نہایت مفید گرانقدر اور قابل مطالعہ ہے۔ صفحات ۶۴ رسائز متوسط۔''

اور جب کہ آپ نے مختصر رسالہ ''حرمت سجدۂ تعظیمی'' کا ذکر کیا ہے تو اتنا ہی بڑا ایک رسالہ ہم نے بنام ''سوانح لطیف'' تحریر کیا تھا جو ستھن شریف ضلع سلطانپور سے طبع ہوا تھا اس کا ایک ہی نسخہ میرے پاس ہے ورنہ سید الاولیاء کے ساتھ اسے بھی روانہ کرتا اس رسالہ پر ہم نے آپ کی طرف سے یہ تبصرہ بڑھا دیا ہے کہ ''یہ شعیب الاولیاء حضرت شاہ محمد یار علی صاحب قبلہ بانی ادارہ فیض الرسول براؤں شریف کے مرشد اجازت قطب وقت حضرت شاہ عبداللطیف صاحب ستھنوی رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر حالات زندگی پر مشتمل ہے۔ صفحات ۱۶''

امید قوی ہے کہ آپ ان اضافوں کو قبول فرمائیں گے اور دارالاشاعت کی رقم کسی دوسرے مد میں خرچ ہوگئی اس لئے اب جلد دوم کی طباعت کچھ تاخیر سے ہوگی لہذا ابتدائی صفحات کی کتابت بر وقت ملتوی ہے۔ تو آپ اپنے مضمون میں اب بھی حذف و اضافہ کر سکتے ہیں۔ (۱)

مولانا اقبال گجراتی مصباحی نے ۷۵۰ روپے نورانی تعلیم اور پانچ عدد حج و زیارت کے لئے روانہ کیا ہے۔ ان کی تحریر کے مطابق جلد ہی بحری جہاز سے مطلوبہ کتابیں ان کو

ارسال کردی جائیں گی۔ نورانی تعلیم کی طباعت کے سلسلہ میں ہم نے مولانا انوار احمد سے اپنا خیال ظاہر کردیا ہے کتب خانہ امجدیہ کے ذمہ دار وہی ہیں جیسا وہ مناسب سمجھیں گے کریں گے اور ہم ان کو تاکید کردیں گے کہ وہ دہلی سے براہ راست کتاب ''بزرگوں کے عقیدے'' اور ''گلدستۂ مثنوی'' المجمع الاسلامی کو بھیجنے کی کوشش کریں۔

آپ بھی شوگر کے مریض ہوگئے اس خبر سے بے انتہا افسوس اور بے پایاں دکھ ہوا۔ اس لئے کہ آپ اور نمونۂ سلف حضرت مولانا محمد احمد مصباحی جیسے لوگ جماعت اہل سنت کے سرمایہ ہیں کہ دنیا کی لالچ سے بہت دور رہ کر صرف اللہ و رسول جل مجدہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا و خوشنودی کے لئے اسلام وسنیت اور مسلک اعلیٰ حضرت کی نشر واشاعت میں دن رات لگے ہوئے ہیں۔

اس مرض کی کوئی مناسب دوا استعمال کرتے رہیں اور چاول وآلو وغیرہ ہر اس چیز سے کہ جس میں مٹھاس پائی جاتی ہے سختی کے ساتھ پرہیز کریں کہ خاص کر اس مرض میں پرہیز بہت ضروری ہے۔ (۲)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ وطفیل میں آپ کو اس موذی مرض سے نجات بخشے اور آپ کی ساری دینی خدمات کو قبول فرما کر اجر جزیل عطا فرمائے۔ آمین بحرمۃ النبی الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

حضرت مولانا محمد احمد مصباحی اور دیگر حضرات کو سلام پیش فرمائیں۔ فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۳رذوالحجہ ۱۳ھ

فائدہ: (۱) مکتوب کے اس پیراگراف سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ معمولی باتوں میں بھی غیر معمولی احتیاط برتنے کے خوگر تھے۔

(۲) یہاں سے اندازہ ہوتا ہے کہ علماء اہل سنت کے صحت وعافیت حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ کے یہاں کس قدر عزیز تھی اور معاصرین علماء سے آپ کس قدر محبت فرماتے تھے

کہ علماء کولاحق ہونے والی پریشانیوں سے خود بھی فکر مند ہو جایا کرتے تھے اوران کی صحت و سلامتی کے لئے دست بدعا رہا کرتے تھے چونکہ حضرت علیہ الرحمہ خود بھی شوگر کے مریض تھے اس لئے اس مرض کے بھیانک نتائج سے آگاہ تھے میں نے (مرتب) اس مرض میں آپ کو جس قدر احتیاط کے ساتھ پرہیز کرتے ہوئے دیکھا شاید ہی کوئی مریض پرہیز میں اس قدر احتیاط سے کام لیتا ہو فرمایا کرتے تھے کہ اس مرض میں پرہیز نصف علاج ہے اسی لئے مکتوب الیہ حضرت نعمانی صاحب قبلہ کو پرہیز کی طرف خاص توجہ دلائی۔ مولیٰ تعالیٰ آپ کا فیضان ہم سبھوں پر جاری فرمائے۔ آمین!

حضرت نعمانی صاحب سے معلوم ہوا کہ حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ کی دعا ان کے حق میں اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا کہ موصوف کو اس موذی مرض سے شفائے کلی ملی۔ **فالحمد لله علی ذٰلک.**

مکتوب دوم

مولینا المحترم زید احترامکم وعلیکم السلام ورحمتہ وبرکاتہ ثم السلام علیکم

مولانا منشا صاحب تابش قصوری نے بیس عدد محققانہ فیصلہ مولانا غلام عبد القادر صاحب علوی کے نام بھیجوایا تھا جس میں سے انہوں نے ہمیں صرف دس نسخے دیئے تھے جو لوگوں نے فوراً لے لئے صرف ایک نسخہ میرے پاس رہ گیا ہے اور مولانا علوی صاحب بغرض علاج بمبئی چلے گئے ورنہ ایک عدد ان سے لے کر میں آپ کو ضرور ارسال کرتا۔

بہار شریعت مطبوعہ دہلی کے ابتدائی تین حصوں میں مجھے چھوٹی بڑی ۶۲۶ رغلطیاں دستیاب ہوئی ہیں ان میں سے صرف چند غلطیوں کو بطور ثبوت رسالوں میں شائع کیا گیا ہے جس کا اظہار اغلاط کے ابتدائی مضمون میں واضح لفظوں کے ساتھ کر دیا گیا ہے یعنی رسالوں میں اغلاط کی مکمل فہرست نہیں ہے۔ (۱)

آپ کی مطلوبہ کتب میں سے تذکرہ خلفاء راشدین اور بچوں کی تقریریں نیز ہماری

مرتب کردہ کتاب ''معارف القرآن'' اور ''سجدۂ تعظیمی'' یہاں کسی کتب خانہ میں نہیں ہیں۔ بقیہ کتب میں سے کرامات صحابہ اور حج وزیارت کے چھپنے کا انتظار تھا۔ اول الذکر کل چھپ کر آ گئی ہے اور حج وزیارت شعبان کے پہلے ہفتہ میں چھپ کر آئے گی چونکہ عموماً عربی مدارس میں ۱۰؍ شعبان کو تعطیل ہو جاتی ہے اس لئے جو پتہ آپ تحریر فرمائیں اس پتہ پر کتابیں ارسال کی جائیں یا پھر شوال میں ارسال کی جائیں؟ اس سلسلہ میں آپ کے مکتوب کے ملنے کے بعد ہی کتابیں ارسال کی جائیں گی۔

احباب اہل سنت کو سلام کہیں۔ فقط

جلال الدین احمد الامجدی

۲۵؍ رجب المرجب ۹۹ھ

فائدہ: (۱) حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ کو مطالعہ کا انتہائی درجہ شوق تھا بالخصوص فقہی کتابوں کا مطالعہ آپ کا محبوب ترین مشغلہ تھا عموماً نئی مطبوعات جب آپ کے سامنے آتیں تو ان کا مطالعہ بڑی باریک بینی اور تنقیدی نظر سے فرماتے اور پھر اغلاط سے ناشر یا مصنف کو ضرور آگاہ فرماتے اور ضرورت محسوس کرتے تو اغلاط کی فہرست اردو رسالوں میں شائع کرا دیتے مگر یہ سب کچھ برائے اصلاح کرتے کسی کی توہین وتذلیل کی نیت ہرگز نہ ہوتی۔

مکتوب سوم

۷؍ ذی الحجہ ۱۴۰۰ھ

۷۸۶/۹۲

مولانا المحترم زید احترامکم وعلیکم السلام ورحمتہ وبرکاتہ ثم السلام علیکم آپ کا مکتوب دستیاب ہوا مطلوبہ کتب بذریعۂ رجسٹرڈ بک پوسٹ روانہ کردی گئی ہیں اب کی بار کتابیں زیادہ تھیں ضائع ہونے کا اندیشہ تھا اور آپ نے بذریعہ بک پوسٹ بھیجنے کے لئے لکھا نہیں تھا اس لئے بذریعۂ رجسٹری روانہ کی گئیں۔ آپ کے سوالات کو بدرجۂ مجبوری واپس کیا گیا

ہے ایک معیاری مدرس کی تلاش ہے تاوقتیکہ وہ آنہیں جائے گا دار الافتاء بندر ہے گا۔ حج و زیارت کتاب پرآپ کا تبصرہ نگاہ سے گزرا مختصر ہے مگر جامع ہے اور خوب ہے۔

امید ہے کہ انوار شریعت کا ہندی اڈیشن محرم تک چھپ جائے گا اس کے بعد محققانہ فیصلہ کو بھی ہندی میں چھپوانے کا ارادہ ہے تاڈپری ضلع انت پور (آندھرا پردیش) سے انوار شریعت کو تلگو میں چھپوانے کی کوشش کی جارہی ہے اور بھیرہوا، نیپال کے ایک فاضل فیض الرسول نے محققانہ فیصلہ کو نیپالی زبان میں چھپوانے کی اجازت لی ہے۔ کنڑ، مراٹھی اور بنگلہ میں بھی ان کتابوں کو چھپوانے کی ہم کوشش کر رہے ہیں بدمذہب اپنی ضخیم کتابیں مختلف زبانوں میں چھاپ کر بدمذہبی پھیلا رہے ہیں مگر ہم لوگ ابھی چھوٹی سی چھوٹی کتاب بھی دوسرے رسم الخط اور زبانوں میں نہیں چھاپ سکے یہ بھی ہم سنیوں کی بے حسی کا بہت بڑا ثبوت ہے۔(۱)

مولانا اعجاز حسین صاحب بلیاوی کو میں عنقریب لکھ رہا ہوں کہ ان کتابوں کو وہ بنگلہ میں چھپوائیں میری طرف سے بلا معاوضہ اجازت ہے آپ بھی اس معاملہ میں ان کے پاس ضرور کوشش کریں۔

فقط والسلام

الامجدی

فائدہ: (۱) یہاں سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ کے دل میں اشاعت مذہب ومسلک کا جذبۂ بیکراں موجود تھا اور آپ کی یہ خواہش تھی کہ دنیا کی ہر زبان میں دینی کتابیں شائع کر کے اسلام سے ناآشنا لوگوں کو اسلام سے قریب کیا جائے چنانچہ آپ کی یہ خواہش کسی حد تک پوری بھی ہوئی اور آپ کی ظاہری زندگی میں ہی آپ کی بعض تصنیفات دیگر کئی زبانوں میں منتقل ہو گئیں۔

مکتوب چہارم

از: بمبئی

محترم زیداحترامکم وعلیکم السلام ورحمتہ وبرکاتہ ثم السلام علیکم

خیریت طرفین مطلوب۔

پہلے آپ کا ایک مکتوب دستیاب ہوا پھر دوسرا مکتوب اسلامی قانون کے ساتھ موصول ہوا۔ اسلامی قانون کو بعض مقام سے سرسری نگاہ سے دیکھا تو کئی غلطیاں نظر آئیں چھاپنے سے پہلے کسی ذمہ دار عالم کو دکھالینا ضروری تھا۔

نورانی تعلیم کا حصہ اول اور دوم ہم نے رنگین ٹائٹل اور عمدہ کاغذ پر چھاپا ہے، براؤں شریف پہنچنے کے بعد انشاء المولیٰ تعالیٰ بطور نمونہ آپ کو ارسال کروں گا۔ اچھی نماز میں ۶۶ میاں (۱) کے مسئلہ کے علاوہ اور بھی جن مسائل کا اضافہ مناسب ہو تحریر فرمائیں برسات بعد میں خود اسے کتابت کرا کے چھپوانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔

کتابوں کی قیمت کے بارے میں آپ بالکل فکر نہ کریں اگر شوال کی بجائے ذی القعدہ میں روانہ کریں تو بھی کوئی حرج نہیں۔ قبر (۲) کے بارے میں جو مفصل فتویٰ ہم نے لکھا تھا معتبر ذرائع سے معلوم ہوا کہ وہ ماہنامہ اشرفیہ میں شائع ہوا ہے مگر وہ شمارہ ہماری نگاہ سے نہیں گزرا جس کے لئے ہم نے مولینا افتخار احمد صاحب کو لکھا بھی تھا مگر تاہنوز وہ شمارہ نگاہ سے نہیں گزرا آپ اس کے لئے مبارکپور اشرفیہ کے دفتر کو لکھدیں تو بہتر ہے۔ فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۱۶ ررمضان المبارک ۱۴۰۰ھ

فائدہ: (۱) یہ حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ کے تقویٰ کی ایک روشن دلیل ہے کہ مکتوبات میں کلمۂ جلالت اور اسم رسالت کی جگہ پر آپ ہمیشہ اعداد لکھا کرتے تا کہ ڈاک والوں کی بے احتیاطی یا مکتوب الیہ کی بے توجہی سے بے ادبی کا اندیشہ نہ رہے یہی ترغیب

آپ اپنے تلامذہ اور متوسلین کو بھی دیا کرتے تھے۔

واضح رہے کہ یہ خط پوسٹ کارڈ پر تھا اس لئے اس میں اسم جلالت کی جگہ عدد تحریر فرمایا

(۲) بہار، جھارکھنڈ کے بہت سے علاقوں میں سنت کے خلاف قبریں بنائی جاتی ہیں یعنی پوری قبر ایک گڈھے کی شکل میں ہوتی ہے اور اوپر زمین کے قریب تختہ لگاتے ہیں یہ فتویٰ اس رسم بد کے خلاف ہے۔ فتاویٰ فیض الرسول میں یہ فتویٰ مفصل موجود ہے اس کو زیادہ سے زیادہ پھیلانے کی ضرورت ہے۔

مکتوب پنجم

۹۲/۷۸۶

محترم حضرت مولانا نعمانی صاحب زید احترامکم وعلیکم السلام ورحمتہ ثم السلام علیکم۔

خیریت طرفین مطلوب!

مولانا تابش قصوری صاحب کی طلب پر مولانا روم علیہ الرحمہ کی مثنوی شریف کی انتخاب گلدستۂ مثنوی اور گلزار مثنوی کو نئی ترتیب کے ساتھ اکٹھا کر کے بنام گلدستۂ مثنوی چھپنے کے لئے پاکستان بھیج دیا گیا ہے اور اس دوسری خبر سے بھی آپ کو مسرت ہوگی کہ دلائل النبوۃ نعیم اصفہانی کا ترجمہ میں مولانا نور محمد صاحب مدرس تنویر الاسلام امرڈوبھا بکھرا بازار ضلع بستی سے کروار ہا ہوں۔ آپ بھی ان کے نام ایک کارڈ لکھ کر حوصلہ افزائی کریں تو بہت بہتر ہے تاکہ جلد یہ کام مکمل ہو جائے۔

شرح سفر السعادۃ کا ترجمہ کرنے کا مولانا نسیم صاحب نے وعدہ کر لیا ہے اگر وہ اپنے عدیم الفرصتی کے سبب نہ کر سکے تو یہ کام جناب مولانا قدرت ۶۶ صاحب انجام دیں گے۔ (۳) اب حج کا موسم قریب آرہا ہے اس موقع پر اگر آپ ہماری کتاب "حج وزیارت" پر ایک جامع تبصرہ لکھ کر استقامت میں شائع ہونے کے لئے ارسال کردیتے تو بہت بہتر ہوتا۔ فقط

جلال الدین احمد الامجدی

۶ رجمادی الاولیٰ ۱۴۰۰ھ

فائدہ: (۱) یہاں سے بھی حضرت علیہ الرحمہ کے دینی وملی جذبہ پر روشنی پڑتی ہے اور یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ دینی کتابوں کی اشاعت میں یہ مدنظر رکھتے تھے کہ کتاب زیادہ سے زیادہ مفید ثابت ہو یہی وجہ ہے کہ آپ ''دلائل النبوۃ'' اور ''شرح سفر السعادۃ'' کے اردو تراجم شائع کرانے کی کوشش میں تھے کہ ہندوستانی مسلمانوں کی عمومی زبان اردو ہے۔

مکتوب ششم

۹۲/۷۸۶

محترم حضرت مولانا نعمانی صاحب زید احترامکم وعلیکم السلام ورحمتہ ثم السلام علیکم

آپ کا مکتوب استفتاء کے ساتھ دستیاب ہوا۔ انوار الحدیث کی وصولیابی سے مطلع ہوا اور اس کی پسندیدگی سے بڑی مسرت ہوئی۔ کتاب کو ہر طرح سے معیاری بنانا مدنظر رہا نفع مدنظر نہیں رہا۔ اور پہلے ۲۷/ روپۓ قیمت رکھنے کا ارادہ تھا مگر پھر گھٹا کر ۲۵/ کر دیا۔ لوگوں کا مشورہ تھا کہ سو عدد پر چالیس فیصد کمیشن دیجۓ مگر ہم ۲۵ عدد ہی پر ۴۰ فیصد کمیشن دے رہے ہیں۔(۱)

بینک کا ڈرافٹ آپ بنام جلال الدین احمد امجدی اسٹیٹ بینک آف انڈیا رموا پور روانہ کیجۓ گا شادی بیاہ جلسے جلوس اور گیہوں کی وصولی کا زمانہ ہے اور کئی ایک اہم استفتے پہلے سے رکھے ہوۓ ہیں ان سے فراغت کے بعد انشاء المولیٰ تعالیٰ آپ کے ارسال کردہ استفتا کا جواب جلد ہی مرتب کر دوں گا۔

چھوٹے بچے کی علالت کی خبر سے بڑا افسوس ہوا دعا ہے کہ خداوند کریم اپنے فضل سے اس بچہ کو صحت عاجلہ وکاملہ عطا فرما کر آپ کو سکون نصیب فرماۓ تا کہ آپ دین متین کی بیش از بیش خدمت کر سکیں۔ فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۳۰/ جمادی الاخریٰ

فائدہ: (۱) یہاں سے اظہر من الشمس ہے کہ حضرت فقیہ ملت قدس سرہ نے حصول زر یا کسی اور دنیاوی غرض سے تصنیفات وتالیفات کی دنیا میں قدم نہیں رکھا تھا بلکہ اشاعت کتب کے سلسلہ میں صرف خدمت دین ہی کو پیش نظر رکھتے چنانچہ خدمت دین اور اشاعت اسلام وسنیت ہی کی غرض سے آپ علیہ الرحمہ نے کتب خانہ امجدیہ قائم فرمایا تھا جو تا ہنوز اشاعت اسلام میں سرگرم عمل ہے۔

(۲) یہاں سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت علیہ الرحمہ ان تمامی علمائے کرام سے محبت فرماتے اور ان کی صحت وعافیت کے خواہاں رہا کرتے تھے۔ جو علماء خلوص وللّٰہیت کے ساتھ خدمت دین میں مصروف عمل ہیں۔

مکتوب ہفتم

ازاوجھا گنج

۲۴؍ربیع الآخر ۱۷ھ

۹۲/۷۸۶

محترم حضرت مولانا نعمانی صاحب زیداحترامکم السلام علیکم۔

خیریت طرفین مطلوب۔

فیاض الحسن بکسیلر نئی سڑک کانپور نے قرآن مجید مع ترجمہ کنز الایمان وتفسیر نور العرفان شائع کیا ہے۔ جس میں اس نے اعلان کیا ہے کہ متن قرآن کی تصحیح مفتی جلال الدین احمد امجدی، مولانا حافظ احمد القادری جامعہ اشرفیہ، مولوی حافظ تسلیم الدین رضوی دارالعلوم قادریہ نے کی ہے اور ترجمہ کی تصحیح کے متعلق آپ کا نام چھاپا ہے۔

حالانکہ میں نے اس قرآن مجید کے متن کی تصحیح نہیں کی ہے اور اس میں غلطیاں بہت ہیں خاص کر سولہ صفحات کی ترتیب میں پیسٹنگ کی ایسی غلطی ہے جو آج تک کسی کے مطبوعہ قرآن میں نہیں دیکھی گئی۔ (۱)

میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ واقعی مولانا حافظ احمد القادری حافظ تسلیم الدین رضوی نے اس کے متن قرآن کی اور آپ نے اس کے ترجمہ کی تصحیح کی ہے یا آپ لوگوں کا نام بھی خلاف واقعہ ایسے ہی چھاپ دیا ہے۔ فقط والسلام

جلال الدین احمد امجدی

فائدہ: (۱) حضرت علیہ الرحمہ جہاں ایک جید عالم دین اور عظیم فقیہ تھے وہیں اپنے وقت کے زبردست حافظ قرآن بھی تھے پورا قرآن نوک زبان پر تھا قرآنی آیات سے متعلق ادنیٰ سی ادنیٰ غلطی خواہ تقریری ہو یا تحریری آپ ہرگز گوارہ نہ فرماتے اور برمحل اصلاح فرمادیا کرتے تھے۔ یہ مکتوب آپ کی بیدار مغزی اور قرآنی آیات پر مضبوط گرفت کی واضح علامت ہے۔ نعمانی صاحب سے معلوم ہوا کہ حضرت فقیہ ملت نے استقامت والے جس نسخے کی تصحیح فرمائی تھی اس کی فہرست انہیں بھیج دی تھی اسی فہرست سے متن کی تصحیح کرائی مزید مولانا حافظ احمد القادری صاحب اور حافظ تسلیم الدین نے تصحیح کی اس طور پر تصحیح کرنے والوں میں حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ کا نام دیا گیا۔

تعارف

حضرت مولانا عبدالستار ہمدانی رضوی نوری برکاتی صاحب

فقیہ ملت قدس سرہ کے مکتوب الیہم میں ایک مشہور ترین شخصیت مولانا عبدالستار ہمدانی مصروف برکاتی کی ہے جن کا آبائی وطن پوربندر، گجرات ہے اور جنہیں اللہ رب العزت نے علم وعمل کے ساتھ خزانۂ عثمانی سے بھی خاص حصہ عطا فرمایا ہے۔

مولانا ہمدانی علم وفضل، اخلاق ومروت، فہم وفراست، تحقیق وجستجو اور اکابر کا احترام بجالانے میں اپنی مثال آپ ہیں گذشتہ کئی برس سے خدمت دین وملت میں مصروف رہتے

ہوئے مولانا ہمدانی مختلف موضوعات پر سو سے زائد کتابیں تصنیف کر چکے ہیں خصوصاً مسلک اعلیٰ حضرت پر آپ کی بے لوث خدمات کا دنیا بھر میں چرچا ہے۔

مولانا ہمدانی زبان وقلم کے بادشاہ تو ہیں ہی میدان مناظرہ کے بھی شہسوار ہیں کئی مناظرے میں اہل باطل کو شکست فاش دے کر اعلاء کلمۂ حق کیا اور اہل ایمان کے ایمان و عقیدے میں جلا بخشی مولیٰ تعالیٰ موصوف کی دینی خدمات کو قبول فرمائے اور مزید کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

مکتوب اول بنام مولانا عبدالستار ہمدانی

۹۲/۷۸۶

مبلغ سنیت ناشر مسلک اعلیٰ حضرت الحاج مولانا عبدالستار صاحب ہمدانی زیدت محاسنکم السلام علیکم ورحمتہ وبرکاتہ'

خدا کرے اپنے جملہ متعلقین واحباب کے ساتھ آپ ہر طرح بعافیت ہوں عزیزم مولانا انوار احمد قادری امجدی کے بدست آپ کی ارسال کردہ کتابیں مواہب لدنیہ شریف مکمل اور شفا شریف بطور نذر موصول ہوئیں۔ پہلے تو ہم نے یہ سمجھا کہ آپ نے کہیں سے خرید کر یہ کتابیں ارسال کی ہیں لیکن جب مولانا انوار احمد نے بتایا کہ مولانا ہمدانی صاحب نے عرب شیوخ میں تقسیم کرنے کے لئے یہ کتابیں خود ہی چھپوائی ہیں اور آئندہ اسی مقصد کے تحت تائید اہل سنت وجماعت کی دوسری کتابیں بھی طبع کرانے کا پروگرام ہے۔ تو اس خبر سے بے انتہا مسرت اور بے پایاں فرحت ہوئی۔

دعا ہے کہ خدائے عزوجل آپ کی اس عظیم خدمت دین کو قبول فرمائے اور دوسرے لوگوں کو بھی آپ کی اس راہ چلنے کی توفیق رفیق بخشے۔ آمین! (۱)

پھر انہوں نے ہم سب کو بتایا کہ مولانا ہمدانی صاحب جو ایک سو سے زائد کتابوں کے مصنف ہیں انہوں نے بھی مرکز تربیت افتاء اوجھا گنج کے جشن دستار مفتیان اسلام میں

شرکت کی دعوت منظور کی ہے۔اس خبر سے پورے ادارہ میں مسرت وشادمانی کی ایک لہر دوڑ گئی۔ادارہ کے سبھی لوگوں کوقوی امید ہے کہ آپ اس جشن میں ضرور شرکت فرمائیں گے کہ دوسرے روز ۶ رصفر المظفر مطابق ۳۰ راپریل کو یہیں سے بآسانی گھوسی پہنچ کر حضرت شارح بخاری نوراللہ مرقدہ کے پہلے سالانہ عرس میں بھی شریک ہوسکیں گے۔

خدائے تعالیٰ صحت وسلامتی کے ساتھ آپ کی عمر میں خیر وبرکت عطا فرمائے آپ کے کاروبار میں روز افزوں ترقی بخشے اور آپ کی ساری مذہبی خدمات کو قبول فرما کر اجر جزیل وجزائے جلیل سے سرفراز فرمائے۔آمین بحرمۃ النبی الکریم علیہ الصلاۃ والتسلیم۔

عزیزم مولانا مفتی محمد ابرار احمد امجدی، ادارہ کے جملہ اراکین و مدرسین اور افتاء کی تربیت حاصل کرنے والے سارے علماء بالخصوص عزیزم مولانا ہارون رشید گجراتی کی طرف سے آپ کو السلام علیکم۔فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۲۲ رذوالحجہ ۱۴۲۱ھ

فائدہ: (ا) یہاں سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت فقیہ ملت نوراللہ مرقدہ کو دینی کتابوں کی اشاعت پر بے پایاں خوشی ہوتی تھی اور آپ علیہ الرحمہ کی دلی خواہش تھی کہ وہ کتابیں جو معتقدات اہل سنت کی تائید میں ہیں زیادہ سے زیادہ طبع ہوکر عرب ممالک میں پہنچیں تاکہ عرب شیوخ بھی حق وباطل کے درمیان خط امتیاز کھینچنے پر قادر ہوسکیں اور ان پر واضح ہوجائے کہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے پیروکاروں کے افکار ونظریات کا اسلام سے دور کا بھی کوئی واسطہ نہیں

مکتوب دوم

باسمہ تبارک وتعالیٰ والصلاۃ والسلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ

مبلغ سنیت ناشر مسلک اعلیٰ حضرت الحاج مولانا عبدالستار صاحب ہمدانی زیدت محاسنکم

السلام علیکم ورحمتہ وبرکاتہ

خدا کرے جملہ متعلقین کے ساتھ آپ بخیر و عافیت ہوں۔ کتاب مومن کی نماز کا پروف تقریظ کے ساتھ ارسال ہے اس کی وصولیابی سے مطلع کریں اس کی روانگی میں وعدہ کے خلاف تین چار روز کی تاخیر اس لئے ہوگئی کہ درمیان میں ہمیں بلڈ پریشر کے دورے آرہے تھے۔ اب بھی دماغ پر ہر وقت بوجھ رہتا ہے مگر اسی حالت میں ہم نے تقریظ لکھ دی کہ آپ کو شدت سے انتظار ہوگا۔ اسی لئے وہ ہماری پسند کے مطابق نہیں ہوسکا۔

کتاب کو حتی الامکان ہم نے بنظر غائر پڑھا اور کہیں کہیں کچھ حذف و اضافہ کیا اور بعض مقامات پر صرف نوٹ لگا کر چھوڑ دیا ان جگہوں پر آپ ہی مناسب ترمیم کرلیں۔ پوری کتاب میں لفظ فتاویٰ پر واو کی بجائے یا پر کھڑا زبر لگا ہے جو غلط ہے۔ اطمینان کے لئے پ ۲۶، سورۃ الفتح، آیت ۲۶ میں "کلمة التقوٰی" اور آیت ۲۹ میں "فاستوٰی" نیز ۳۰ سورۃ الاعلیٰ، آیت ۵ میں "غثاءً احوٰی" اور سورۃ الضحیٰ میں لفظ "فاوٰی" دیکھیں۔ اس ضحوۂ کبریٰ میں راء کی بجائے یا پر کھڑا زبر لگانا غلط ہے۔ اس کے لئے پ ۳۰ سورۃ اللیل کے الفاظ للیسرٰی اور للعسرٰی دیکھے جاسکتے ہیں اور جب لفظ فتاوٰی مابعد سے ملے گا تو واو کا کھڑا زبر پڑا زبر ہو جائے گا جیسے کہ سورۃ اللیل میں لفظ اشقٰی اور اتقٰی جو مابعد سے ملنے کے سبب الاشقی الذی اور الاتقی الذی ہوگئے۔ (۱)

خدائے عزوجل آپ کی تصنیفات کو رہتی دنیا تک باقی رکھے اور سارے مسلمانوں کو ان سے مستفید و مستفیض ہونے کی زیادہ سے زیادہ توفیق رفیق بخشے۔ آمین!

عزیزم مولانا انوار احمد قادری امجدی، عزیزم مفتی ابرار احمد امجدی اور افتاء کی تربیت

حاصل کرنے والے سارے علماء واساتذہ بالخصوص مولانا ہارون رشید گجراتی کی طرف سے آپ کو سلام مسنون۔فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۲۵؍جمادی الاولیٰ۲۲ھ

فائدہ: (۱)اس مکتوب سے حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ کی باریک بینی اور قرآنی آیات پر آپ علیہ الرحمہ کی مضبوط گرفت کا اندازہ ہوتا ہے جیسا کہ ماقبل میں گزرا کہ حضرت اقدس یکتائے روزگار حافظ قرآن تھے اس طرح کہ قرآن پاک کی ہر ہر آیت ہمیشہ پیش نظر ہوتی اسی لئے بعض ناشرین نے قرآن مجید کی اشاعت کے وقت آپ سے متن قرآن کی تصحیح کرائی کیوں کہ نقطہ اور شوشہ کی غلطیاں بھی آپ کی تیز نگاہوں کے سامنے روشن ہوکر آجاتیں اور آپ ان چھوٹی غلطیوں کو بھی نظر انداز نہ کرتے بحمدہ تعالیٰ آپ علیہ الرحمہ کا استحضار تادم واپسیں قائم رہا اور آخری وقت تک پورا قرآن آپ کے سینے میں محفوظ رہا۔

مولانا ہمدانی کے نام لکھے گئے اس مکتوب سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ جب کوئی ذمہ داری قبول فرماتے تو پوری مستعدی اور خلوص کے ساتھ ذمہ داری نبھانے کی کوشش فرماتے تھے۔

مکتوب اول بنام ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم صاحب (۱)

باسمہ تعالیٰ. و الصلاۃ و السلام علی رسولہ الاعلیٰ

سلام مسنون۔خدا کرے اپنے جملہ متعلقین کے ساتھ آپ ہر طرح بخیر و عافیت ہوں!

مرسلہ لفافہ موصول ہوا۔راقم الحروف اور مرکز تربیت افتاء دار العلوم امجدیہ ارشد العلوم اوجھاگنج کی تعلیم وتربیت اور اس کی تعمیرات کے متعلق اپنے جن تأثرات کو آپ نے تحریر فرمایا ہے انہیں پڑھ کر سب لوگوں کو بڑی خوشی ہوئی۔فتاویٰ مرکز تربیت افتاء سال چہارم میں انہیں شائع کیا جائے گا۔انشاء المولیٰ تعالیٰ اس کے قارئین پر اس کا اچھا اثر پڑے گا۔

البتہ سمت قبلہ سے متعلق لبنان کا استفتاء ابھی تک موصول نہیں ہوا اسی کا انتظار خط لکھنے میں غیر معمولی تاخیر کا سبب بنا۔ اسے آپ دوبارہ ارسال کریں۔

خدائے عزوجل آپ کو ہمیشہ صحت وسلامتی کے ساتھ رکھے اور آپ کی ساری دینی و ملی خدمات کو قبول فرما کر اجر جزیل و جزائے جلیل سے سرفراز فرمائے۔ آمین بحرمۃ النبی الکریم علیہ الصلاۃ والتسلیم۔ آپ کے جملہ اہل خانہ کو سلام ودعا۔ فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۱۶ /ربیع الاول ۲۰ھ

فائدہ: (۱) جامعہ اشرفیہ مبارکپور کے قابل صدرشک فرزند، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ جیسی علمی کان سے نکلنے والے قیمتی ہیرے اور جماعت اہل سنت میں ممتاز مقام ومرتبہ کے حامل صف اول کے دانشور کا نام ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم ہے جو دور حاضر میں اپنے نمایاں کارناموں کی وجہ سے شہرت وناموری کی اس بلندترین چوٹی پر جا پہنچے ہیں جہاں سے عالم اسلام کے ہر خطہ میں نظر آتے ہیں۔

ہندوستان کے صوبہ اتر پردیش ضلع سدھارتھ نگر کے ایک غیر معروف موضع ''پرسا بزرگ'' میں پیدا ہونے والے ڈاکٹر انجم صاحب کے تعلیمی سفر کا آغاز مدرسہ معراج العلوم بھدوکھر بازار، سدھارتھ نگر سے ہوا جو الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور سے ہوتے ہوئے مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں اختتام پذیر ہوگیا۔

تعلیم سے فراغت کے بعد ڈاکٹر صاحب کچھ سالوں تک مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں شعبۂ دینیات (سنی) کے لکچرار رہے اور اب بحیثیت پروفیسر جامعہ ہمدرد دہلی میں شعبۂ علوم اسلامیہ کے صدر ہیں۔ سینکڑوں مقالے اور مختلف عناوین پر دو درجن سے زائد کتابیں لکھ کر علمی حلقوں سے خراج تحسین حاصل کر چکے ہیں حکومت ہند اور صوبائی ریاستوں سے ملنے والے ایوارڈ اور اعزاز اس پر مستزاد ہیں۔ یہاں تفصیل کی گنجائش نہیں اگر فرصت کے لمحات میسر آئے تو انشاء اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کی حیات وخدمات پر ایک ضخیم کتاب لکھنے کی

کوشش کروں گا۔

حضرت فقیہ ملت نور اللہ مرقدہ سے ڈاکٹر انجم صاحب کے گہرے روابط تھے حضرت علیہ الرحمہ موصوف کی دینی وملی خدمات سے بہت متأثر تھے۔ ڈاکٹر صاحب کو سلسلۂ قادریہ میں بیعت وارادت حاصل ہے اس لئے مشاہد ملت حضرت علامہ مشاہد رضا خاں صاحب قدس سرہ کے وصال پر فقیہ ملت علیہ الرحمہ اپنے تعزیتی مکتوب میں ڈاکٹر انجم صاحب کے تعلق سے رقم طراز ہیں۔

اور مشہور صاحب قلم فاضل جلیل حضرت مولانا ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم صاحب صدر شعبۂ علوم اسلامیہ ہمدرد یونیورسٹی دہلی جدید تعلیم یافتہ ماحول میں بھی مذہبی تشخص کے ساتھ رہتے ہیں اور کتاب دار العلوم دیوبند کا بانی کون؟ لکھ کر ٹھوس دلائل سے دیوبندی قوم کے اس فریب کا پردہ چاک کردیا کہ دار العلوم دیوبند کے بانی مولوی قاسم نانوتوی نہیں اور معتبر حوالوں سے ثابت کردیا کہ اس دار العلوم کے بانی حضرت سید محمد عابد حسین قدس سرہ ہیں۔ جس سے پوری دیوبندی قوم بوکھلا گئی۔

ڈاکٹر صاحب کا یہ قابل صد ہزار تحسین کارنامہ حضرت علامہ مشاہد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دامن سے وابستگی کے فیضان ہی کا اثر ہے۔

مکتوب دوم

بسمہ تعالیٰ. و الصلاۃ و السلام علی رسولہ الاعلیٰ

سرمایۂ اہل سنت حضرت مولانا ڈاکٹر غلام یحییٰ صاحب انجم بستوی زیدت معالیکم

سلام مسنون۔ خیریت طرفین مطلوب!

کل عزیزم مولانا انوار احمد قادری امجدی کے فون سے معلوم ہوا کہ آپ کی والدہ محترمہ کا انتقال ہوگیا اور آپ ان کے ظاہری سایہ سے محروم ہوگئے۔ اس خبر کو سن کر افسوس ہوا۔

خدائے عزوجل انہیں جنت الفردوس عطا فرمائے اور آپ کی نیکیوں کی برکت سے ان

کے درجہ میں روز افزوں ترقی بخشے اور آپ نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔ آمین بحرمۃ النبی الکریم علیہ الصلاۃ والتسلیم جملہ اہل خانہ کو سلام ودعا۔ فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۵؍ ربیع الغوث ۲۱ھ

فائدہ: (ا) حضرت علیہ الرحمہ عموماً جملہ اہل سنت کے اور خصوصاً اپنے متعلقین، متوسلین۔ مریدین اور تلامذہ کے خیر خواہ تھے متعلقین میں کسی کو خوشی حاصل ہوتی تو آپ بھی اظہار مسرت فرماتے اور غمی کے موقعہ پر آپ بھی اظہار غم فرماتے احباب میں کسی کے متعلقین کا انتقال ہوتا تو خواہ آپ کسی بھی طرح انتقال کی خبر پاتے فوراً تعزیتی مکتوب لکھ کر پسماندگان کو صبر کی تلقین کرتے۔

مکتوب اول بنام مولانا ڈاکٹر محمد عاصم اعظمی صاحب قبلہ

مولانا المحترم زیدت محاسنکم۔ وعلیکم السلام ورحمتہ وبرکاتہ ثم السلام علیکم۔

خیریت طرفین مطلوب۔

آپ کا مکتوب دستیاب ہوا جسے ہم اپنی نگاہوں کی کمزوری اور آپ کے باریک قلم کی وجہ سے مکمل نہیں پڑھ سکے۔ اور کچھ موانع پیش آتے رہے جن کے سبب جواب میں غیر معمولی تاخیر ہوگئی۔

اس خبر سے بڑی مسرت ہوئی کہ آپ کی دوسری تصنیف داستان حرم مجلد منظر عام پر آنے والی ہے۔ اور آپ کی اس کتاب کو جو ۶۵ رجال حدیث کے تذکرے پر مشتمل ہے کتب خانہ امجدیہ خود چھپواتا مگر وہ ہماری تصنیفات ہی کے طبع کرانے میں پریشان رہتا ہے۔ اس کے لئے میں آج ہی کی ڈاک سے رضوی کتاب گھر پوسٹ بکس ۱۵ ار بھیونڈی ضلع تھانہ (مہاراشٹر) کو خط لکھ رہا ہوں۔ اس ادارہ سے میرے خصوصی تعلقات ہیں اس لئے مجھے قوی امید ہے کہ یہ آپ کی کتاب شائع کرے گا۔ مگر یہ ادارہ اپنی ساری کتابیں فوٹو

آفسیٹ ہی سے چھپواتا ہے ونڈ ائنگ کتابت سے نہیں چھپواتا۔لہذا آپ بھی اس کے مالک حافظ محمد قمرالدین کو اس طرح کا خط لکھیں کہ ہم کرومو آرٹ پر فوٹو آفسیٹ کتابت سوائی پر کرا کے تصحیح وغیرہ کر کے دیں گے۔

مگر اجرت کتابت پہلے نہ طلب کریں کہ آج کل اکثر لوگ غلط ہو گئے ہیں اس لئے جو لوگ صحیح ہیں ان پر بھی لوگ اعتماد نہیں کرتے لہذا جب کتابت کا کام مکمل ہو جائے تب طلب کریں۔البتہ یہ ان سے ضرور دریافت کرلیں کہ کس سائز کے سوائی پر کتابت کروائیں اور ایک صفحہ پر کتنی سطریں ہوں؟

میرے نزدیک بہتر یہی ہے کہ جس صفحہ پر مضمون ختم ہو کتاب کا حوالہ اسی صفحہ پر ہو تاکہ حوالہ دیکھنے کے لئے ورق نہ الٹنا پڑے۔

موتیابند کے سبب تقریباً ڈیڑھ ماہ سے تصنیف وتالیف کا کام میرا بند ہے۔ یہ خط میں بہ مشکل تمام لکھ سکا۔ آپ ہماری جماعت کے معیاری مصنفین میں سے ہیں۔ خدائے عزوجل آپ کے قلم سے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کی بہتر صورت پیدا فرمائے۔آمین!

آئندہ کبھی جواب کے لئے لفافہ ہرگز نہ روانہ کریں۔آپ جب بھی خط لکھیں گے انشاء المولیٰ تعالیٰ میں جواب ضرور دوں گا۔شمس العلوم کے علماء کو سلام پیش فرمائیں۔فقط والسلام

گھوسی سے واپسی کے بعد ہم نے جلد ہی حدیث نبوی کے دونوں نسخے پاکستان بذریعہ رجسٹری روانہ کر دیا ہے۔فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۱۹ رمحرم الحرام ۱۴۱۲ھ

فائدہ: (ا) مولانا ڈاکٹر محمد عاصم اعظمی گھوسی ضلع مئو کے رہنے والے اور مدرسہ شمس العلوم گھوسی کے قابل ترین استاذ اور معروف قلمکار ہیں حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ سے موصوف کے تعلقات بہت اچھے تھے۔

مکتوب دوم

بسمہ تعالیٰ، و الصلاۃ و السلام علی رسولہ الاعلیٰ

سرمایۂ اہل سنت حضرت مولانا ڈاکٹر محمد عاصم صاحب زیدت معالیکم

السلام علیکم رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

خدا کرے اپنے جملہ متعلقین کے ساتھ آپ ہر طرح بعافیت ہوں۔ کتاب سلطان الہند خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ والرضوان عزیزم مولانا انوار احمد قادری صرف اس کا ابتدائی حصہ بالاستیعاب پڑھ سکے باقی کو جستہ جستہ دیکھا۔

حضرت خواجہ غریب نواز کے حالات زندگی پر بہت سی کتابوں کے دیکھنے کا اتفاق ہوا مگر جس خوش اسلوبی سے حوالوں کے ساتھ آپ نے اس کو مرتب کیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے خصوصاً کتاب کے باب اول نے اس کے معیار کو بہت بلند کر دیا ہے۔

البتہ آپ نے حضرت سالار مسعود غازی کو سید لکھ دیا ہے۔ حالانکہ ان کا سلسلۂ نسب حضرت محمد بن حنفیہ کے واسطہ سے حضرت علی کو پہنچتا ہے۔ اور ہر علوی کو سید کہنا رافضیوں کی اصطلاح ہے۔ اہل سنت و جماعت کے نزدیک صرف حسنین کریمین کی اولاد سید ہے۔ لہذا آپ جیسے ذمہ دار مصنف کو انہیں سید نہیں لکھنا چاہئے تھا(۱)۔ رہے عوام تو ان کا حال یہ ہے کہ وہ ہر بزرگ کو سید بنا رہے ہیں۔

خدائے عزوجل آپ کی عمر میں خیر و برکت عطا فرمائے اور اسلام وسنیت کی تبلیغ اور مسلک اعلیٰ حضرت کی تائید میں بیش از بیش تصنیف و تالیف کی توفیق رفیق بخشے۔ آمین!

بحر العلوم حضرت مفتی صاحب قبلہ اور شمس العلوم کے دیگر اساتذہ کو السلام علیکم۔ اور آپ کے جملہ اہل خانہ کو سلام دعا۔ فقط

جلال الدین احمد الامجدی

۵/ربیع الاول ۲۰ھ

فائدہ: (۱) اس تعلق سے مفصل فتویٰ فتاویٰ فیض الرسول جلد اول میں دیکھا جائے۔

مکتوب سوم

محترم حضرت مولانا محمد عاصم صاحب اعظمی زیداحترامکم۔
وعلیکم السلام ورحمتہ ثم السلام علیکم۔

خیریت طرفین مطلوب! کتاب داستان حرم کے ساتھ آپ کا رقعہ موصول ہوا جس میں آپ نے ہماری کتاب علم وعلماء کی وصولیابی کا ذکر نہیں کیا ہے۔

آپ کے مکتوب کے جواب میں ہم نے دوسرے ہی دن خط لکھا تھا جو انتر دیشی تھا وہ آپ کو نہیں ملا۔ اس خبر سے بہت افسوس ہوا کہ موتیابند کے سبب بڑی دشواری سے ہم نے طویل خط لکھا اور وہ آپ کو دستیاب نہیں ہوا۔

ہم نے اس میں لکھا تھا کہ حافظ قمرالدین مالک رضوی کتاب گھر نے ہمارے خط کے جواب میں تحریر کیا ہے کہ حضرت مولانا محمد عاصم صاحب اعظمی کی جس کتاب کی طرف آپ نے توجہ دلائی ہے میں تیار ہوں۔ ان سے آپ کہہ دیں تصحیح اور کتابت کا کام مکمل کرادیں کتابت کی اجرت میں ادا کردوں گا۔ البتہ ہم پہلے اڈیشن میں پچاس نسخے نہیں دے سکیں گے کیونکہ پہلے اڈیشن میں کتابت اور فلم وغیرہ کا خرچ بہت زیادہ ہوجاتا ہے۔ ۲۵ نسخے میں ضروردیدوں گا۔ اس کے بعد کی اشاعت میں ہمارا کوئی وعدہ نہیں رہے گا ہاں ایک دو کتاب میں خود بھیج دیا کروں گا۔ انتھی بالفاظہ

میری رائے یہ ہے کہ آپ اس شرط پر بھی تیار ہوجائیں اس لئے کہ وہ فوٹو آفسیٹ سے چھپوائے گا تو کتاب بہت خوبصورت ہوگی اور پورے ملک میں پھیل جائے گی جس سے آپ کی بھی خوب تشہیر ہوگی۔

آپ کی کتابوں کے مضامین تو بہت معیاری ہوتے ہیں مگر افسوس کہ ان کی طباعت معیاری نہیں ہوتی جس سے اس کی مقبولیت پر برا اثر پڑتا ہے۔ اور دوسری بات تو یہ ہے کہ آج کل جاہل مولویوں کو مولانا بلکہ علامہ لکھا جارہا ہے اور آپ کے نام کے ساتھ اس قسم کا کوئی لفظ نہیں تحریر کیا جاتا اور پھر نام کے بعد آپ کی ڈگریاں لکھی جاتی ہیں۔ اسی سے عام

قارئین جو آپ کا عالم ہونا نہیں جانتے وہ یہ سمجھیں گے کہ کسی انگریزی داں کی تصنیف ہے اس سے بھی آپ کی تصنیفات کی مقبولیت پر برا اثر پڑے گا۔ اس پر بھی آپ ٹھنڈے دل سے غور کریں۔ جب آپ خوب مشہور ہو جائیں تو پھر اس کے بعد جیسا چاہیں لکھیں۔

حدیث نبوی اور داستان حرم کی طباعت سے پہلے آپ کو یہ چاہئے تھا کہ ان کا ایک ایک مضمون ماہنامہ حجاز دہلی، قاری اور فیض الرسول واشرفیہ وغیرہ میں بار بار دیتے رہتے تاکہ آپ کی شہرت اور زیادہ ہو جاتی تو اس سے کتابوں کے نکلنے میں سہولت ہوتی۔ اب ان دو کتابوں کا وقت تو چھپنے کے بعد ختم ہو گیا۔ البتہ نئی کتاب جو آپ کی تیار ہے اس میں سے ایک ایک محدث کے حالات الگ الگ نقل کروا کے مختلف ماہناموں میں چھپنے کے لئے ضرور بھیجیں یہ آپ کے لئے بہت مفید ثابت ہوگا۔

ہم نے اس خط میں یہ بھی لکھا تھا کہ اپنی دونوں تصنیفیں زیادہ تعداد میں آپ عرس رضوی میں بریلی شریف پہنچائیں۔ ہم اپنے لڑکے مولانا انوار احمد قادری کے ذریعہ نکلوانے کی کوشش کریں گے۔ مگر خط ضائع ہو جانے کے سبب اس پر عمل نہ ہو سکا۔

غیر معیاری طلبہ اور عوام جس طرح کی کتابیں آج کل پسند کرتے ہیں وہ آپ سے پوشیدہ نہیں ہے اس لئے آپ کی کتابیں براؤں شریف کے حلقۂ اثر میں نہیں نکلیں گی۔ البتہ بمبئی خوشحال شہر ہے وہاں زیادہ نکل سکیں گی۔ اگر کوئی ذریعہ ہو تو وہاں پہنچانے کی کوشش کریں۔ اپنی صحت کی خرابی کی وجہ سے میں محرم ۱۲ھ میں بمبئی نہیں گیا اگر اگلے سال گیا تو بلا کمیشن وافر مقدار میں آپ کی دونوں کتابیں ہم وہاں نکلوانے کی کوشش کریں گے۔

کئی روز سے طبیعت ناساز رہی اس لئے ہم آپ کی کتاب داستان حرم اور حضرت مولانا رضوان احمد صاحب کی کتاب صلات الافعال کا مطالعہ نہیں کر سکے۔ اور اسی سبب سے خط لکھنے میں بھی تاخیر ہوئی۔ خدا کرے کہ یہ پہنچ جائے اور ضائع ہونے سے بچ جائے۔

حضرت مفتی صاحب، مولانا رضوان احمد صاحب اور عزیزم مولانا نثار احمد وغیرہ کو سلام کہیں۔ فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

یکم ربیع الآخر ۱۲ھ

مکتوب چہارم

مولانا المحترم زیدت محاسنکم

وعلیکم السلام ورحمتہ وبرکاتہ۔ ثم السلام علیکم۔ خیریت طرفین مطلوب۔ آپ کا گرامی نامہ دستیاب ہوا۔ مبیضہ تیار ہو جانے کے بعد اسے رضوی کتاب گھر کو بھیجنا مناسب نہ ہوگا بلکہ آپ براؤں شریف روانہ کریں گے اس کی کتابت انشاء المولیٰ تعالیٰ ہم اپنی نگرانی میں کروائیں گے۔ آج ہم نے رضوی کتاب گھر کے مالک کو لکھا ہے کہ مبیضہ تیار ہونے پر آپ 23X36=16 کے سوائی کا مسطر بارڈر والا براؤں شریف بھیج دیں گے اور ہم یہیں کتابت کروا دیں گے۔ امید کہ وہ اس پر تیار ہو جائیں گے اور ہم ان سے پیشگی رقم منگالیں گے اور اگر وہ اپنے ہی یہاں کتابت کروانا چاہیں گے تو مبیضہ کی ایک نقل اور تیار کرنے کے بعد اسے بھیجا جائے گا تاکہ اس کے ضائع ہونے کا اندیشہ نہ رہے۔

کتاب کا نام جو آپ نے چند رجال حدیث رکھا ہے اس پر نظر ثانی کریں کہ چند کا لفظ میرے نزدیک مناسب نہیں پھر رجال حدیث کی ترکیب عام فہم نہیں۔ محدثین کرام کے قسم کا کوئی نام ہونا چاہئے۔ یہ میرا ایک مشورہ ہے۔

حیات اعلیٰ حضرت کے بعد حیات صدرالافاضل بھی چھپ کر منظر عام پر آ گئی مگر ابھی تک حیات صدرالشریعہ کسی نے نہیں لکھی۔ حضرت کے بہت سے شاگرد تو دنیا سے چلے گئے مگر ابھی تک کچھ لوگ موجود ہیں۔ پھر گھوسی کے دیگر باشندوں سے بھی حالات معلوم کئے جاسکتے ہیں۔ کتاب مذکور کے مبیضہ سے فارغ ہونے کے بعد حیات صدرالشریعہ آپ مرتب کر دیتے تو بہت بڑا کام ہو جاتا۔ امید کہ آپ اس کی کوشش کریں گے۔ مولانا فضل رسول اور مولانا نثار احمد وغیرہ کو سلام کہیں اور خط کی وصولیابی سے ضرور مطلع کریں۔ فقط والسلام

الامجدی براؤں شریف

۸؍ جمادی الاولیٰ ۱۲ھ

مکتوب پنجم

محترم حضرت مولانا محمد عاصم صاحب اعظمی زید احترامکم

وعلیکم السلام ورحمتہ وبرکاتہ۔ثم السلام علیکم خیریت طرفین مطلوب

آپ کاارسال کردہ گرامی نامہ دستیاب ہوا۔قمرالدین کوہم نے ماہ رمضان کی ابتدائی تاریخوں ہی میں مسطر کے لئے لکھ دیا تھا مگر ابھی انہوں نے مسطر روانہ نہیں کیا۔عزیزم مولانا انواراحمد سے ماہ رمضان کے آخری عشرہ کی ملاقات میں انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ میں دہلی جاؤں گا تو مسطر چھپوا کر بھیج دوں گا۔

''ممتاز رجال حدیث'' کا کام آپ نے مکمل کرلیا ہے اچھا ہوا۔کتاب کا یہ نام ''چند رجال حدیث'' سے اچھا ہے۔

''داستان حرم'' کا دوسرا اڈیشن کوئی صاحب چھپوانے کے لئے تیار ہوگئے ہیں اس خبر سے خوشی ہوئی۔خدا کرے کہ وہ عوام وخواص میں زیادہ سے زیادہ مقبول ہو۔

کتاب مذکور میں یزید کی ولی عہدی کے متعلق جو مضمون ہے اس سے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اور خصوصاً حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں سنیوں کا ذہن خراب ہوگا اور رافضیوں کو ہماری ہی کتاب سے صحابہ پر سب وشتم کا ثبوت فراہم ہوگا۔

لہٰذا اس مضمون میں خصوصاً ۸۸ر کا وہ پیراگراف جس کی ابتداء ان لفظوں سے ہوتی ہے کہ ''میں یزید کو ولی عہد ضرور الخ'' کچھ ترمیم کردیں تا کہ لوگ صحابہ کو نشانۂ اعتراض نہ بنائیں اس سے حدیث شریف میں روکا گیا ہے۔

شمس العلوم کے اساتذہ خصوصاً عزیزم مولانا نثار احمد اور مولانا فضل رسول وغیرہ کو سلام پیش فرمائیں۔فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی براؤں شریف

۱۵ر ذوالقعدہ ۱۲ھ

مکتوب بنام حضرت مولانا فروغ احمد اعظمی صاحب قبلہ

عزیز گرامی حضرت مولانا فروغ احمد صاحب اعظمی زیدت معالیکم
وعلیکم السلام ورحمتہ وبرکاتہ ثم السلام علیکم خیریت طرفین مطلوب۔

چند روز قبل آپ کے خط کے ساتھ مطبوعہ کتاب ''قادیانیت اور تحریک تحفظ ختم نبوت'' دستیاب ہوئی ٹائیٹل بہت پسند آیا۔ اصل کتاب اور ٹائٹل کا کاغذ بھی عمدہ استعمال کیا گیا ہے۔ کمپوزنگ اور طباعت بھی غنیمت ہے۔ البتہ سطریں زیادہ ہوگئیں جس کے سبب حروف بہت باریک ہوگئے۔ اس سائز میں ہر صفحہ پر ۲۳ سطروں سے زیادہ نہیں ہونا چاہئے۔ اور صفحات کے نمبر جو نیچے لگائے جاتے ہیں وہ مناسب نہیں کہ نمبروں کے اوپر ہونے کی صورت میں صفحات کی پیشانیاں کشادہ ہوتی ہیں تو کتاب اچھی لگتی ہے۔

جہاں تک اپنی معلومات ہے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کے بعد ہندوستان میں کسی نے قادیانیت کے خلاف اب تک کوئی کتاب نہیں لکھی۔ قادیانی اب یہاں بھی جگہ جگہ اپنے قدم جمانے لگے ہیں۔ لہذا اس کے متعلق اور بھی جو مضامین آپ کے ذہن میں ہوں ان کے اضافہ کے ساتھ دوسرا اڈیشن جلد منظر عام پر لانے کی کوشش کی جائے۔ کتاب بہت مفید ہے انشاء المولیٰ تعالیٰ خواص وعوام سب میں مقبول ہوگی۔ (۲)

خدائے عزوجل آپ کو بیش از بیش تصنیف وتالیف کی توفیق رفیق بخشے اور ساری مذہبی خدمات کو قبول فرما کر اجر جزیل سے نوازے۔ آمین!

دارالعلوم علیمیہ کے اساتذہ کو السلام علیکم۔ طلبہ کو دعائیں۔ فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۵ ر جمادی الاخرہ ۲۱ھ

فائدہ: (۱) ادیب شہیر حضرت علامہ فروغ احمد اعظمی مدظلہ مدینۃ العلماء قصبہ

گھوسی کے رہنے والے اور ''جامعہ اشرفیہ مبارکپور'' سے فارغ التحصیل ایک باصلاحیت عالم ہیں ایک عرصہ سے یوپی کی شہرہ آفاق دینی درسگاہ ''دار العلوم علیمیہ'' جمداشاہی بستی میں صدر المدرسین کے ممتاز عہدہ پر فائز ہیں درس و تدریس کے ساتھ تصنیف و تالیف کے ذریعہ بھی قوم وملت کی خدمت میں مصروف ومنہمک ہیں آپ کے متعدد مقالات ومضامین ملک کے اہم رسالوں میں شائع ہوکر مقبول ہو چکے ہیں آپ بھی حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ کے عقیدت مندوں میں سے ایک ہیں۔ حضرت سے آپ کو سلسلہ قادریہ برکاتیہ کی خلافت بھی حاصل ہے۔

(۲) حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ کے پہلو میں اسلام وسنیت کا درد رکھنے والا دل تھا جس میں عوام اہل سنت کے اصلاح ایمان وعقیدہ کی بے پایاں تڑپ تھی اسی لئے آپ علیہ الرحمہ پوری زندگی فرقہائے باطلہ کی رد ونکابت میں مصروف رہے اور اصحاب قلم کی توجہ اس طرف مبذول کراتے رہے، جو علماء رد میں کتابیں لکھتے ان کی بڑی قدر کرتے اور آگے بڑھنے کا حوصلہ بھی دیتے جیسا کہ مکتوب کے اس حصہ سے واضح ہے۔

تعارف

حضرت مولانا قمر الحسن بستوی صاحب قبلہ

الجامعۃ الاسلامیہ روناہی ہندوستان کا شہرت یافتہ ممتاز دینی ادارہ ہے جو مفکر اسلام حضرت علامہ قمر الزماں خاں اعظمی مدظلہ کے زیر سرپرستی آج بھی جانب منزل رواں دواں ہے مولانا قمر الحسن بستوی اسی ادارہ کے ممتاز فاضل ہیں جو بیک وقت کئی خوبیوں کے مالک ہیں مثلاً مسلمانوں کے مستقبل پر گہری نظر رکھنے والے عظیم مفکر، ساحر البیان خطیب، نظم ونثر پر یکساں ملکہ رکھنے والے مصنف وشاعر اور اشاعت دین وملت کا پرخلوص جذبہ رکھنے والے

مبلغ ہیں۔

مولانا موصوف نے فراغت کے بعد کچھ سالوں تک ہندوستان میں ہی خدمت دین کا کام انجام دیا اور پھر اپنے وطن سے بہت دور امریکہ کی سرزمین پر جاکر وہیں کے ایک بڑے شہر ہوسٹن میں دینی، ملی، سماجی و اصلاحی خدمات میں مصروف ہو گئے اور ایک عرصہ سے امریکہ میں ہی رہ کر اپنی نمایاں کارکردگی کے ذریعہ اسلام اور اہل اسلام کو تقویت پہنچا رہے ہیں۔

موصوف کی علمی اور تحقیقی نگارشات ہندو پاک کے معیاری رسائل میں شائع ہوکر ارباب فکر و دانش سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں علاوہ ازیں رضویات پر بھی آپ کے گل بہار قلم سے کئی تحقیقی مقالات زینت قرطاس بن چکے ہیں اور یہ سلسلہ تا ہنوز جاری و ساری ہے۔

مولانا موصوف چونکہ یوپی کے ایک مردم خیز ضلع ''بستی'' کے رہنے والے ہیں اور حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ بھی اسی ضلع کے باشندہ تھے مگر مولانا اپنے وطن سے بہت دور ہونے کی وجہ سے حضرت علیہ الرحمہ سے گہرے روابط قائم نہیں کر سکے تھے حضرت کی اخیر عمر میں ایک اتفاقیہ ملاقات کے بعد خط و کتابت کا سلسلہ جاری ہوا مولیٰ تعالیٰ موصوف کے علم و عمل میں روز افزوں ترقی عطا فرمائے۔ آمین!

مکتوب بنام قمر بستوی صاحب

ادیب شہیر حضرت مولانا محمد قمر الحسن صاحب قادری قمر بستوی زیدت معالیکم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ثم السلام علیکم۔ عوافی طرفین مطلوب

آپ کا مکتوب دستیاب ہوا۔ مرکز تربیت افتاء دار العلوم امجدیہ ارشد العلوم اوجھا گنج میں آپ کی آمد سے ادارہ کے سبھی لوگوں کو بے پناہ خوشی ہوتی لیکن مصروفیات کی وجہ سے آپ کی آمد نہ ہوسکی۔

کرلا بمبئی اسٹیشن روڈ کی مسجد میں پہلی ملاقات پر آپ نے جو ہماری تعظیم وتوقیر کی ہے وہ کبھی بھلائی نہیں جا سکتی اسی وقت سے ہمیں معلوم ہے کہ آپ کے دل میں ہماری کتنی زیادہ عزت ووقعت ہے اس لئے میرے دل میں بھی آپ کی بڑی قدر ومنزلت ہے۔ خدا کرے کہ ایکی بار ہندوستان کی آمد پر آپ سے ملاقات ہوجائے اور مرکز تربیت افتاء اوجھا گنج کا آپ معائنہ فرمائیں اوراس کے اراکین کومفید مشوروں سے نوازیں۔(۱)

دعا ہے کہ خدائے عزوجل آپ کی عمر میں خیر وبرکت عطا فرمائے اور عالمی پیمانہ پر آپ کودین متین کی بیش از بیش خدمت کی توفیق بخشے۔ آمین بحرمۃ النبی الکریم علیہ الصلاۃ و التسلیم مخلصین اہل سنت کوالسلام علیکم۔

فقط والسلام

جلال الدین احمدامجدی

فائدہ: (۱) حضرت فقیہ ملت قدس سرہ کی عظیم یادگار ''دارالعلوم امجدیہ ارشدالعلوم'' یعنی ''مرکز تربیت افتاء'' اوجھا گنج ہے آپ علیہ الرحمہ کی حیات مستعار کی آخری بہاروں کا بنیادی عنصر مرکز تربیت افتاء کی تعمیری ترقی کے ساتھ اس کے تعلیمی معیار کو بلند وبالا رکھنا اور طلبہ کی تربیت پر خصوصی توجہ دینا تھا اس لئے آپ علیہ الرحمہ اپنی جماعت کے اہل بصیرت علماء کوعموماً مرکز تربیت افتاء میں مدعو کرتے ادارہ کی کارکردگی سے انہیں آگاہ کرتے اور تعلیمی وتعمیری امور میں مشورہ لیتے اور پھر مفید مشوروں کو عملی جامہ پہناتے اسی لئے مرکز تربیت افتاء آپ کی ظاہری زندگی میں ہی شہرت کی بلندی پر فائز ہوگیا آپ کی وفات کے بعد بھی مرکز تربیت افتاء آپ کے روحانی فیض سے تعمیری وتعلیمی ترقی کی طرف گامزن ہے مولیٰ تعالیٰ اس ادارہ کوتا قیام قیامت قائم ودائم رکھے۔ آمین!

مکتوب بنام حضرت مولانا فروغ القادری صاحب قبلہ

بسمہ تعالیٰ. و الصلاۃ و السلام علی رسولہ الاعلیٰ

معمار سنیت حضرت علامہ محمد فروغ القادری صاحب زیدت محاسنکم سلام مسنون

خدا کرے آپ اور ورلڈ اسلامک مشن کے جملہ قائدین ہر طرح بخیر و عافیت ہوں۔

آپ کا مکتوب گرامی دستیاب ہوا مرکز تربیت افتاء دار العلوم امجدیہ اوجھا گنج اور اس خادم دین متین کے بارے میں آپ نے جن تأثرات کو تحریر فرمایا ہے انہیں پڑھ کر سب لوگ بہت خوش ہوئے اور فتاوٰی مرکز تربیت افتاء چہارم میں اشاعت کے لئے انہیں بھی شامل کرلیا گیا ہے۔

عزیزم مولانا وفاء المصطفیٰ امجدی سے ورلڈ اسلامک مشن کا پتہ معلوم ہوا تو فتاویٰ مرکز تربیت افتاء کا تیسرا شمارہ اور فتاویٰ برکاتیہ آپ اور حضرت علامہ محمد قمر الزماں صاحب کے لئے بحری ڈاک سے روانہ کئے گئے ہیں امید کہ اب پہنچ گئے ہوں گے اور اس کا چوتھا شمارہ عنقریب طبع ہوگا تو اسے بھی ارسال کیا جائے گا دیگر کتابوں کے بارے میں عزیزم مولانا انوار احمد قادری امجدی منیجر کتب خانہ امجدیہ نے کہا کہ عنقریب فہرست کتب روانہ کی جائے گی پھر آپ جن کتابوں کا آرڈر دیں گے وہ ارسال کی جائیں گی۔

حضرت علامہ مفتی محمد حبیب اللہ صاحب قبلہ قدس سرہ کے فتاویٰ کی کتابت کچھ سال قبل مولانا عبد المنان صاحب کلیمی کی نگرانی میں ہو رہی تھی جو بہت پہلے مکمل ہوگئی ہوگی، ان کے صاحبزادے حضرت علامہ شاہد رضا نعیمی سے کہئے کہ انہیں جلد سے جلد چھپوا کر منظر عام پر لانے کی کوشش کریں۔

معلوم ہوا ہے کہ استاذی الکریم حضرت علامہ ارشد القادری صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ ابھی جلد ہی انگلینڈ تشریف لے گئے ہیں ان کی خدمت میں بصد خلوص سلام معروض ہے اور دعاء کی درخواست ہے۔

حضرت علامہ مفتی محمد ثناء المصطفیٰ صاحب امجدی قدس سرہ کے صاحبزادے مولانا وفاء المصطفیٰ امجدی ان کے انتقال فرمانے کے بعد یہاں سے چلے گئے۔ خدائے عزوجل ورلڈ اسلامک مشن کی ساری دینی وملی خدمات کو قبول فرمائے۔ آمین بجرمۃ النبی الکریم علیہ الصلاۃ والتسلیم (۱)

حضرت علامہ محمد قمر الزماں صاحب اعظمی۔ حضرت علامہ شاہد رضا نعیمی اور مخلصین اہل سنت کو السلام علیکم۔ فقط

جلال الدین احمد الامجدی

۱۵ر جمادی الاولیٰ ۲۰ھ

فائدہ: (۱) اس مکتوب میں ابھی حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ کی چند خوبیوں کے واضح نشانات موجود ہیں اولاً یہ کہ آپ علیہ الرحمہ کی دلی خواہش رہا کرتی تھی کہ علماء کرام کی قلمی خدمات منظر عام پر لائی جائیں تا کہ جہاں قوم مسلم کو عام استفادہ کا موقعہ ملے وہیں صاحب قلم بھی ہمیشہ کے لئے زندہ ہو جائیں۔ ثانیاً حضرت علیہ الرحمہ بہر حال اپنے اساتذہ کو یاد رکھتے اور ان کی دعاؤں کے طالب رہا کرتے تھے۔ ثالثاً ورلڈ اسلامک مشن کے قائدین سے نہ یہ کہ صرف خوش تھے بلکہ ان کی حوصلہ افزائی بھی فرماتے اور ان کی کامیابیوں کے لئے دعائیں بھی کرتے تھے۔

مکتوب بنام مولانا ظہور احمد اشرفی علیہ الرحمہ

۷۸۶/۹۲

محترم مولانا ظہور احمد اشرفی زید احترامکم السلام علیکم ورحمتہ وبرکاتہ۔

خیریت طرفین مطلوب

دفتر انچارج جناب حافظ محمد اکبر صاحب کے خط کا جواب اس سے پہلے ارسال کیا جا چکا ہے امید کہ ملا ہوگا۔ اس خط میں ہم نے یہ تحریر کیا تھا کہ پانچ ہزار روپے جو کتاب کی

طباعت کے سلسلہ میں آئے تھے وہ ہم اپنے لڑکے مولانا انوار احمد کے بدست فاروقیہ بک ڈپو دہلی کو بھیج دیئے ہیں۔

تو واضح ہو کہ فاروقیہ بکڈ پو نے روپیہ لینے سے انکار کر دیا اور مولانا انوار احمد سے یہ کہا کہ ہم تنہا اس کی ذمہ داری نہیں لیں گے جب کتاب چھپنی ہوگی تو ہم آپ کو ساتھ میں لے کر جائیں گے اور کتاب و ٹائیٹل کا کاغذ خرید کر پریس کے سپرد کر دیں گے۔ اس طرح وہ روپئے دہلی سے واپس ہو کر پھر بینک میں محفوظ کر دیئے گئے۔

بریلی شریف عرس رضوی میں شرکت سے واپسی کے بعد کتاب، ''غیر مقلدوں کے فریب'' کے صرف چند نسخے براؤں شریف آئے اس لئے اس کا ایک نسخہ ارسال کیا جارہا ہے۔ تو جیسا کہ آپ نے پہلے فرمایا تھا کہ سنی تبلیغی جماعت باسنی اسے چھپوا کر مفت تقسیم کرے گی۔ لہذا اسی شرط کے ساتھ آپ اسے چھپوا سکتے ہیں۔

مفت تقسیم کے لئے چھپوانے میں ہمارا تعاون یہ ہوگا کہ کتاب اور نگیٹو کے اخراجات آپ کے ذمہ نہیں ہوں گے۔ آپ ہمارے نگیٹو سے کتاب چھپوا سکتے ہیں۔ البتہ ٹائٹل اور سرورق وغیرہ پر جہاں کتب خانہ امجدیہ کا نام ہے اس کی جگہ پر سنی تبلیغی جماعت باسنی کا نام لکھوانا آپ کے ذمہ ہوگا۔ اور ص ۵ پر نگاہ اولیں کی جگہ پر شائع کرنے کے لئے جماعت باسنی کا مختصر تعارف لکھ دیں۔ اور ان کے علاوہ جو بھی تبدیلی آپ چاہیں سب لکھ کر بھیج دیں۔ ہم اسی کاتب سے اسی طرح کے مسطر پر کتابت کروا کے تبدیل کرا دیں گے تا کہ ایک کتاب میں دو طرح کی کتابت اور دو طرح کے صفحات نہ ہوں۔

پہلے اسی کتاب غیر مقلدوں کے فریب میں حضرت علامہ شاہ وصی احمد محدث سورتی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ، ''جامع الشواہد فی اخراج الوہابیین عن المساجد'' بھی ضم کرنے کا ارادہ تھا جس پر رشید احمد وغیرہ دیوبندیوں کے کئی بڑے مولانا کے بھی دستخط ہیں مگر اس صورت میں کتاب بیس روپئے کی ہو جاتی جو حنفی عوام کی قوت خرید سے باہر ہوتی اور کتاب زیادہ عام نہ ہوتی۔ اس لئے ہم نے اسے ضم نہیں کیا جب کہ اس کی کتابت بھی مکمل ہے فہرست

وغیرہ کے ساتھ ساڑھے چار فارم یعنی ۷۲ صفحات پر چھپے گی۔ اگر سنی تبلیغی جماعت باسنی اسے چھپوالے تو اور بہتر ہے کہ اس طرح سنی عوام کو غیر مقلدوں کے خلاف دو کتابیں مل جائیں گی اور اسے سنی تبلیغی جماعت فروخت بھی کر سکتی ہے۔ (۲) مخلصین اہل سنت کو سلام کہیں۔ فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۵ ربیع النور ۱۵ھ

فائدہ: (۱) حضرت مولانا ظہور احمد اشرفی علیہ الرحمہ باسنی ضلع ناگور میں ۱۳۴۶ھ میں پیدا ہوئے دینی تعلیم باسنی ہی میں مولانا غلام محمد صاحب علیہ الرحمہ کے زیر سایہ مکمل کیا اس کے بعد دینی خدمات کے لئے اپنی زندگی کو وقف کر دیا باسنی اور اس کے اطراف و جوانب میں اصلاح معاشرہ اور اسلام و سنیت کی نشر و اشاعت میں قابل قدر کارنامہ انجام دیا سنی تبلیغی جماعت باسنی جو آج اپنی بے مثل خدمات کی بناء پر پورے ہندوستان میں مشہور و متعارف ہے اس کی تعمیر و تشکیل آپ ہی کی رہین منت ہے، حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ سے آپ کے عقیدت مندانہ تعلقات تھے۔ ۱۲ر صفر المظفر ۱۴۱۶ھ مطابق ۲۱ر جولائی ۱۹۹۵ھ بروز بدھ آپ کا وصال ہو گیا باسنی کے قبرستان میں مدفون ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون.

(۲) اس مکتوب سے بھی رد بد مذہباں کے تعلق سے حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ کے جذبات کا اندازہ ہوتا ہے چونکہ غیر مقلدین احکام شریعت میں سہولتیں پیدا کر کے جاہل عوام کو بہت جلد اپنے دام فریب میں پھانس لیتے ہیں اور عوام سہولت طلب ہے اس لئے آسانی سے ان کے فریب میں آجاتی ہے اسی لئے حضرت علیہ الرحمہ نسبتاً غیر مقلدین کی رد کی طرف زیادہ مائل تھے اور حتی الامکان کوشش فرماتے تھے۔ کہ غیر مقلدین کے خلاف زیادہ سے زیادہ کتابیں شائع ہوں تاکہ عوام کو اس فتنہ سے بچایا جا سکے حضرت علیہ الرحمہ کی ہی کوششوں کی ایک کڑی فقیر راقم کی تصنیف ''اجتہاد اور تقلید'' ہے۔

تعارف

حضرت مفتی ولی محمد رضوی صاحب قبلہ

علم وعمل، تقویٰ وطہارت اور مذہبی فکر ومزاج کی حامل شخصیت کا نام مفتی ولی محمد رضوی ہے جو حضرت فقیہ ملت نور اللہ مرقدہ کے مخصلین و متعلقین میں سے ایک ہیں اور دارالعلوم غریب نواز الہ آباد سے سند ودستار فضیلت حاصل کرنے کے بعد سے تا ایں دم درس وتدریس، تصنیف وتالیف اور امامت وخطابت کے ذریعہ دین وسنیت کی خدمت میں مصروف ہیں۔

مفتی صاحب موصوف کا وطن مالوف راجستھان کی ایک مذہبی آبادی ''باسنی''، ضلع ناگور ہے جہاں کی جامع مسجد میں آپ منصب امامت پر فائز ہیں اور اسی سے ملحق مدرسہ رحمانیہ کے صدرالمدرسین ہیں، تصلب فی الدین میں اونچا مقام رکھتے ہیں اپنی تقریروں اور تحریروں کے ذریعہ احقاق حق وابطال باطل آپ کا محبوب مشغلہ ہے۔

سنی تبلیغی جماعت باسنی کے آپ مدظلہ سربراہ و روح رواں ہیں جس کے ذریعہ مذہب وملت کی نمایاں خدمات انجام دینے میں مصروف عمل ہیں تحریری میدان میں بھی آپ کا قلم کافی رواں دواں ہے نصف درجن کتابیں لکھ کر ارباب علم ودانش سے داد تحسین حاصل کر چکے ہیں مولیٰ تعالیٰ مفتی صاحب موصوف کو عمر خضر کی دولت عطا فرمائے۔ آمین!

مکتوب بنام مفتی ولی محمد صاحب رضوی

محترم حضرت مولانا مفتی ولی محمد صاحب رضوی زید احترامکم السلام علیکم ورحمتہ وبرکاتہ

خدا کرے آپ سب لوگ بخیر وعافیت ہوں۔ میں اپنی ضعیف العمری اور اپنی بیماری

وغیرہ کے سبب ۱۲؍شعبان المعظم ۱۶ھ کو براؤں شریف سے مستعفی ہو کر اپنے وطن اوجھا گنج آ گیا اور ''دارالعلوم امجدیہ'' کو مفتی ساز ادارہ بنا دیا جو بحمدہ تعالیٰ ہر لحاظ سے نہایت تیزی کے ساتھ ترقی کی جانب گامزن ہے۔

امسال ''جامعہ اشرفیہ مبارکپور'' اور ''فیض الرسول براؤں شریف'' کے فارغ التحصیل علماء یہاں فتویٰ نویسی کی تربیت حاصل کر رہے ہیں اور اس کے لکھنے کا ڈھنگ سیکھ رہے ہیں۔ چونکہ پورے ہندوستان میں اس طرح کا کوئی ادارہ نہیں ہے کہ جس میں خاص کر فتویٰ نویسی کی تعلیم دی جاتی ہو اس لئے سال آئندہ انشاء المولیٰ تعالیٰ بہت سے دارالعلوم کے فارغ التحصیل اس میں داخلہ لیں گے۔ ابھی اس کے متعلق لوگوں کو معلومات کم ہے۔(۱)

امسال حافظ عبدالواحد اشرفی کہاں ہیں تحریر کریں۔ خدا کرے سنی تبلیغی جماعت شاخ باسنی اور دارالعلوم فیضان اشرف باسنی روز افزوں ترقی پر ہوں۔

الحاج حافظ محمد سعید، حافظ اللہ بخش صاحب، حافظ محمد اکبر صاحب، حاجی محمد انور صاحب اور دیگر محبین و مخلصین اہل سنت کو السلام علیکم۔ فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

مرکز تربیت افتاء دارالعلوم امجدیہ اوجھا گنج، ضلع بستی

۱۰؍ربیع الآخر ۱۷ھ

فائدہ: (۱) حضرت فقیہ ملت قدس سرہ کی عملی زندگی کا عظیم ترین کارنامہ ''مرکز تربیت افتاء اوجھا گنج'' کا قیام ہے یوں تو درس نظامی کی مروجہ تعلیم کے لئے پورے ہندوستان میں دینی اداروں کا ایک جال بچھا ہوا ہے مگر ایک ایسا ادارہ جہاں خاص کر فقہ و افتاء کی تعلیم اور فتویٰ نویسی کی تربیت دی جاتی ہو پورے ہندوستان میں کہیں نہیں تھا جب کہ فن افتاء کی ضرورت ہر زمانہ میں شدت کے ساتھ محسوس کی جاتی رہی اور دور حاضر میں تو اس کی ضرورت و اہمیت کچھ زیادہ ہی بڑھ گئی ہے کہ آئے دن نت نئے حوادث کا سیلاب اور اس پر بعض غیر تربیت یافتہ اور ناتجربہ کار مفتیوں کی خامہ فرسائیوں نے قوم کو کئی حصوں میں بانٹ

دیا ہے چنانچہ حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ نے وقت کے اس اہم تقاضہ کو بھانپتے ہوئے ملت اسلامیہ کی صلاح وفلاح کی غرض سے اپنے وطن مالوف اوجھا گنج بستی میں ایک مفتی ساز ادارہ بنام مرکز تربیت افتاء قائم فرمایا جس کی دہلیز سے سیکڑوں علماء کو فتویٰ نویسی کی تربیت دے کر میدان عمل میں اتارا، اور یہ سلسلہ تا ہنوز جاری ہے ہر سال تربیت یافتہ مفتیوں کی کھیپ تیار ہو کر قوم وملت کی خدمت میں مصروف ہو رہی ہے، حضرت علیہ الرحمہ کا یہ ایک ایسا کارنامہ ہے جسے معاصرین علماء نے رشک کی نظروں سے دیکھا اور آپ کے اس اقدام پر عالم اسلام کے ہر خطہ سے آپ کی پذیرائی کی گئی، مولیٰ تعالیٰ آپ علیہ الرحمہ کی قبر انور کو بقعۂ نور بنائے۔ آمین!

مکتوب دوم

بسمہ تعالیٰ. والصلاۃ و السلام علی رسولہ الاعلیٰ

محترم مولانا مفتی ولی محمد صاحب زید احترامکم۔

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ثم السلام علیکم۔

خدا کرے آپ سب لوگ بخیریت ہوں۔ مرکز تربیت افتاء دار العلوم امجدیہ ارشد العلوم کے متعلق جو اپنے تأثرات آپ نے تحریر کئے ہیں۔ انہیں پڑھ کر سب لوگوں کو خوشی ہوئی۔

دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف سے متعلق جو آپ کی تحریر تھی وہ یہاں سے جانے والے ایک لفافہ میں رکھ کر روانہ کر دی گئی ہے اور مرسل الیہ کو تاکیداً لکھ دیا گیا ہے کہ تحریر مولانا علوی صاحب کو ضرور پہنچا دیں۔

آپ کا کتابچہ علمی محاسبہ جب پہلی بار چھپا تھا تو ہم نے اسے بغور پڑھا تھا ابکی بار بھی سرسری طور سے اس پر ایک نگاہ ڈالی۔ اس میں سب سے زیادہ جو بات اصلاح طلب ہے وہ یہ ہے کہ وہابی کی بات کو سوال کے تحت لکھا گیا ہے حالانکہ اس کا کوئی قول سوال کے انداز میں نہیں ہے۔ لہٰذا آئندہ اشاعت میں سوال کی بجائے وہابی اور جواب کی بجائے سنی کر دیا

جائے۔(۱)

خدائے عزوجل آپ کی ساری دینی خدمات کو قبول فرما کر دارین کی سربلندیوں سے سرفراز فرمائے۔آمین! سب اہل سنت کو السلام علیکم۔فقط

جلال الدین احمد الامجدی

۲۳؍صفر المظفر ۲۰ھ

فائدہ: (۱)اس مکتوب سے ظاہر ہے کہ حضرت فقیہ ملت قدس سرہ اپنی ذمہ داریاں نبھانے کے سخت پابند تھے آپ کے یہاں غفلت اور کوتاہی نام کی کوئی چیز نہیں تھی حتیٰ کہ کسی عالم کی تقریر یا تحریر میں کوئی ادنیٰ سی خامی دیکھتے تو اس کی اصلاح بھی اپنی مذہبی ذمہ داری تصور فرماتے اور فوری اصلاح کر کے اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہو جاتے، اصلاح کے وقت مخاطب کی شخصیت کا بھی کوئی لحاظ نہ فرماتے اور یہی تقویٰ شعار علماء کی علامت ہے۔

مکتوب سوم

بسمہ تعالیٰ. والصلاۃ و السلام علی رسولہ الاعلیٰ

محب محترم حضرت مولانا مفتی ولی محمد صاحب رضوی زید احترامکم وعلیکم السلام ورحمتہ وبرکاتہ ثم السلام علیکم عوافی طرفین مطلوب

عزیزم مولوی عبد القادر سلمہ ربہ کے بدست آپ کے مکتوب کے ساتھ رومال اور مٹھائی وغیرہ سارے تحفے موصول ہوئے۔آپ کے دو خطوط کے جواب ہم دو تین روز قبل ارسال کر چکے ہیں۔البتہ داخلہ سے متعلق بذریعہ ڈاک تاہنوز آپ کا کوئی خط دستیاب نہیں ہوا۔

مرکز تربیت افتاء دار العلوم امجدیہ ارشد العلوم اوجھا گنج کے لئے یہ بڑی مسرت کی بات ہے کہ آپ کے صاحبزادے افتاء کی تربیت حاصل کرنے کے لئے اس ادارہ میں داخل ہوئے۔ان پر خصوصی نگاہ رکھی جائے گی اور ہر بات نہایت ہی شفقت و محبت کے ساتھ سمجھائی جائے گی۔

''دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف'' میں ہم طلبہ پر اس لئے سختی کرتے تھے تاکہ وہ بھی محنت کر کے ہم جیسے بن جائیں لیکن جب ہمارا مقصد پورا ہوتا نظر نہ آیا تو آخر میں ہم نے وہیں اپنا رویہ بدل دیا تھا اور اب تو ہمارے مزاج میں کافی تبدیلی آ چکی ہے آپ بالکل اطمینان رکھیں اب یہاں کسی پر سختی نہیں کی جاتی ہر بات بہت نرمی سے سمجھائی جاتی ہے عزیزم مولوی عبد القادر یہاں سے گھبرائیں گے نہیں۔

خدائے عزوجل انہیں آپ کا صحیح جانشین بنائے اور عمر بھر خلوص کے ساتھ بیش از بیش خدمت دین کی توفیق رفیق بخشے۔ آمین! (۱)

مولانا حافظ اللہ بخش صاحب اور مولانا ابوبکر صاحب وغیرہ کو سلام کہیں۔ فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۱۲ر شوال ۱۴۲۱ھ

فائدہ: (۱) نشتر جو لگاتا ہے وہ دشمن نہیں ہوتا، اسی کے مصداق تھے حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ، فقیر راقم کو فیض الرسول براوں شریف میں دو سال تک آپ علیہ الرحمہ کے خرمن علم سے خوشہ چینی کی سعادت میسر رہی اس زمانہ میں آپ کی درسگاہ میں سختی کا یہ عالم تھا کہ عبارت خوانی میں چھوٹی سی غلطی پر بھی گھونسا مارنے کا حکم فرماتے اور اگر کبھی زیادہ ناراض ہو جاتے تو طلبہ کو بدست خود سخت سزا دیتے۔ اس سختی کا اثر یہ تھا کہ طلبہ خواہ دوسرے مدرسین کی زیر درس کتابوں کا مطالعہ کرتے یا نہ کرتے مگر آپ کے یہاں پڑھی جانے والی کتاب کا مطالعہ بڑی عرق ریزی سے کرتے اور عبارت خوانی کی پوری تیاری کے ساتھ درسگاہ میں حاضر ہوتے اب نتیجہ پر تبصرہ کی ضرورت نہیں مگر طلبہ کی اکثریت اس سختی کو پسند نہیں کرتی تھی اسی لئے آپ نے آخری دور میں سختی کم کر دی تھی جیسا کہ مکتوب سے واضح ہے۔

مکتوب چہارم

محبت مکرم مفتی ولی محمد صاحب رضوی زیدا کرامکم
وعلیکم السلام ورحمتہ وبرکاتہ۔ثم السلام علیکم عوافی طرفین مطلوب!

دہلی کتب خانہ امجدیہ کی معرفت آپ کا خط دستیاب نہیں ہوا یقیناً عزیزم مولانا انواراحمد قادری امجدی بھول گئے اور مصروفیت کی وجہ سے وہ اس طرح کے کام بھول جایا کرتے ہیں آپ ہمیں براہ راست بذریعۂ ڈاک ہی خط ارسال کیا کریں۔

البتہ بریلی شریف میں عرس رضوی کے موقع پر کسی کے بدست آپ کا لفافہ موصول ہوا۔اس میں آپ کے نام کے اوپر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھا ہوا ہے۔چونکہ یہ قرآن کریم کی ایک آیت کریمہ ہے اس لئے اس لفافہ کو ڈاک کے ذریعہ خط بھیجنے میں نہ استعمال کریں گے کہ ڈاک خانہ والے خطوط کو ادھرادھر پھینک دیا کرتے ہیں بلکہ پاؤں کے نیچے بھی اسے دباتے ہیں جس سے کلام الٰہی کی توہین ہوگی۔(۱)

دہلی میں ''کتب خانہ امجدیہ'' کے قیام سے کتب دینیہ کی اشاعت کو ضرور فروغ حاصل ہوگا کہ میری جانب سے اس کو اصول کے ساتھ کام کرنے اور معاملات کو صحیح رکھنے کی سخت تاکید ہے لیکن حضرت علامہ ارشد القادری صاحب قبلہ دامت برکاتہم کے پوتے دہلی شہر کے ماحول سے متأثر ہوکر انگریزی وضع قطع کے دلدادہ ہوگئے۔دیکھنے میں علامہ ارشد القادری قبلہ کی اولاد نہیں معلوم ہوتے۔کل کہیں ہماری اولاد بھی اسی طرح نہ ہوجائے اس کی ہمیں فکر ہے۔خدائے عزوجل انہیں انگریزی ماحول کے تأثر سے محفوظ رکھے۔آمین!(۲)

بحمدہ تعالیٰ فتاوی مصطفویہ بڑے اہتمام سے چھپ کر منظر عام پر آ گیا عرس رضوی بریلی شریف سے آپ کے پاس بھی ضرور پہنچ گیا ہوگا۔میری دیرینہ تمنا تھی کہ حضور مفتی اعظم ہند کے فتاوے ان کی شایان شان طبع ہوجائیں۔خدائے تعالیٰ کا شکر ہے کہ برسہابرس کی کوششوں کے بعد اس نے میری یہ تمنا پوری کردی۔(۳)

خدائے عزوجل آپ کی عمر میں خیر و برکت عطا فرمائے، خلوص کے ساتھ دین متین کی بیش از بیش خدمت کی توفیق رفیق بخشے اور آپ کی ساری مذہبی خدمات کو قبول فرما کر اجر جزیل و جزائے جلیل سے سرفراز فرمائے۔ آمین!

سنی تبلیغی جماعت کے اراکین اور آپ کے جملہ رفقائے کار کو السلام علیکم فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۳ / ربیع النور ۲۱ھ

فائدہ: (۱) یہ حضرت علیہ الرحمہ کی احتیاط ہے کہ آپ خود بھی بذریعۂ ڈاک جانے والے خطوط پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی جگہ ۷۸۶ لکھا کرتے اور اپنے تلامذہ و مریدین و معتقدین کو بھی اسی کی ترغیب دیتے تھے تا کہ کلام الٰہی کی توہین نہ ہو۔

(۲) مکتوب کے اس پیرا سے حضرت فقیہ ملت قدس سرہ کے تصلب فی الدین کا اندازہ ہوتا ہے اور ظاہر ہوتا ہے کہ آپ علیہ الرحمہ خود بھی اسلاف کی روش پر قائم تھے اور اپنی آل و اولاد کو بھی اپنے ہی نقش قدم پر دیکھنے کے متمنی تھے چنانچہ یہ امر واقعہ ہے کہ آپ نے اپنے گھر کے ہر فرد کو اسلامی تہذیب و ثقافت کا عادی بنا دیا چاروں صاحبزادگان کو عالم دین بنایا اور ہر ایک کو خدمت دین سے منسلک کر دیا صاحبزادیوں کو دینی تعلیم سے آراستہ کر کے باصلاحیت دیندار علماء کے ہمراہ ان کا عقد کیا جب کہ دور حاضر میں علماء کی اکثریت اپنے بیٹیوں کو دنیاوی علوم حاصل کرنے کے لئے کالجوں اور یونیورسٹیوں کا راستہ دکھا رہی ہے اور بیٹوں کے عقد کے لئے دین دار کی بجائے مالدار لڑکوں کا انتخاب کر رہی ہے، لہٰذا دور حاضر میں حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ کی زندگی کا یہ پہلو بھی قابل تقلید ہے۔

(۳) شہزادۂ اعلیٰ حضرت سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ سے حضرت فقیہ ملت قدس سرہ کو انتہائی درجہ کی عقیدت تھی آپ حضور مفتی اعظم ہند کے مرید و خلیفہ تو نہ تھے مگر تقویٰ و طہارت، حق گوئی و بیباکی میں حضور مفتی اعظم کے ہی نقش قدم پر گامزن تھے بلکہ یوں کہا جائے کہ آپ علیہ الرحمہ مظہر مفتی اعظم ہند تھے تو بے جا نہ ہوگا گویا حضور مفتی اعظم ہند سے

حضرت فقیہ ملت قدس سرہ کی عقیدت سیکڑوں مریدین کی عقیدت پر بھاری تھی یہی وجہ ہے کہ آپ علیہ الرحمہ "فتاویٰ مصطفویہ" کی عمدہ طباعت کے نہ یہ کہ صرف متمنی تھے بلکہ اس کے لئے بے قرار تھے بحمدہ تعالیٰ مجاہد سنیت الحاج محمد سعید نوری صاحب اور اراکین رضا اکیڈمی بمبئی کی کی توجہ نے آپ کی حیات ہی میں یہ تمنا پوری کر دی چنانچہ آپ کی بے پناہ جد وجہد اور خصوصی محنت وتوجہ کی بدولت "فتاویٰ مصطفویہ" ترتیب جدید اور دیدہ زیب کتابت و طباعت کے ساتھ منظر عام پر آ گیا۔

مکتوب پنجم

بسمہ تعالیٰ. والصلاۃ و السلام علی رسولہ الاعلیٰ

محبّ محترم حضرت مولانا مفتی ولی محمد صاحب رضوی

سربراہ اعلیٰ سنی تبلیغی جماعت شاخ باسنی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

خدا کرے آپ سب لوگ ہر طرح بخیر وعافیت ہوں۔ مرکز تربیت افتاء دار العلوم امجدیہ ارشد العلوم کی خدمات آپ سے پوشیدہ نہیں کہ وہ مراسلاتی کورس کے ذریعہ اور مقامی طور پر افتاء کی تربیت دے کر مذہب کی ایک اہم ضرورت پوری کر رہا ہے۔ اس کی عمارت خصوصاً پرشکوہ گیٹ باب رضا بھی اپنی آنکھوں سے آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔(۱)
افتاء کی تربیت کی لئے ایک حد تک کتابیں آ چکی ہیں مگر ابھی بہت سی اہم کتابوں کی ضرورت ہے اور کمروں کے فرش بننے کو باقی ہیں خاص کر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا موئے مبارک رکھنے کے لئے گنبد وغیرہ کی تعمیر باقی ہے جس پر تقریباً ایک لاکھ روپے خرچ ہوں گے۔

آپ کے باسنی کا چندہ پہلے کے اعتبار سے بہت کم ہو گیا جب کہ اس ادارہ کی اہم خدمات کے لحاظ سے چندہ اور بڑھ جانا چاہئے تھا، بہر حال آپ کے فرمانے کے مطابق

عزیزم مولانا مفتی ابرار احمد امجدی کو خاص کر باسنی کے لئے بھیج رہا ہوں امید کہ آپ اس اہم ادارہ کو زیادہ سے زیادہ تعاون دلانے میں خصوصی توجہ فرمائیں گے۔(۲)

خدائے عزوجل آپ کے علم و فضل میں روز افزوں ترقی عطا فرمائے اور آپ کی ساری مذہبی خدمات کو قبول فرما کر اجر جزیل و جزائے جلیل سے سرافراز فرمائے آمین بحرمۃ النبی الکریم علیہ الصلاۃ والتسلیم۔

مولانا اکبر حسین، حافظ محمد سعید، حافظ اللہ بخش، اور دیگر محبین و مخلصین کو سلام مسنون۔فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۲ر رمضان المبارک ۲۰ھ

فائدہ :(۱) حضرت فقیہ ملت نور اللہ مرقدہ ان چیزوں میں جنہیں منظر عام پر لانا ہوتا اور ان کی طرف عوام کی توجہ مبذول کرانے کا قصد ہوتا عمدگی کا خاص لحاظ فرمایا کرتے تھے چنانچہ آپ علیہ الرحمہ اپنی تصنیفات و ترتیبات اور اپنی نگرانی میں نکالے جانے والے پوسٹر وغیرہ کی عمدہ کتابت و طباعت کا خاص اہتمام فرمایا کرتے تھے اس کا اندازہ امجدی بارگاہ کے تمام حاضر باشوں کو ہوگا، اسی عمدگی کا لحاظ آپ علیہ الرحمہ نے دار العلوم امجدیہ کی تعمیر میں کیا، مضبوط و مستحکم بنیاد پر دار العلوم کی قلعہ نما دو منزلہ بلڈنگ اور اس پر امام اہل سنت امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ کے نام سے موسوم عظیم الشان اور منفرد المثال گیٹ حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ کے ذوق سلیم کی منہ بولتی تصویر ہے جو اول نظر میں ہی ناظرین کے قلوب کو موہ لیتی ہے مگر دار العلوم کو تعمیر کے موجودہ مرحلہ میں لانے کے لئے حضرت علیہ الرحمہ کو کیا کچھ کرنا پڑا ہوگا اور اب ان کے صاحبزادگان اس کی تعلیمی و تعمیری ترقی کے سلسلے میں کن مراحل سے گزر رہے ہیں۔اس کا اندازہ صرف ان لوگوں کو ہوگا جو کسی ادارہ کے بانی و مہتمم ہوں۔

(۲) باسنی صوبہ راجستھان میں ناگور شہر سے آٹھ کلومیٹر دور جانب غرب سنی صحیح العقیدہ مسلمانوں کی ایک خوشحال آبادی ہے جہاں کے مسلمان اتفاق و اتحاد اور دین داری

میں مشہور ہیں چونکہ مکتوب الیہ باسنی کی جامع مسجد کے امام وخطیب اوراہل باسنی کے قائد ہیں اس لئے موصوف کی فرمائش پر اپنے صاجزادے کو بغرض چندہ باسنی روانہ فرمایا۔

مکتوب ششم

بسمه تعالیٰ. والصلاة و السلام علی رسوله الاعلیٰ

محبّ محترم حضرت مولانا مفتی ولی محمد صاحب رضوی زیداحترامکم۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ثم السلام علیکم عوافی طرفین مطلوب۔ ۷رصفر المظفر ۱۴۲۱ھ کا بھیجا ہوا آپ کا دستی خط عزیزم مولانا انواراحمد قادری کے بدست کافی تاخیر سے دستیاب ہوا۔

ان کی معرفت آپ کوئی خط نہ بھیجا کریں اس لئے کہ وہ کاموں کے ہجوم میں بہت سی باتیں بھول جایا کرتے ہیں۔ اس خط میں اشتہار ''عید ایک دن پہلے کیوں؟'' آپ نے اپنے یہاں کے کسی رسالہ میں ضم کرنے کی اجازت طلب کی ہے تو اس کے لئے اجازت کی ضرورت ہی نہیں۔ وہ اشتہار گونڈہ اوراڑیسہ سے کتابی شکل میں طبع ہوا ہے اگر آپ بھی اسے چھپواکر شائع کریں تو مجھے بڑی خوشی ہوگی۔ (۱)

پھر عیدالفطر کے بعد ۱۴ر رمضان المبارک کا خط انہی کے بدست سنی تبلیغی جماعت کا تعارف اور حضرت ازہری میاں صاحب کی تقریر کے کتابچے موصول ہوئے۔ آپ نے ''مرکز تربیت افتاء دارالعلوم امجدیہ'' اورراقم الحروف کے متعلق جن تأثرات کو لکھا ہے اسے پڑھ کر سب لوگ بہت مسروراور بے انتہا آپ کے ممنون ومشکور ہوئے۔

سنی تبلیغی جماعت کے تعارف میں آپ نے ایک علوی کو سید لکھا ہے۔ یہ صحیح نہیں کہ ہر سید علوی ہوتا ہے مگر ہر علوی سید نہیں ہوتا۔ ان میں تساوی کی نسبت نہیں بلکہ عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے۔ اس مسئلہ کے متعلق فتاویٰ فیض الرسول جلد دوم ۵۸۲ پر مفصل فتویٰ ملاحظہ ہو۔

افتاء کی تربیت حاصل کرنے کے لئے جس عالم کا آپ کے واسطہ سے داخلہ ہوا ہے اگر وہ یہاں کے لئے روانہ ہو چکے ہوں تو بہتر۔ ورنہ آپ ان کو یہاں بہت جلد بھیج دیں۔ (۲)

عزیزم مولانا انوار احمد قادری امجدی اور عزیزم مولانا مفتی ابرار احمد امجدی کی طرف سے آپ اور آپ کے جملہ رفقائے کار کو سلام مسنون ۔ فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۱۰ ر شوال المکرّم ۱۴۲۱ھ

فائدہ: (۱) مکتوب کے اس پیراگراف سے حضرت علیہ الرحمہ کی دینی و ملی ہمدردی کا اندازہ ہوتا ہے اور ثابت ہوتا ہے کہ آپ مسلمانوں کو فرقہائے باطلہ کے مکر وفریب سے بچانے کی ہر ممکن کوشش فرمایا کرتے تھے چنانچہ اشتہار ''عید ایک دن پہلے کیوں'' آپ نے خود طبع کرا کے تقسیم کرایا اور اس کے چھپوانے کی عام اجازت بھی مرحمت فرمادی تاکہ یہ اشتہار ہندوستان کے طول وعرض میں پہنچ جائے اور مسلمان وہابیہ دیابنہ اور غیر مقلدین کے فریب سے بچ سکیں۔

(۲) حضرت علیہ الرحمہ نے مرکز تربیت افتاء میں رہ کر فتویٰ نویسی کی تربیت حاصل کرنے والے علماء کے لئے دو سالہ کورس مرتب فرمایا تھا جبکہ مراسلاتی تربیت کے لئے پنج سالہ کورس رکھا گیا تھا آج بھی اسی نہج پر مرکز تربیت افتاء اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے اور آپ کے صاحبزادگان بڑی مستعدی کے ساتھ آپ کے لگائے ہوئے چمن کی آبیاری میں مصروف ومنہمک ہیں۔

مکتوب بنام مولانا محمد عالمگیر مصباحی (۱)

۷۸۶/۹۲

محبّ گرامی مولانا محمد عالمگیر مصباحی زیدت محاسنکم۔

سلام مسنون ودعائے خیر مشحون

تقریباً ایک ماہ قبل آپ کی طرف سے پچاس روپئے بطور نذر عزیزم مولانا انوار احمد قادری امجدی کی معرفت دستیاب ہوئے۔ پھر ابھی تین چار دن پہلے عزیزم مولانا مفتی ابرار

احمد امجدی کے بدست ایک سوایک روپے موصول ہوئے۔
طمع نہیں، منع نہیں، اپنا دستور ہے۔ اس لئے آپ کی نذریں مقبول ہیں اور آپ کی اس قدر سے ہم بہت متاثر ہیں اور دعاء گو ہیں کہ خدائے عزوجل آپ کی عمر میں خیر و برکت عطا فرمائے، آپ کے علم و عمل میں روز افزوں ترقی بخشے اور خلوص کے ساتھ دین متین کی بیش از بیش خدمت کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔ آمین! (۲)
حضرت مفتی صاحب قبلہ اور دار العلوم کے دیگر اساتذہ کو السلام علیکم طلبہ کو دعا۔ فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۲۰ رمحرم الحرام ۲۱ھ

فائدہ: (۱) فاضل جلیل حضرت مولانا مفتی محمد عالمگیر مصباحی رضوی الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور کے قابل ترین فرزند، حضور مفتی اعظم راجستھان کے معتمد خلیفہ اور راجستھان کی مرکزی دینی درسگاہ دار العلوم اسحاقیہ کے ممتاز استاذ ہیں، یوپی کے مردم خیز ضلع بستی موضع دھرم سنگھوا کے رہنے والے ہیں انتہائی جفاکش، مطالعہ کے خوگر اور صوفیانہ مزاج رکھنے والے باعمل عالم دین ہیں، تقریباً ۸ ر سال سے دار العلوم اسحاقیہ میں حضرت مفتی اعظم راجستھان مفتی محمد اشفاق حسین مدظلہ کے زیر سایہ درس و افتاء کی خدمت میں مصروف عمل ہیں حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ کے معتقدین و مداحین میں سے ایک ہیں۔
(۲) اس مکتوب سے حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ کی متوکلانہ زندگی پر روشنی پڑتی ہے اور ظاہر ہوتا ہے کہ آپ علیہ الرحمہ حرص و طمع سے یکسر خالی اور انتہائی قناعت پسند طبیعت کے مالک تھے اور یہی علماء ربانیین کی شان و مقبولان بارگاہ خداوندی کی علامت ہے کہ اللہ عزوجل نے ان کے لئے جو کچھ مقدر کر دیا ہے اسی پر راضی ہوتے ہیں اور دنیا و متاع دنیا سے دور و نفور رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔ البتہ اگر کوئی عقیدت کی سوغات لے کر حاضر خدمت ہوتا ہے تو اس کی تالیف قلبی کے لئے نذر قبول فرماتے ہیں جو توکل کے خلاف نہیں بلکہ صوفیاء کی روش ہے۔

مکتوب اول بنام مولانا انوار احمد قادری امجدی (۱)

عزیزم زید اعزازکم۔ سلام مسنون ودعائے خیر مشحون۔

خدا کرے تم بخیر وعافیت ہو۔

انتر دیشی موصول ہوا حالات سے آگاہی ہوئی۔ لفافہ بھی دستیاب ہوا الملفوظ حصہ اول ص۹۴ پر مضمون مل گیا۔ سردی یہاں پر بھی بہت سخت تھی جس کے سبب میں پندرہ دن پر گھر نہ جاسکا ۲۲ روز پر گھر گیا تھا۔ گھر سے کل واپس ہوا۔ اس سفر میں از ہار احمد بھی براؤں شریف آیا ہے۔

تمہارا خط گھر بھی پہنچا ہے۔ بمبئی کا ٹکٹ میں ۱۵/ رمضان کے بعد ہی کا نکلواؤں گا۔ محمود بھیونڈی چلے گئے ہیں ایک ماہ بعد واپس آئیں گے امید کہ ان کے آنے کے بعد معاملہ جلد حل ہوجائے گا۔ غریب اللہ وغیرہ کافی ڈھیلے ہوچکے ہیں۔ درسی کتابوں میں خوب محنت کرو۔ وقت کو ضائع نہ کرو اسی میں کامیابی کا راز ہے۔ قاضی صاحب کا فتویٰ لکھا کر ضرور اپنے ہمراہ لیتے آؤ۔ حضرت خواجہ صاحب۔ مفتی صاحب۔ سید صاحب اور دیگر محبت والوں کو سلام کہو۔ فقط والسلام

دعا گو: جلال الدین احمد الامجدی

۲۲/ جمادی الاخریٰ ۱۰ھ

فائدہ: (۱) حضرت مولانا انوار احمد قادری امجدی حضرت فقیہ ملت نور اللہ مرقدہ کے سب سے چہیتے منجھلے صاحبزادے ہیں درس نظامیہ کی مکمل تعلیم والد ماجد کے زیر سایہ دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف میں حاصل کرکے فارغ التحصیل ہوئے۔

حصول علم کا زمانہ چونکہ والد بزرگوار کی نگرانی میں گزرا اس لئے آپ نے اساتذہ سے علم کے ساتھ حسن عمل بھی سیکھا اور پھر علم وعمل کا پیکر جمیل بن کر میدان عمل میں اترے فراغت کے بعد آپ نے تاج الفحول علامہ عبد القادر بدایونی علیہ الرحمہ کے قائم کردہ دینی

ادارہ مدرسہ قادریہ بدایوں شریف میں درس وتدریس کے ذریعہ خدمت دین کا آغاز کیا اور ایک عرصہ تک طالبان علوم کی علمی تشنگی بجھاتے رہے۔ پھر جب کتب خانہ امجدیہ کو (جو حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ کا قائم کیا ہوا ایک اشاعتی ادارہ ہے) ایک معاملہ فہم، دیانت دار اور حساب وکتاب کے ماہر قائد کی ضرورت محسوس ہوئی تو حضرت علیہ الرحمہ نے آپ کو مدرسہ قادریہ بدایوں سے یہ کہہ کر بلالیا کہ دور حاضر میں مدرسین کی کمی نہیں مگر کتب و رسائل کی نشر واشاعت کر کے دینی خدمت کرنے والے کم یاب ہیں، حالانکہ مولانا انوار احمد امجدی مدرسہ قادریہ میں گورنمنٹی مدرس تھے اور یہ ایسی نوکری تھی جسے حاصل کرنے کے لئے امیدوار حضرات لاکھوں روپئے بطور رشوت دیتے ہیں۔ مگر فقیہ ملت علیہ الرحمہ نے اس نوکری کی کوئی پرواہ نہ کی اور صاحبزادے کو بلا کر کتب خانہ امجدیہ کی پوری ذمہ داری انہیں سونپ دی۔

کتب خانہ کی ذمہ داری سنبھالنے کے بعد سے تا ایں دم مولانا انوار احمد امجدی نہ یہ کہ صرف اسے چلارہے ہیں بلکہ اسے شہرت وناموری کے نقطۂ عروج پر پہنچا دیا تصنیفات فقیہ ملت کے علاوہ دیگر متعدد معیاری اور ضخیم کتابوں کی اشاعت کر کے کتب خانہ امجدیہ نے دین کی ایک بڑی خدمت انجام دی ہے اور آج دہلی کی سرزمین پر سنی کتب خانوں کی ایک لمبی قطار میں ''کتب خانہ امجدیہ'' اپنا ایک الگ مقام رکھتا ہے یہ سب کچھ مولانا انوار احمد قادری امجدی کے اخلاص نیت اور حضرت فقیہ ملت قدس سرہ کی صالح تربیت کا نتیجہ ہے۔

مولانا انوار احمد امجدی فعال ذہنیت کے حامل اور قوم وملت کے لئے کچھ کر گزرنے کا جذبہ رکھنے والے بے باک عالم دین ہیں جنہوں نے بہت کم عمر میں کئی نمایاں کارنامے انجام دیئے مثلاً ایک مرتبہ جب آپ مدظلہ شہر بستی میں ہی رہ کر کتب خانہ امجدیہ کے منیجر کی حیثیت سے خدمت دین میں مصروف تھے شہر بستی میں سنی دیوبندی اختلاف نے زور پکڑ لیا نتیجہ بایں جارسید کہ دیوبندیوں نے ایک سنی نوجوان کو ربیع النور کے موقعہ پر شہید کر دیا اس کے بعد مولانا امجدی حرکت میں آئے اور سنی نوجوانوں کی ایک تنظیم بنام اتحاد کمیٹی کی داغ

بیل ڈالی جس کے آپ جنرل سکریٹری مقرر ہوئے اور پھر اسی تنظیم کے ذریعہ دیوبندیوں پر مقدمہ چلا کر ان کی ہوا خراب کردی۔ اسی طرح موصوف دہلی میں بھی مختلف تنظیموں سے وابستہ ہو کر اسلام وسنیت کی نشر واشاعت میں مصروف عمل ہیں خلاصہ یہ کہ مولانا انوار احمد امجدی مذہب وملت کے تیئں بڑے متحرک وفعال ہیں اور آپ کی انہیں خوبیوں کو دیکھ کر حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ نے آپ کو کتب خانہ امجدیہ کے ساتھ مرکز تربیت افتاء کی ذمہ داری بھی سونپ دی تھی اور اپنی حیات ہی میں اپنی سجادگی موصوف کے نام رجسٹرڈ کرادیا تھا ان ساری ذمہ داریوں کو موصوف بحسن وخوبی نباہ رہے ہیں۔

مکتوب دوم

عزیزم زیدا عزازکم۔ سلام مسنون ودعائے خیر مشحون

مولانا غلام حسین قادری جو اپنے پرانے شاگرد ہیں اور ورلی بمبئی میں رہتے ہیں میں نے ان کو آنکھ کے ڈاکٹر کا فون نمبر لکھتے ہوئے تحریر کیا تھا کہ میری آنکھ میں اس طرح کی تکلیفیں ہیں۔ اس کے لئے ڈاکٹر مذکور سے رابطہ قائم کرکے دوا لکھا کر بھیج دو۔

انہوں نے فون کیا تو ڈاکٹر کے آپریٹر نے ایک ہفتہ کے بعد کا ٹائم دیا۔ ان کے لڑکے نے وقت مقررہ پر جا کر ڈاکٹر سے ملاقات کیا اور ہمارے خط کے مطابق آنکھ کی تکلیف کا ذکر کیا۔ تو ڈاکٹر نے کہا اگر اتنی تکلیف ہے تو اس کی دوا خط کے ذریعہ نہیں بتاؤں گا بلکہ مریض کو یہاں آنا ہوگا۔ (۱)

مولانا غلام حسین قادری کی رائے ہے کہ میں محرم شروع ہونے سے ایک ہفتہ پہلے بمبئی پہنچ جاؤں تاکہ آنکھ کی تکلیف دور ہونے کے بعد میں وعظ بھی کہہ سکوں۔ تو عزیز موصوف کے مشورہ کے مطابق میں نے ایک ہفتہ پہلے بمبئی پہنچنے کا ارادہ کرلیا ہے۔ لہذا اول فرصت میں بمبئی وی۔ ٹی والی گاڑی کا ٹکٹ نکال لو اور اگر اس میں نہ مل سکے تو پھر باندرہ والی کا نکال لو۔

آج ازہار احمد کو ہم نے حافظ غلام احمد کے پاس حفظ کے کلاس میں کر دیا۔ دہلی تاکیدی خط لکھدو کہ خاص کر بزرگوں کے عقیدے اور گلدستۂ مثنوی جلد بھیج دو کہ والد صاحب بمبئی جانے والے ہیں ان کتابوں کو اپنے ہمراہ لے جائیں گے۔

ہر چار دن کے بعد برابر خط لکھتے رہو کہ ہمارے جانے سے پہلے مذکورہ کتابیں ضرور آجائیں۔ اور کوئی خاص بات قابل تحریر نہیں سب لوگوں کو سلام کہو۔ بچوں کو دعائیں۔ فقط والسلام

دعا گو: الامجدی

۲۳/ذوالقعدہ ۱۳ھ

فائدہ: (۱) حضرت فقیہ ملت نور اللہ مرقدہ حیات مستعار کے آخری دور میں بیک وقت کئی بیماریوں کے شکار ہو گئے تھے مثلاً بلڈ پریشر، شوگر اور موتیابند مگر قدرت نے آپ کو مذہب وملت کی خدمت کا ایسا جذبہ عطا فرمایا تھا کہ آپ کبھی کسی بیماری کو خاطر میں نہیں لاتے علاج جاری رکھتے اور حسب دستور درس وتدریس، فقہ وافتاء اور تصنیف وتالیف کے ذریعہ مسلک وملت کی خدمت میں مصروف رہتے یہاں تک کہ دینی خدمت کرتے کرتے آپ جاں بحق ہوئے، خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

مکتوب سوم

۸۶/۹۲ء

عزیزم زید اعزازکم

سلام مسنون ودعائے خیر مشحون۔

خدا کرے تم بخیر وعافیت دہلی پہنچ گئے ہو۔ ضروری تحریر یہ ہے کہ حضرت علامہ صاحب قبلہ سے مارہرہ شریف اور پھر مبارکپور میں ملاقات ہوئی۔ حضرت کو نذر پیش کرنے کے لئے مخصوص جیب سے سو روپئے نکال کر ہم اوپر کی جیب میں رکھ لئے کہ ابھی پیش

کردیں گے لیکن پھر بھول گئے۔ لہذا میری طرف سے سو روپۓ حضرت کی خدمت میں پیش کردو تاکہ میرے اصول میں فرق نہ آئے۔(۱)

اور کل گھر سے آتے ہوئے راستہ میں معلوم ہوا کہ حاجی محمد حنیف سیٹھ بھیونڈی کو کینسر ہو گیا ہے۔ خدا کرے یہ خبر جھوٹی ہو۔ تم کسی دن رات میں فون پر ان کی خیریت معلوم کرو۔

دارالعلوم امجدیہ اوجھا گنج کے لئے کتاب الاشباہ والنظائر مع شرح غمز عیون البصائر مکمل چار جلدیں باسنی سے آ گئیں۔

حضرت علامہ صاحب قبلہ، مولانا یٰسین اختر مصباحی۔ ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم اور مکتبہ جام نور کے پورے عملہ کو سلام کہو اور عزیز گرامی مولانا غلام زرقانی کو بھی سلام ودعا۔ فقط والسلام

دعا گو: الامجدی

۲۵؍ جمادی الاخریٰ ۱۶ھ

فائدہ: (۱) بزرگوں کا قول ہے کہ تین لوگوں سے ملاقات کو جائے تو کچھ دینے کے لئے لے کر جائے خالی ہاتھ نہ جائے، والدین، اساتذہ اور پیر، کہ یہ حضرات تحفہ تحائف سے خوش ہوتے ہیں اور اپنی دعائے مستجاب میں یاد رکھتے ہیں، حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ اسی طریقہ پر گامزن تھے کہ جب بھی اپنے استاذ حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ سے ملاقات کرتے تو بطور نذرانہیں کچھ ضرور پیش کرتے جیسا کہ اس مکتوب سے واضح ہے، والدین کے ساتھ آپ کا جو سلوک رہا ہے وہ آپ کی کتاب خطبات محرم اور انوار الحدیث میں مطبوعہ آپ کی سوانح عمری سے ظاہر ہے۔ اپنے شیخ طریقت حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کی ظاہری زندگی کا زیادہ حصہ آپ کو تو نہیں مل سکا مگر آپ نے اپنی علمی خدمات سے اپنے پیر و مرشد کی روح پر فتوح کو ضرور خوش کیا۔

مکتوب چہارم

۸۶/۹۲ء

العزیز السعید زیدت سعادتکم ۔ سلام مسنون

بحمدہ تعالیٰ میں بخریت ہوں ۔ خدا کرے تم سب لوگ بھی بخیریت ہو۔ امتیاز بکڈ پو گھوسی کا خط اور ایک آرڈر کا خط ارسال ہے ۔ امتیاز بکڈ پو کو تاکید کے ساتھ لکھ دو کہ وہ کتب خانہ سے متعلق مہراج گنج ہی کے پتہ پر خط لکھا کریں۔

کاتب اشرف بہار شریعت حصہ سوم کی پوری کتابت مکمل کر کے دے گیا، بہت اچھا لکھا ہے مسودہ کے مطابق ہے بلکہ اس سے کچھ اچھا ہے ۔ میں جمعرات کی بجائے انشاء المولیٰ ۱۵ار ربیع الاول بدھ ہی کو آجاؤنگا اور جمعرات کو خون کی جانچ کے لئے بستی جاؤں گا ۔ (۱) فقط والسلام

دعا گو: الامجدی

یکم ربیع الاول ۔ بروز چہار شنبہ

فائدہ: (۱) حضرت فقیہ ملت قدس سرہ علماء اسلام اور خادمین دین متین کے بڑے قدرداں تھے، علماء کے متعلق کبھی کوئی ایسا کلمہ نہیں استعمال فرماتے تھے جس سے کوئی پہلو تحقیر کا نکلتا ہو اور دوسرے کو بھی ایسے کلمات استعمال کرنے سے منع فرماتے تھے چنانچہ قیام باسنی کے زمانہ میں ایک مرتبہ فقیر راقم حاضر خدمت ہوا، حضرت نے ایک عالم صاحب کی خیریت دریافت کی، تو فقیر نے عرض کیا ''ارکان ادارہ نے انہیں نکال دیا'' اس پر حضرت نے برہمی کا اظہار کیا اور فرمایا'' نکال دیا نہیں رخصت کر دیا کہنا چاہئے کہ عالم کی شان میں نکال دیا کا لفظ استعمال کرنا ادب کے خلاف ہے۔''

مکتوب اول بنام مولانا ابرار احمد امجدی

عزیزم زید اعزازکم۔ سلام مسنون ودعائے خیر مشحون

خدا کرے تم بخیریت ہو۔ میں آنکھ کے آپریشن کی غرض سے ۲۷ ذوالحجہ کو بمبئی پہنچا مگر یہاں کے کچھ محبین نے محرم کے گیارہ روزہ پروگرام کے لئے بہت اصرار کیا تو ہم اس کام کے لئے تیار ہوگئے اور بحمدہ تعالیٰ بڑی مفید اور کارآمد تقریریں ہوئیں جس سے لوگ بہت متاثر ہوئے اور امید سے زیادہ خدمت کی۔

آپریشن کے لئے حاجی احسان اللہ سیٹھ کے ذریعہ ڈاکٹر سے ملے اس نے خون اور پیشاب وغیرہ کی جانچ کے لئے کہا تو شوگر کی زیادتی ثابت ہوئی۔ ۱۰؍روز دوا کھانے کے بعد اگر کنٹرول ہوگیا تو ۲۰؍محرم کے بعد انشاءالمولیٰ تعالیٰ آپریشن ہوگا۔

معلوم ہوا کہ حضرت مفتی شریف الحق صاحب قبلہ بمبئی میں نارائن نگر تشریف لائے ہیں کئی بار ہم نے وہاں کے امام صاحب کو فون کرکے تحقیق کرنے کی کوشش کی مگر کبھی فون پر اس محلہ کے کسی آدمی سے ملاقات نہ ہوسکی اور میں وقت نکال کر وہاں نہیں جاسکا۔ اگر واقعی وہ بمبئی محرم کے موقع پر آئے تھے تو اب واپس بھی جاچکے ہوں گے۔ ان سے اور حضرت مفتی محمد نظام الدین اور اپنے اساتذہ سے سلام کہو۔

مولانا محمد نسیم صاحب کے لکھے ہوئے فتاوٰی کو برابر نقل کرتے رہو اور فقہ کی طرف خاص توجہ دو کہ تمہیں ہمارا صحیح قائم مقام ہوکر مفتی ہی بننا ہے۔ وقت کو ضائع مت کرنا کسی غلط لڑکے کے ساتھ ہرگز نہ رہنا نماز نہایت پابندی کے ساتھ پڑھنا اور مولانا محمد نسیم صاحب کے حکم کی خلاف ورزی ہرگز نہ کرنا۔ اترولہ علاقہ کا جو آدمی فتوٰی لکھانے مبارکپور گیا تھا اس کو تم نے خط دیا تھا مگر وہ یہاں بمبئی نہیں لایا اس نے بتایا کہ ہم گھر بھول گئے۔

آپریشن کے بعد بھی مجھے زیادہ دن بمبئی ٹھہرنا پڑے گا ڈاکٹر کو جب بالکل اطمینان ہوجائے گا تبھی وہ گھر جانے دے گا۔ فقط والسلام الامجدی

فائدہ: (۱) مفتی ابرار احمد امجدی حضرت فقیہ ملت قدس سرہ کے تیسرے منظور نظر صاحبزادہ ہیں ابتدائی تعلیم براؤں شریف میں والد ماجد کے زیر سایہ رہ کر حاصل کی اور پھر تعلیم اعلیٰ کے لئے ملک کی مشہور ترین دینی درسگاہ الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور میں داخل ہوئے جہاں سابعہ تک کی تعلیم بڑی عرق ریزی کے ساتھ حاصل کی بعدہ کسی مجبوری کے سبب دوبارہ فیض الرسول براؤں شریف میں داخل ہوئے جہاں مروجہ کورس کی تکمیل کی اور دستار فضیلت سے نوازے گئے۔

موصوف پر حضرت اقدس علیہ الرحمہ کی خاص توجہ تھی اس لئے فراغت کے بعد کسی ادارہ میں درس وتدریس کے لئے نہ بھیج کر مولانا کی صلاحیت میں مزید نکھار پیدا کرنے کے لئے اپنی بارگاہ میں رکھ لیا اور زندگی کے آخری لمحات تک ان کے ظاہر و باطن کو جلا بخشنے میں مصروف رہے جس کا اثر یہ ہوا کہ مولانا موصوف حضرت علیہ الرحمۃ کے ظاہری حیات ہی میں فتاویٰ لکھنے لگے حضرت علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد سے ''مرکز تربیت افتاء اوجھا گنج'' کا اہتمام موصوف کے ذمہ ہے، مولیٰ تعالیٰ علم وعمل میں مزید ترقی عطا فرمائے۔ آمین!

مکتوب دوم

عزیزم زید اعزازکم۔ سلام مسنون

خدا کرے تم بخیر و عافیت ہو۔ تمہارا پہلا خط دستیاب نہیں ہوا کل جمعہ کو دوسرا خط موصول ہوا حالات سے آگاہی ہوئی۔

تم محنت سے پڑھ رہے ہو اس سے خوشی ہوئی۔ حافظ اعجاز تو محض درس وتدریس میں مصروف ہو کر رہ گئے اور مولانا انوار احمد کو گھر کی نگرانی کے لئے مجبوراً کتب خانہ میں لگا دینا پڑا اب باقی بچے تم اور راز ہار احمد۔ مگر راز ہار احمد کے عالم ہونے تک تو شاید میں زندہ ہی نہیں رہوں گا۔ (۱)

میری یہ عین تمنا ہے کہ تم محنت سے علم دین حاصل کر کے میری زندگی ہی میں میری

جگہ سنبھال لو امید ہے کہ تم میری اس تمنا کو پوری کرنے کے لئے دن رات ایک کر کے لگن کے ساتھ علم حاصل کرنے کی کوشش کرو گے۔

مولانا محمد نسیم صاحب کے خط کا جواب ہم نے بذریعۂ ڈاک التفات گنج کے پتہ پر روانہ کیا تھا اور پھر اس کی نقل ایک آدمی کے بدست التفات گنج پہنچادیا تھا۔ تو اس خط کے ملنے کے بعد انہوں نے کیا فیصلہ کیا؟ کہو تحریر کریں۔

تمہارے انتر دیشی پر ایک صفحہ خالی ہے تو اسی پر وہ خط لکھ سکتا تھا مگر نہیں لکھا۔ محدث کبیر، حضرت مولانا مصباحی صاحب، مولانا محمد نسیم اور مولانا مسعود احمد وغیرہ کو سلام کہو اور گھر پر بھی اپنی خیریت سے گاہے گاہے مطلع کرتے رہو۔ مفتی صاحب قبلہ تشریف لا چکے ہوں تو ان کو بھی سلام کہو۔ فقط والسلام

الامجدی

۱۹ ربیع الاخر ۱۳ھ

فائدہ: (۱) حضرت فقیہ ملت نور اللہ مرقدہ کی یہ پیشین گوئی صحیح ثابت ہوئی اور مولانا ازہار احمد کی فراغت سے چار سال پیشتر حضرت علیہ الرحمہ واصل بحق ہو گئے۔

مکتوب سوم

۸۶/۷/۹۲

عزیزم زیدت محاسنکم

سلام مسنون و دعائے خیر مشحون۔ بحمدہ تعالیٰ میں خیریت سے ہوں اور خداوند کریم سے تمہاری خیریت کے لئے دعا گو ہوں۔ مولوی معصوم رضا اور حافظ عبد الواحد کے نام آئے ہوئے خطوط سے معلوم ہوا کہ تم شش ماہی امتحان میں پانچویں نمبر پر آئے ہو۔ اس خبر سے مجھے بے انتہا مسرت اور بے پایاں فرحت ہوئی۔ حسب سابق تم اپنی کوششوں کو جاری رکھو گے تو انشاءاللہ المولیٰ آئندہ تم اس سے بھی زیادہ نمبر حاصل کر لو گے۔

(۲) جمادی الاولیٰ ۱۳ھ کو میں گھر سے واپس ہوا تو پھر ہنگامہ کے سبب تین ہفتہ پر

اوجھا گنج دوبارہ جاسکا۔ حضرت علامہ مفتی محمد نظام الدین صاحب رضوی کا رسالہ "جدید بینک کاری اور اسلام" (۱) مولانا انوار احمد نے پیش کیا۔ سرسری طور پر ایک نظر ہم نے اوجھا گنج میں اسے دیکھا مگر براؤں شریف آئے ہوئے تیسرا ہفتہ گزر گیا ہے لیکن آج تک ہم اسے بغور نہ پڑھ سکے۔ درمیان میں دو دن سر کی بیماری میں مبتلا ہو گئے تھے جس سے بار بار قے آنے لگی تھی۔ بحمدہ تعالیٰ اب پوری طرح تندرست ہوں مگر دو ہفتہ سے بجلی آجانے یا موسم میں کچھ تبدیلی پیدا ہونے پر جلد ہی اس رسالہ پر تصدیق لکھ کر روانہ کردوں گا۔ حضرت مفتی صاحب کو بعد سلام حالات سے مطلع کرو۔ محدث کبیر، حضرت فقیہ الہند قبلہ، علامہ مصباحی صاحب، عزیزم مولانا محمد نسیم صاحب اور مولانا مسعود وغیرہ کو سلام کہو۔ فقط والسلام

دعا گو: الامجدی

۹ ررجب المرجب ۱۳ھ

فائدہ: (۱) محقق مسائل جدیدہ حضرت علامہ الحاج مفتی محمد نظام الدین رضوی دامت برکاتہم القدسیہ الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور میں شارح بخاری دار الافتاء کے صدر مفتی اور میدان درس کے شہسوار ہیں۔ آپ مدظلہ درس و افتاء کے ساتھ تصنیف و تالیف کے ذریعہ بھی خدمت دین میں مصروف ہیں مختلف عناوین پر متعدد کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ حضرت مدظلہ کی صحت و توانائی برقرار رکھے اور یوں ہی دینی خدمات لیتا رہے۔ آمین!

مکتوب چہارم

۸۶ / ۷ / ۹۲

عزیزم زیدت اعزازکم۔ سلام مسنون

خدا کرے تم سب لوگ بخیر و عافیت ہو بھوپال اور سورت سے ہم نے خط روانہ کیا تھا غالباً وہ تمہیں مل گیا ہوگا۔

سورت کے لوگ بڑی تعظیم و تکریم کے ساتھ ہم سے پیش آئے۔ وہاں پر بحمدہ تعالیٰ و

بکرم رسولہ الاعلیٰ اٹھہتر ہزار (۷۸۰۰۰) تعمیر کا اور تقریباً سات ہزار تعلیمی فنڈ کا چندہ ہوا۔

۱۱ر رمضان کو ہم لوگ بمبئی پہنچے ۱۲ر رمضان کو شاہ عالم سیٹھ المونیم والے نے ایک کمرہ کا چندہ پچیس ہزار دے دیا۔ دو آدمیوں سے ایک ایک ہزار لیا اس طرح تعمیر کا چندہ ابتک ایک لاکھ پانچ ہزار ہوگیا۔ خدائے تعالیٰ کی ذات سے قوی امید ہے کہ عید الفطر تک دولاکھ سے زائد ہوجائے گا۔(۱)

مولوی انوار احمد کو ہم نے تاکید کردی تھی کہ ۱۰ر رمضان تک بمبئی ضرور پہنچ جانا مگر آج ۱۳ر رمضان کی صبح ۶ بجے تک وہ بمبئی نہیں پہنچے جس کی وجہ سے مجھے سخت الجھن ہے اور مدرسہ کا نقصان بھی ہورہا ہے کہ جب تک وہ نہیں آجائیں گے ہم مولوی قیام الدین کو تعلیمی چندہ کے لئے بھیونڈی وغیرہ نہیں بھیج سکتے۔

تم ایک ذمہ دار کی طرح گھر کا انتظام کرنا۔ ازہار احمد سے سختی کے ساتھ روازنہ پچھلا پڑھواتے رہنا آگے سبق یاد کرنے کے لئے سختی مت کرنا اور انتخاب فتاویٰ فیض الرسول کا کام زیادہ سے زیادہ کرنے کی کوشش کرنا۔ ہماری قیام گاہ کا فون نمبر ۵۱۶۱۲۶۸ ہے۔ اگر کوئی خاص ضرورت ہوگی تو رات کو شب علاوہ ۲۹ر ا بجے یا اس کے بعد فون کرنا۔ سب لوگوں کو حسب درجہ سلام ودعا کہو۔ فقط والسلام

دعا گو: الامجدی، گھاٹ کوپر بمبئی

۱۳ر رمضان ۱۴ھ

فائدہ :(۱) حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ نے زندگی کے آخری دور میں جب کہ آپ مختلف مہلک بیماریوں میں مبتلاء ہوگئے تھے اور ضعف پیری اس پر مستزاد تھی مرکز تربیت افتاء اوجھا گنج کو قائم فرمایا عمر اور نقاہت کا تقاضہ یہ تھا کہ آپ گوشۂ تنہائی اختیار کر لیتے مگر خدمت دین کا جذبہ آپ کو چین سے بیٹھنے نہ دیتا اور آپ مرکز تربیت افتاء کو بام عروج تک پہنچانے کی کوشش میں بغرض وصولیٔ چندہ لمبے لمبے اسفار کرتے رہتے۔ الحمد للہ کوشش بار آور ہوئی اور آپ نے مرکز تربیت افتاء کے نام سے جو علم کا پودا لگایا تھا اب وہ چمنستان علم میں تبدیل ہوگیا۔

مکتوب پنجم

۸۶/۷/۹۴

عزیزم مولوی ابرار احمد زید اعزازکم

سلام مسنون ۔ خدا کرے تم بخیر و عافیت ہو۔ اطلاعاً تحریر ہے کہ میں ربیع الاول شریف کے موقع پر چندروزہ پروگرام کے لئے باسنی ضلع ناگور راجستھان جارہا ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ تین ربیع الاول اتوار کو یہاں سے اوجھا گنج جاؤں گا وہاں سے تمہارے نانا کو ہمراہ لے کر بذریعۂ بس کانپور اور وہاں سے ٹرین پر سفر ہوگا۔ ٦-۷ اور آٹھ کو باسنی میں تقریر کرنے کے بعد ۹ ربیع الاول شریف کو انشاء اللہ اجمیر شریف حاضری دیں گے۔ واپسی میں ۱۴ ربیع الاول سنیچر کو براؤں شریف واپس ہو جاؤں گا۔ بقرعید کے موقع پر تم گھر نہیں آئے تھے تو امتحان بعد ربیع الاول شریف کے موقع پر گھر ضرور آنا اور کم سے کم ۱٦ ربیع الاول تک رخصت لے لینا تاکہ ہم سے ضرور ملاقات ہو جائے۔

ماہنامہ اشرفیہ مارچ ۹۳ عیسوی کا شمارہ اپنے ہمراہ لیتے آنا اور فقیہ الہند حضرت علامہ مفتی شریف الحق صاحب قبلہ امجدی کو مارہرہ شریف سے جو خلافت نامہ ملا ہے مولانا محمد نسیم صاحب کے ذریعہ اس کی نقل حاصل کر کے اپنے ساتھ لیتے آنا تاکیداً تحریر ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ششماہی امتحان میں تم کو اچھے نمبروں سے کامیابی عطا فرمائے اور تم کو ہمارا صحیح جانشین بنائے۔ آمین!

حضرت فقیہ الہند صاحب قبلہ، حضرت سربراہ اعلیٰ صاحب، حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب علامہ مفتی محمد نظام الدین صاحب، حضرت علامہ مصباحی صاحب، مولانا شمس الہدیٰ صاحب، مولانا معراج القادری صاحب، مولانا مسعود احمد اور مولانا محمد نسیم مصباحی وغیرہ کو سلام کہو عزیزم محمد سلیم امجدی اور دیگر طلبہ کو دعائیں۔ فقط والسلام

دعا گو: الامجدی

۲۲ صفر المظفر ۱۴ھ

مکتوب اول بنام مفتی محمد اختر حسین قادری صاحب

العزیز السعید زیدت سعادتکم ۔ سلام مسنون دعائے خیر مشحون

۱۴-۱۵ ربیع الاول ۱۶ھ مطابق ۱۲-۱۳-۱۴ اگست ۹۵ء کو چھتر پور (ایم۔پی) میں جلسۂ عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں خطاب کے لئے سکریٹری مولانا محمد عزیز الدین صاحب جعفری نے مجھے دعوت دی ہے، ساتھ ہی آپ کے متعلق یہ تحریر کیا ہے کہ وہ میرے قریبی دوستوں میں سے ہیں۔ اس لئے میں ان کی دعوت منظور کر رہا ہوں۔ (۱)

چھتر پور پہنچنے کے لئے کون سا راستہ آسان ہوگا تحریر کریں۔ بس کے ذریعہ طویل سفر اب میرے لئے تکلیف دہ ہوجاتا ہے۔

جو کتابیں آپ نے تحریر کی تھیں اس وقت وہ کس مرحلہ میں ہیں؟ اس خط کا جواب کتب خانہ امجدیہ ٹاؤن کلب کے سامنے گاندھی نگر بستی کے پتہ پر تحریر کریں۔

عزیزم مولانا عبد الوحید مصباحی اور وہ صاحب جو باندہ سے آپ کی بارات میں شرکت کے لئے اوجھا گنج آئے تھے اور دار العلوم ربانیہ کے دیگر اساتذہ اور اپنے مخلصین کو سلام کہیں اور حضرت مولانا مظہر ربانی صاحب کو بھی سلام معروض ہے۔ فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۱۰ صفر المظفر ۱۶ھ

فائدہ: (۱) حضرت مولانا مفتی محمد اختر حسین قادری خلیل آباد کے رہنے والے ہیں جواب ضلع بستی سے کٹ کر بنام سنت کبیر نگر الگ ایک ضلع بن چکا ہے موصوف نے مروجہ تعلیم کا زیادہ حصہ "الجامعۃ الاسلامیہ" روناہی ضلع فیض آباد میں حاصل کیا مگر فراغت دار العلوم علیمیہ جمدا شاہی ضلع بستی سے ہوئی شیخ المنقولات والمعقولات حضرت علامہ مفتی شبیر حسن رضوی شیخ الحدیث الجامعۃ الاسلامیہ روناہی کے مخصوص تلامذہ میں سے ہیں علوم متداولہ پر مکمل دسترس رکھتے ہیں۔ مزید برآں تصنیف وتالیف سے بھی خاصی دلچسپی رکھتے ہیں آپ کی متعدد

کتابیں منظر عام پر آ کر اہل علم سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں فراغت کے بعد کچھ دن دار العلوم ربانیہ باندہ میں درس وتدریس کی خدمت انجام دینے کے بعد اب مستقل طور پہ دار العلوم علیمیہ جمدا شاہی میں خدمت درس وافتاء میں مصروف عمل ہیں رشتہ میں حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ کے داماد ہوتے ہیں۔ آپ کو تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خاں ازہری مدظلہ النورانی اور حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ سے خلافت واجازت بھی حاصل ہے۔

مکتوب دوم

عزیز گرامی۔ مولانا مفتی اختر حسین قادری زید اعزازکم۔ سلام مسنون ودعائے خیر مشحون

اپنی زیر تصنیف کا جتنا حصہ آپ دے گئے ہیں اسے پڑھ کر بے انتہا مسرت اور بے پایاں فرحت ہوئی۔ اور امید سے زیادہ آپ نے اسے عمدہ لکھا ہے۔ البتہ آج کل عام طور پر جس طرح پیراگراف بنا کر لکھا جاتا ہے یعنی تقریباً ایک انچ چھوڑ کر آپ نے اکثر جگہ ایسا نہیں کیا ہے۔ اور اگر کہیں پیراگراف میں جگہ چھوڑے ہیں تو لگ بھگ آدھی سطر اگر کاتب یا کمپیوٹر والے نے بھی ایسا ہی کیا تو اچھا نہیں رہے گا۔ لہٰذا آئندہ جو مبیضہ تیار کریں اس میں عام طور پر جو طریقہ رائج ہے وہی اختیار کریں۔

تفسیر صاوی کا حوالہ حاشیہ جلالین کے ساتھ تھا تو ہم نے اصل کتاب کا جلد وصفحہ تحریر کر دیا ہے۔ اور ایک جگہ کسی کا مضمون آپ نے نقل کیا ہے مگر حوالہ نہیں ہے ہم نے وہاں سرخ قلم سے لکھ دیا ہے۔ ''حوالہ چاہیے'' کہ اس کے بغیر بات بے وزن ہو جائے گی۔

خدائے عزوجل آپ کو اسی طرح تصنیف وتالیف کا سلسلہ ہمیشہ جاری رکھنے کی توفیق رفیق بخشے۔ آمین!

حضرت مولانا قیامی صاحب اور دار العلوم علیمیہ کے دیگر اساتذہ کو السلام علیکم طلبہ کو دعائیں۔ مولانا فروغ احمد صاحب اعظمی کو الگ سے خط لکھ رہا ہوں۔ فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی
یکم جمادی الاولیٰ ۲۱ھ

فائدہ:(۱) حضرت علیہ الرحمہ نے درس وتدریس فقہ وافتاء اور تصنیف وتالیف کے ساتھ وعظ وتقریر کے ذریعہ بھی قوم وملت کی خاطر خواہ خدمت انجام دی ہے چنانچہ اس سلسلہ میں آپ نے ہندوستان کے طول وعرض کا دورہ فرمایا اور اپنے پر تاثیر وعظ کے ذریعہ سیکڑوں کے دلوں میں انقلاب پیدا فرمایا اگر چہ آپ کا وعظ لچھے دار تو نہیں ہوتا تھا مگر از دل ریزد بر دل می خیزد کا صحیح مصداق تھا اسی لئے دور آخر تک آپ وعظ کے لئے مدعو کئے جاتے رہے۔

مکتوب سوم

بسمہ تعالیٰ. و الصلاۃ و السلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ

عزیز گرامی۔مولانا اختر حسین قادری زید اعزازکم۔سلام مسنون ودعائے خیر مشحون

آپ کی صحت کی خرابی سے بڑی تشویش ہے عزیزم مولوی محمد سلیم امجدی کی زبانی معلوم ہوا کہ بستی کے ڈاکٹر نے بتایا ہے کہ بدن میں خون نہیں ہے۔

تو بستی کے علاج سے اگر آپ کو افاقہ نہیں ہو رہا ہے تو میرا حکم نہیں ہے بلکہ مشورہ ہے کہ اب آپ رخصت علالت لے کر بچوں سمیت گھر چلے جائیں وہاں آرام کریں اور گورکھپور ڈاکٹر عبدالعزیز یا لکھنؤ کے کسی اچھے ڈاکٹر سے علاج کرائیں۔(۱)

دعا ہے کہ خدائے عزوجل آپ کو صحت کاملہ جلد سے جلد عطا فرمائے۔مولانا مفتی محمد قدرت اللہ صاحب رضوی، مولانا محمد فروغ احمد صاحب اعظمی اور دارالعلوم علیمیہ کے دیگر اساتذہ کو السلام علیکم۔

ابو قحافہ اور اس کی والدہ کو بہت بہت دعائیں۔فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۲۱ر جمادی الاولیٰ ۲۰ھ

فائدہ:(۱) مکتوب الیہ کی علالت پر حضرت اقدس کی یہ تشویش اور بہتر مشورہ دینے کی وجہ یہ نہیں تھی کہ موصوف آپ علیہ الرحمہ کے قریبی رشتہ دار تھے بلکہ اس کی وجہ یہ تھی کہ

مکتوب الیہ عالم باعمل اور دین کے سچے خادم ہیں جیسا کہ آپ کی بارگاہ کے حاضر باشوں نے بارہا مشاہدہ کیا کہ جب کسی عالم دین کو کسی قسم کی کوئی پریشانی لاحق ہوئی یا کسی عالم کا وصال ہوا تو آپ علیہ الرحمہ تڑپ اٹھے اور چہرے سے پریشانی و بے قراری کے آثار ظاہر ہوئے۔

مکتوب چہارم

عزیز گرامی مولانا اختر حسین قادری زیدت محاسنکم۔سلام مسنون۔خدا کرے آپ سب لوگ ہر طرح بخیر و عافیت ہوں۔

دوسری بار کے مرسلہ صفحات کا بھی ہم نے بغور مطالعہ کیا ماشاء اللہ بہت خوب ہیں صحیح طور پر پیرا گراف نہ بنانے کا عیب ان صفحات میں بھی ہے۔ بعض مقامات پر عربی عبارتیں اتنی عجلت میں لکھی گئی ہیں جو مشکل سے پڑھی جاتی ہیں۔ کتاب کا مبیضہ بہت صاف ستھرا ہونا چاہئے ورنہ کاتب یا کمپیوٹر والا اتنی غلطیاں کرے گا کہ آپ انہیں درست کرتے کرتے پریشان ہو جائیں گے۔

ص ۳ پر فیوض الحرمین کی عبارت نقل کی گئی ہے لیکن اس کا صفحہ درج نہیں۔ص ۴ پر نیچے سے آٹھویں سطر میں غور کرلیں کہ وہاں لفظ میں صحیح ہے؟ ایک مقام پر بہجۃ الاسرار کا حوالہ ہے مگر صفحہ درج نہیں۔ دو علم کے درمیان جب لفظ ابن آتا ہے تو الف نہیں لکھی جاتی اطمینان کے لئے بخاری شریف وغیرہ کی سندیں دیکھ لیں۔

ایک جگہ کتاب تقلید شخصی کا صفحہ درج نہیں۔اس کے سامنے ہم نے سرخ نشان لگادیا ہے۔(۱)

بہر حال کتاب لکھنے میں آپ نے بڑی محنت سے کام لیا ہے انشاء المولیٰ تعالیٰ یہ کتاب بہت کامیاب رہے گی۔ کتاب کے جتنے نام آپ تحریر کر گئے تھے ان میں سے ہمیں پسند ہے۔ شمشیر امجدی بر گردن مستقیم نجدی۔

مولانا فروغ احمد صاحب اعظمی اور دار العلوم علیمیہ کے دیگر اساتذہ کو السلام علیکم۔

جلال الدین احمد الامجدی

فائدہ:(۱) حضرت علیہ الرحمہ خود بھی اپنی تصنیفات وترتیبات میں اس امر کا التزام رکھتے تھے کہ کہیں کوئی بات بغیر حوالہ کے نہ رہے اور دیگر مصنفین کی بھی جن تصنیفات پر نظر ثانی فرماتے تھے ان میں بھی اس امر کی طرف مصنفین کی توجہ مبذول کراتے تھے عموماً فرمایا کرتے تھے کہ بغیر حوالہ کے بات بے وزن ہوجایا کرتی ہے لہذا حوالہ ضرور لکھنا چاہئے۔

تعارف

عالیجناب الحاج محمد سعید نوری صاحب

اشاعت سنیت کے حوالے سے الحاج محمد سعید نوری صاحب کی ذات اس قدر روشن اور درخشاں ہے کہ محتاج تعارف نہیں موصوف نے فضل خداوندی جل جلالہ وعنایت مصطفوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور بزرگان دین علیہم الرحمہ کے فیوض و برکات سے مالا مال ہوکر ۱۹۷۸ء میں عروس البلاد بمبئی کی سرزمین پر ایک عالمگیر تنظیم بنام ''رضا اکیڈمی'' کی بنا رکھی اور پھر اسی تنظیم کے ذریعہ دینی، علمی، سیاسی اور سماجی طور پر وہ کارہائے نمایاں انجام دیئے کہ اہل علم و دانش عش عش کر اٹھے۔

نوری صاحب موصوف نے بطور خاص امام احمد رضا محدث بریلوی اور حضور مفتی اعظم ہند علیہما الرحمۃ والرضوان کے روشن کارناموں کو اجاگر کیا ان کی علمی اور تحقیقی کتابوں کا بیشتر حصہ بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ شائع کر کے ان کی حیات اور نمایاں دینی خدمات سے عوام وخواص کو متعارف کرایا علاوہ ازیں نوری صاحب موصوف دیگر علماء اہل سنت کی دینی اور اصلاحی خدمات سے بھی کافی مطمئن ہیں کئی علماء کو ان کی روشن خدمات دینیہ وملیہ کے صلہ میں ایوارڈ، توصیف نامے اور نقد رقم دے کر حوصلہ افزائی فرمائی اور حضور شارح بخاری علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی قدس سرہ کو تکمیل شرح بخاری کے موقعہ پر چاندی سے تول کر وہ

کارنامہ انجام دیا جسے رہتی دنیا تک یاد رکھا جائے گا۔

محمد سعید نوری صاحب مسلک اعلیٰ حضرت کے فروغ کے لئے ہمہ وقت کمربستہ رہتے ہیں اور نت نئے انداز سے فروغ سنیت کی کوشش کرتے رہتے ہیں موصوف کے دینی وملی کارناموں کی اتنی طویل فہرست ہے جسے احاطۂ تحریر میں لانے کے لئے ایک دفتر درکار ہے بس یہی دعا ہے کہ رب قدیر موصوف کی مخلصانہ خدمات کو شرف قبولیت بخشے اور انہیں صحت وسلامتی کے ساتھ عمر خضر کی دولت عطا فرمائے۔ آمین!

مکتوب بنام الحاج محمد سعید نوری

باسمہ تعالیٰ و الصلاۃ و السلام علی رسولہ الاعلیٰ

مبلغ اسلام وسنیت وناشر مسلک اعلیٰ حضرت الحاج محمد سعید صاحب نوری زیدت محاسنکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خدا کرے اپنے جملہ متعلقین وارا کین کے ساتھ آپ ہر طرح بعافیت ہوں۔

مرکز تربیت افتاء دار العلوم امجدیہ ارشد العلوم اوجھا گنج کی تعمیری وکتابی ضروریات جو برسوں میں بڑی جدوجہد کرنے پر پوری ہوتیں۔ اللہ ورسول جل مجدہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضل وکرم اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی وحضور مفتی اعظم ہند قبلہ رضی المولیٰ تعالیٰ عنہما کے خصوصی فیضان سے آپ نے اس ادارہ کی طرف توجہ مبذول کی تو اس کی بروقت کی ساری ضرورتیں بہت جلد پوری ہوگئیں اعلیٰ قسم کا کمپیوٹر آ گیا جس پر عنقریب غیر مقلدوں کے جواب میں ایک ضروری کتاب کمپوز ہوگی اہم کتابیں مہیا ہوگئیں جن کی مدد سے تصنیف وتالیف اور فتویٰ نویسی میں بڑی آسانیاں پیدا ہوگئیں۔ (۱)

پورے دار العلوم میں وائرنگ ہوگئی جس سے اس کی خوبصورتی بڑھ گئی، گیزر لگ گیا جس کے سبب آج کل کی سخت سردی میں علماء وطلبہ وضو اور غسل میں بڑا آرام اٹھا رہے ہیں، جنریٹر سے روشنی ملتی ہے اور پانی کی ٹنکی بجلی نہ ہونے پر خالی نہیں پڑی رہتی اور پوری

عمارت کا عمدہ فرش بن گیا جس سے دار العلوم امجدیہ کی رونق بہت زیادہ بڑھ گئی۔
نیا غسل خانہ و بیت الخلاء اور ٹائلس کا کام بھی عنقریب مکمل ہو جائے گا کہ سخت سردی کے سبب کچھ روز کے لئے کام موقوف کر دیا گیا ہے۔

اسلام وسنیت اور مسلک اعلیٰ حضرت کی نشر واشاعت کے لئے جو خلوص و جذبہ اور کام کرنے کا سلیقہ اللہ عزوجل نے آپ کو عطا فرمایا ہے پورے ہندوستان میں اس کی کوئی مثال نہیں اور بہت ساری خوبیوں میں ایک بہت بڑی خوبی خدائے تعالیٰ نے آپ کو یہ بخشی ہے کہ اخلاص کے ساتھ دین کا کام کرنے والے علماء کرام اور دین کے نام پر پیسے کمانے والے مولویوں کو آپ خوب پہچانتے ہیں۔

خدائے عزوجل آپ کو اور بہت ساری خوبیوں سے نوازے اور آپ کی بے مثال دینی خدمات کو قبول فرما کر اپنی اور سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا و خوشنودی سے سرفراز فرمائے۔ آمین بحرمۃ النبی الکریم علیہ الصلاۃ والتسلیم۔

رضا اکیڈمی بمبئی کے جملہ اراکین و دیگر مخلصین اہل سنت کو سلام مسنون

عزیزم مولانا مفتی محمد ابرار احمد امجدی اور سارے اساتذہ وطلبہ کی طرف سے آپ حضرات کو السلام علیکم۔ فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی
۲۳ر شوال المکرّم ۱۴۲۱ھ

فائدہ : (۱) الحاج محمد سعید صاحب نوری اور دیگر معاونین کے تعاون سے مرکز تربیت افتاء اوجھا گنج میں دار العلوم امجدیہ کی دو منزلہ دیدہ زیب عمارت کے ساتھ ایک عظیم الشان لائبریری بھی قائم ہو چکی ہے جس میں کتابوں کا ایک معتدبہ ذخیرہ جمع ہو چکا ہے تاہم ابھی اس لائبریری کو اہل خیر حضرات کے تعاون کی ضرورت ہے تاکہ تحقیق و ریسرچ کرنے والوں کی بھی تشنگی دور ہو سکے۔

مکتوب اول بنام مولانا سید محمد انور چشتی صاحب (۱)

عزیز گرامی مولانا سید محمد انور صاحب چشتی زیداعزازکم

وعلیکم السلام ورحمتہ وبرکاتہ ثم السلام علیکم۔ خیریت طرفین مطلوب۔

آپ کا خط موصول ہوا والدہ انوار احمد کی بیماری اور اپنی طبیعت کی ناسازی اور ماہ محرم کے دس روزہ تقریری پروگرام وغیرہ کی وجہ سے جواب میں غیر معمولی تاخیر ہوئی۔

آستانہ عالیہ پھپھوند شریف میں آپ جس طرح پیش آئے اس سے یہ وہم بھی نہیں ہوسکتا تھا کہ آئندہ سال آپ براؤں شریف نہیں آئیں گے حالانکہ سارا سامان آپ پہلے ہی لے جاچکے تھے۔ یہ بھی آپ کی بہت بڑی خوبیوں میں سے ہے۔ جس مستعدی کے ساتھ آپ علم حاصل کر رہے ہیں اگر اسی طرح آپ نے اپنی کوششوں کو جاری رکھا تو خدائے عزوجل آپ کو ایک جید عالم بنائے گا اور یہ میری عین تمنا ہے (۲) کچھ تصنیف کا سلسلہ بھی جاری رکھیں تو بہتر ہے۔ نحوی پہیلیاں میں اب تک کتنی پہیلیاں لکھ چکے ہیں مطلع کریں۔ اساتذہ اور اپنے مخصوص لوگوں سے سلام کہیں۔ فقط والسلام

دعا گو: جلال الدین احمد الامجدی

۱۳؍محرم الحرام ۶ھ

فائدہ: (۱) حضرت مولانا سید محمد انور چشتی خانقاہ عالیہ پھپھوند شریف ضلع اٹاوہ یوپی کے صاحب سجادہ حضرت مولانا سید محمد اکبر میاں صاحب قبلہ چشتی کے دوسرے صاحبزادے ہیں، پھپھوند شریف میں حافظ بخاری سید شاہ عبد الصمد چشتی علیہ الرحمۃ و الرضوان کا آستانہ مرجع خلائق ہے جہاں بندگان خدا دور دراز کا سفر طے کر کے حاضر ہوتے اور منہ مانگی مراد پاتے ہیں۔

حضرت مولانا سید محمد انور چشتی مدظلہ حضرت فقیہ ملت قدس سرہ کے تلمیذ اور ان کے قدرداں ہیں دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف میں حصول علم دین کی غرض سے حاضر

ہوئے اور حضرت علیہ الرحمہ کے زیر سایہ تعلیم کا آغاز کیا مگر پھر کسی مجبوری کی وجہ سے آپ مدظلہ اپنے وطن تشریف لے آئے لیکن پھر حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ کی کوششوں سے دوبارہ براؤں شریف حاضر ہوئے اور سند و دستار فضیلت سے نوازے گئے۔

فراغت کے بعد سید صاحب موصوف نے اشاعت علم دین کی غرض سے خانقاہ سے متصل جامعہ صمدیہ کی بنا ڈالی جو آپ کی پرخلوص کوششوں کی وجہ سے بہت جلد ترقی کی راہ پر چل پڑا، آج دار العلوم کی پرشکوہ دیدہ زیب بلڈنگ ہے جس میں سیکڑوں کی تعداد میں تشنگان علوم نبویہ اپنی علمی تشنگی بجھانے میں منہمک ہیں سید صاحب موصوف اسی ادارہ کے ناظم اعلیٰ کی حیثیت سے خدمت دین میں مصروف ہیں۔

(۲) یوں تو حضرت فقیہ ملت قدس سرہ اپنے ہر شاگرد کو ایک جید عالم کی صورت میں دیکھنا چاہتے تھے مگر جو طالب علم کسی خانقاہی خانوادے سے تعلق رکھتا اس کی تعلیم و تربیت پر کڑی نظر رکھتے اور اسے دین و شریعت کے سانچے میں ڈھالنے کی ہر ممکن کوشش کرتے، علاوہ ازیں نسبتاً اس کے ساتھ زیادہ نرمی کا برتاؤ کرتے تاکہ وہ کسی طرح فضیلت تک کی تعلیم مکمل کرلے۔ اس امتیازی سلوک کی وجہ غالباً یہ ہوگی کہ دور حاضر میں اکثر خانقاہوں کی تولیت ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں ہے جو کم خواندہ یا بالکل ناخواندہ ہیں ادھر عوام کی اندھی عقیدت کا عالم یہ ہے کہ پیر صاحب جو کہتے اور کرتے ہیں وہی ان کے نزدیک حق ہے اگرچہ پیر صاحب کا قول و فعل شریعت سے متصادم ہو لہذا آج اکثر خانقاہوں سے فریضۂ رشد و ہدایت عنقاء ہے۔

اسی لئے حضرت نور اللہ مرقدہ خانقاہی بچوں کو بہر صورت عالم بنانے کی کوشش کرتے تھے تاکہ جب انہیں خانقاہ کی تولیت ملے تو وہ ایک جامع شرائط پیر کی حیثیت سے رشد و ہدایت کا فریضہ انجام دینے پر قادر ہوں اور عوام کو گمراہی سے بچائیں۔

مکتوب دوم

عزیز گرامی حضرت مولانا سید محمد انور چشتی زید انوارکم

وعلیکم السلام ثم السلام علیکم ورحمتہ وبرکاتہ

خیرت طرفین بدرگاہ رب العزت نیک مطلوب۔ آپ کا مکتوب دستیاب ہوا جامع مسجد اوجھا گنج کے بارے میں تاریخی مادے دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی اور پھر یہ کہ آپ ہی نے انہیں استخراج کیا ہے اس سے اور زیادہ مسرت ہوئی خدائے عز وجل آپ کے علم وعمل میں روز افزوں ترقی عطا فرمائے آپ کی ذات کو ہر قسم کی خوبیوں کا جامع بنائے ظاہری اور باطنی دونوں علوم میں کمال عطا فرمائے اور تا قیامت آپ کے فیوض وبرکات کو عام وتام فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

خواب کی تعبیر آپ کے ذہن میں کیا آئی ہے اور آپ اس کو کس طرح عملی جامہ پہنائے ہیں اسے جاننے کے لئے آپ کے دوسرے مکتوب کا انتظار رہے گا۔ جواب کے لئے آپ کبھی ہمارے پاس لفافہ یا کارڈ ہرگز نہ روانہ کریں۔ آپ جیسے اعلیٰ خاندانی شخص کا ہم جیسے آدمی کو استاذ ماننا اور کبھی کبھی اپنی خیریت سے مطلع کر دینا ہی ہمارے لئے باعث صد افتخار ہے۔ (۱) آپ نے تو صرف چند اسباق پڑھے ہیں وہ بھی دماغی بیماری میں مبتلا ہونے کے بعد اور جن کو دس سال مسلسل پڑھایا ان کی تربیت کی اور دیگر احسانات بھی کئے وہ ہم کو ایذا ہی پہنچا رہے ہیں۔

تاخیر سے خط ارسال کرنے کی آپ نے معذرت طلب کی ہے اس کی ضرورت نہیں میں بھی بہت زیادہ مصروف رہتا ہوں آپ زیادہ خط لکھیں گے تو جواب کے لئے مجھے بھی زیادہ وقت نکالنا پڑے گا بس کبھی کبھی خط لکھ دینا کافی ہے۔ (۲)

مولانا محمد اسمٰعیل علوی کے بدست لفافہ موصول ہوا انشاء المولیٰ تعالیٰ جلد ہی اس کا جواب بھی ارسال کروں گا۔ زندگی کا کون سا ایک اہم واقعہ لکھوں؟ یہ غور طلب ہے۔

حضرات اساتذہ اور اپنے بھائیوں کو سلام پیش فرمائیں اور مولانا سید نظام صاحب کو بھی۔ انہوں نے انوار شریعت کو بنگلہ میں کروانے کا وعدہ کیا تھا اور خود ہی پیش کش کی تھی مگر آج تک کچھ معلوم نہ ہوسکا کہ کیا ہوا۔ فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۳۰ ربیع الآخر ٦ھ

فائدہ: (۱) یہاں سے واضح ہے کہ حضرت فقیہ ملت قدس سرہ سادات کرام کا انتہائی درجہ کا ادب واحترام کرتے تھے کہ اگر چہ مکتوب الیہ آپ کے شاگرد ہیں اور آپ ایک بلند پایہ استاذ ہیں مگر آپ نے کس قدر عقیدت مندانہ و نیاز مندانہ خط تحریر فرمایا جیسے خود کو مکتوب الیہ کے مقابل میں انتہائی حقیر تصور کرتے ہوں حالانکہ آپ کی وہ بارگاہ تھی جہاں معیاری مفتیان کرام بھی زانوئے ادب تہہ کرتے تھے۔ مولیٰ تعالیٰ ہمیں بھی سادات کرام کا اسی طرح ادب کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(۲) آپ علیہ الرحمہ چونکہ مرجع فتاویٰ اور معیاری مصنف تھے اس لئے درس و تدریس سے جو وقت بچتا وہ فتویٰ نویسی اور تصنیف و تالیف میں گزرتا تعطیل کے ایام عموماً تبلیغی اسفار یا گھریلو انتظام و انصرام کرنے میں گزارتے اس طرح آپ کو فرصت کے لمحات بہت کم میسر آتے تھے کہ آپ کسی اور جانب اپنی توجہ مبذول کرتے اسی وجہ سے متعلقین کو بار بار خط لکھنے سے منع کرتے تھے۔

مکتوب سوم

عزیز گرامی حضرت مولانا سید محمد انور چشتی زید اعزازکم!

السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہ۔ مع الخیر ہوں امید کہ آپ بھی بخیر و عافیت ہوں گے۔

تاریخی مادوں کی وصولیابی سے ہم مطلع کر چکے ہیں غالباً لفافہ دستیاب ہوا ہوگا۔ علماء اہل سنت کے مختصر تعارف کو جو آپ نے جمع کرنے کا پروگرام بنایا ہے بہتر ہے۔ آپ کے

تمام سوالوں کے جوابات اور زندگی کا ایک اہم واقعہ ارسال ہے۔

خواجۂ علم وفن حضرت علامہ خواجہ صاحب زید مجدہم کو ہمارا اہم واقعہ ضرور سنائیں اس میں کچھ کمی بیشی ہو تو ان کے مشورہ سے حذف واضافہ کر دیں آپ کو پورا اختیار ہے اور واقعہ کے بارے میں حضرت خواجہ صاحب کی رائے گرامی سے ضرور مطلع کریں۔(۱) ان کو اور دیگر اساتذۂ دارالعلوم غریب نواز کو سلام پیش فرمائیں۔فقط والسلام

دعا گو: جلال الدین احمد الامجدی

۴رجمادی الاولیٰ ۱۴۰۶ھ

فائدہ: (۱) حضرت فقیہ ملت قدس سرہ اپنے معاصرین میں جن اکابرین علماء سے متاثر تھے ان میں خواجۂ علم وفن حضرت علامہ خواجہ مظفر حسین صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ کی ذات گرامی سرفہرست ہے۔اور ان کے مشورے کی بڑی قدر کرتے تھے چونکہ ۱۴۰۶ھ میں حضرت خواجہ صاحب مدرسہ عالیہ قادریہ میں شیخ الحدیث کے منصب پر فائز تھے اس لئے حضرت علیہ الرحمہ نے اس مکتوب میں ان کا ذکر فرمایا اور اپنے واقعہ سے متعلق ان کی رائے جاننے کی کوشش فرمائی۔

مکتوب چہارم

عزیز گرامی زید اعزازکم السلام علیکم۔خیریت طرفین مطلوب

ہماری ارسال کردہ رجسٹری غالباً آپ کو وصول ہوئی ہوگی۔پروگرام کے مطابق مولوی انوار احمد ۲۲رشوال ۷ھ کو مدرسہ عالیہ قادریہ میں حاضر ہو جاتے لیکن انوار الحدیث ہندی کے کمپوزر نے معاملہ الجھا دیا ہے۔اس لئے اب دو چار روز کی تاخیر سے حاضر ہوں گے۔(۱)

خدائے عزوجل آپ کی سعادت مندیوں کا پرتو ہمارے ان شاگردوں کو بھی نصیب فرمائے جنہوں نے ہم سے مسلسل دس سال تعلیم حاصل کئے۔

آپ نے مولوی انوار احمد کو کتب فروشی کی بجائے تدریس کی راہ پر لانے کی کوشش کی

ہے اس کے لئے ہم آپ کے بے انتہا احسان مند ہیں۔

حضرتِ خواجہ صاحب اور دیگر لوگوں کو سلام پیش فرمائیں۔مولوی انوار احمد بھی آپ سب حضرات کو سلام عرض کرتے ہیں۔فقط والسلام

الامجدی

۲۰ رشوال المکرّم ۷ ھ

فـائده :(ا) حضرت علیہ الرحمہ وعدہ نبھانے میں اپنی مثال آپ تھے پوری زندگی میں کبھی کوئی ایسی مثال نہیں ملتی کہ آپ نے کسی سے کوئی وعدہ کیا ہو اور پھر اس کے مطابق عمل نہ کیا ہو اگر کسی وجہ سے وعدہ نبھانے سے قاصر رہتے تو قبل از وقت اس کو اطلاع دے کر معذرت طلب کر لیتے۔

مکتوب بنام سید محمد اختر چشتی (ا)

بسمہ تبارک و تعالیٰ

محبّ گرامی حضرت مولانا سید محمد اختر چشتی زیدت محاسنکم۔سلام مسنون

خدا کرے آپ سب لوگ ہر طرح بخیر و عافیت ہوں۔چوتھا سہ روزہ تعلیمی و تربیتی کیمپ کا اشتہار موصول ہوا جسے دیکھ کر بڑی مسرت و شادمانی ہوئی۔حضرت صاحب سجادہ دامت برکاتہم العالیہ کی سرپرستی میں مسلسل تربیتی کیمپ کے ذریعہ عوام کو دینی تعلیم جو دے رہے ہیں وہ قابل ہزار ستائش ہے۔فجزاکم اللہ خیر الجزا (۲)

ہمارے یہاں مرکز تربیت افتاء دار العلوم امجدیہ ارشد العلوم میں ۵رصفر المظفر ۲۲ھ مطابق ۲۹راپریل ۲۰۰۱ء کو دوسرا جشن مفتیان اسلام منعقد ہونے جارہا ہے۔یہ ہندوستان کی تاریخ میں پہلا جشن ہوگا کہ جس میں اٹھارہ مفتیوں کی دستار بندی ہوگی۔ہم سب لوگوں کی دلی خواہش ہے کہ ایک بار آپ اس جشن میں ضرور شرکت فرمائیں اور اپنے صاحبزادہ کو بھی ہمراہ لائیں کہ ان کی فاضلانہ تقریر اس جشن میں ہم سننا اور دوسروں کو سنوانا چاہتے

ہیں۔(۳)

خدائے عزوجل آستانۂ عالیہ صمدیہ کے فیوض و برکات کو صبح قیامت تک عام وتام فرمائے اور آپ کے صاحبزادے کو اولیاء کرام و علمائے عظام کا مظہر اتم بنائے۔ آمین بحرمۃ النبی الکریم علیہ الصلاۃ والتسلیم۔

آپ کے والد گرامی قبلہ صاحب سجادہ، عزیز گرامی سید محمد انور چشتی اور آپ کے دیگر برادران کو سلام مسنون اور آستانہ کے جملہ صاحبزادگان کو دعائے خیر مشحون۔ فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۱۰ / محرم الحرام ۲۲ھ

فائدہ: (۱) حضرت مولانا سید محمد اختر چشتی مدظلہ خانقاہ عالیہ صمدیہ کے ولی عہد اور صاحب سجادہ کے بڑے صاحبزادے ہیں موصوف کے حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ سے گہرے تعلقات تھے۔ شریف النفس باعمل عالم دین ہیں اور اپنے دل میں خدمت دین و ملت کا پرخلوص جذبہ رکھتے ہیں دار العلوم صمدیہ پھپھوند کو پروان چڑھانے میں آپ بھی مصروف عمل رہتے ہیں مولیٰ تعالیٰ موصوف کو خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(۲) خانقاہ عالیہ صمدیہ پھپھوند شریف میں ہر سال ایک سہ روزہ تعلیمی وتربیتی کیمپ لگتا ہے اس کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کیمپ میں پہلے دن جس قدر لوگ آجاتے ہیں مسلسل تین دن تک اکثر وہی لوگ کیمپ میں رہتے ہیں۔ تین دن تک واعظین کیمپ میں وعظ کہتے ہیں اختتام وعظ پر بقول ایک ثقہ راوی کے اکثر سامعین گناہوں سے تائب ہوجاتے ہیں اور اگر کوئی بدعقیدہ ہوتا ہے تو اسے بدعقیدگی سے بھی توبہ کی توفیق مل جاتی ہے۔ دور حاضر میں اس قدر پرتاثیر وعظ اور ایسی تربیت گاہ ایک حیرت انگیز چیز ہے مولیٰ تعالیٰ اس تربیت گاہ کے منتظمین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین!

(۳) دور حاضر میں خانقاہ صمدیہ کی یہ خصوصیت ہے کہ اس کے متولی اور ان کے

خانوادے کے جملہ صاحبزادگان مغربی تہذیب سے یکسر دور اور اسلامی وضع قطع کے نہ صرف حامل بلکہ مکمل طور پر شریعت کے سانچے میں ڈھلے ہوئے ہیں تقریباً سبھی صاحبزادگان علم و فضل کی دولت سے مالا مال ہیں ان میں جو حفاظ ہیں وہ تراویح میں قرآن مجید تو ضرور سناتے ہیں مگر نذرانہ کے نام پر ایک حبہ بھی نہیں لیتے بلکہ اس خانقاہ سے متعلق دار العلوم صمدیہ سے فارغ ہونے والے جملہ حفاظ سے یہ عہد و پیمان لیا جاتا ہے کہ وہ تراویح پڑھانے کے عوض میں نذرانہ قبول نہ کریں گے اگر یہ صحیح ہے تو یہ بھی وہاں کی ایک خصوصیت ہے۔

مکتوب اول بنام مفتی خورشید احمد مصباحی (۱)

بسمہ تعالیٰ. والصلاۃ و السلام علی رسولہ الاعلیٰ

عزیز گرامی مولانا خورشید احمد مصباحی زید اعزازکم۔ سلام مسنون ودعائے خیر مشحون اصلاح شدہ کاپیاں ارسال ہیں۔ شدید گرمی کے سبب تاخیر ہوئی۔ جوابات ماشاء اللہ امید سے زیادہ اچھے ہیں۔ خوب محنت کرتے رہیں انشاء المولیٰ تعالیٰ بہت جلد آپ کا شمار معیاری مفتیوں میں ہونے لگے گا۔

معلوم ہوا ہے کہ دار العلوم غریب نواز بیدولہ چوراہا میں باورچی غیر مقلد وہابی ہے اگر یہ خبر صحیح ہے تو بڑے افسوس کی بات ہے۔ اگر ممکن ہو تو مولانا حفیظ اللہ سے ذکر کردیں کہ مفتی صاحب کو کہیں سے خبر ملی ہے کہ دار العلوم غریب نواز میں باورچی غیر مقلد وہابی ہے جس پر انہوں نے اظہار افسوس کیا ہے۔ (۲)

اور دیگر مدرسین کو السلام علیکم۔ طلبہ کو دعائیں۔ فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۲ر ربیع النور ۱۹ھ

فائدہ :(۱) حضرت مولانا مفتی خورشید احمد مصباحی کا وطن مالوف موضع جوڑی کوئیاں، ضلع بلرام پور ہے، فقیر راقم کے رفیق درس اور جامعہ اشرفیہ مبارکپور کے ہونہار

فرزند ہیں قدرت نے موصوف کو گونا گوں صلاحیتوں اور مختلف کمالات کا مجموعہ بنایا ہے، ایک باکمال مدرس عمدہ خطیب، بہترین نثر نگار اور ایک بہترین مفتی ہونے کے ساتھ تواضع و انکساری اور حسن اخلاق کے گویا پیکر جمیل ہیں۔

۱۹۹۵ء میں جامعہ اشرفیہ مبارکپور سے سند فراغت حاصل کرنے کے بعد مظہر مفتی اعظم ہند حضرت فقیہ ملت نور اللہ مرقدہ کے خرمن علم سے خوشہ چینی کی غرض سے مرکز تربیت افتاء اوجھا گنج میں داخل ہوئے۔ موصوف چونکہ فطری طور پہ ذہین اور اخاذ طبیعت کے مالک ہونے کے ساتھ اساتذہ کے قدرداں اور بڑوں کی بڑائی تسلیم کرنے والے باعمل عالم ہیں اس لئے حضرت علیہ الرحمہ موصوف کی طرف کچھ زیادہ ہی توجہ دیتے تھے فتویٰ نویسی کی مشق کراتے اور سفر و حضر میں اپنے ہمراہ رکھتے اس طرح محض دو سال کے قلیل عرصہ میں مولانا کے اندر پنہا جوہر کو حضرت اقدس نے نہ یہ کہ صرف نکھار دیا بلکہ اپنا بہت کچھ علم انہیں ہبہ کر کے گویا اپنا روحانی فرزند بنا دیا۔

مرکز تربیت افتاء کے پہلے جلسۂ دستار مفتیان اسلام کے موقعہ پر موصوف کے سر پر دستار فقاہت کا تاج رکھا گیا اور پھر دار العلوم غریب نواز بیدولہ چوراہا سدھارتھ نگر میں بحیثیت صدر المدرسین و مفتی دینی خدمات پر مامور کئے گئے جہاں ایک لمبے عرصہ تک موصوف نے خدمت دین کا فریضہ انجام دیا اور اب گورکھپور کے کسی دینی ادارہ میں دینی و ملی خدمات میں مصروف ہیں درس و تدریس اور فتویٰ نویسی کے علاوہ تصنیف و تالیف سے بھی غایت درجہ کی دلچسپی ہے آپ کی متعدد کتابیں چھپ کر منظر عام پہ آچکی ہیں۔ حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ نے آخری دور میں موصوف کو اپنی خلافت بھی مرحمت فرمائی تھی اس طرح مولانا حضرت اقدس کے تلمیذ اور خلیفہ دونوں ہیں مولیٰ تعالیٰ موصوف کے علم و عمل میں روز افزوں ترقی عطا فرمائیں۔ آمین!

(۲) حضرت علیہ الرحمہ کا تصلب فی الدین عصر حاضر میں ضرب المثل رہا ہے وہابیہ، دیابنہ اور دیگر فرقہائے باطلہ کے حق میں آپ کسی برق خاطف سے کم نہیں تھے جیسا کہ آپ

کی تصنیفات وترتیبات سے واضح ہے یہ خبر غالباً غلط رہی ہوگی یا حضرت علیہ الرحمہ کو خود اس خبر سے متعلق تردد رہا ہوگا اس لئے آپ علیہ الرحمہ نے صرف اظہار افسوس کیا ورنہ مشاہدات یہ بتاتے ہیں کہ وہابیوں اور دیوبندیوں سے تعلق رکھنے والے آپ کے متعلقین آپ کی جلال کے زد میں آ گئے اور آپ نے ان سے قطع تعلق کرلیا۔

مکتوب دوم

بسمہ تعالیٰ. والصلاۃ و السلام علی رسولہ الاعلیٰ

عزیز گرامی مولانا خورشید احمد مصباحی زیداعزازکم۔سلام مسنون ودعائے خیر مشحون صفرالمظفر وربیع الاول کی اصلاحات کے ساتھ ربیع الاخر کے سوالات ارسال ہیں۔

فتاویٰ برکاتیہ کی کتابت (۱) کے وقت لواطت کی شہادت کے متعلق سورۂ طلاق کی آیت کریمہ "**و اشھد و اذوی عدل منکم**" حوالہ میں لکھوادی گئی تھی۔ردالمحتار کی عبارت کے متعلق آپ کی نشان دہی کے بعد حاشیہ پر اس کا اضافہ کردیا گیا ہے۔

ہر استفتاء کا جواب دینا ضروری نہیں۔گھڑی کی چین سے متعلق جو استفتاء ہے اسے یہ لکھ کر واپس کردیں کہ اس فتویٰ کے لئے مرکزی دار الافتاء بریلی شریف سے رابطہ قائم کریں۔(۲)

مولانا حفیظ اللہ صاحب اور دیگر مدرسین کو السلام علیکم طلبہ کو دعائیں۔فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۶ ربیع الغوث ۱۹ھ

فائدہ: (۱) حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ کے فتاوی اولاً دو حصوں میں بنام فتاویٰ فیض الرسول طبع ہوئے جنہیں بڑی مقبولیت حاصل ہوئی مگر یہ دونوں ضخیم ہونے کے سبب عوام کی قوت خرید سے باہر تھے اس لئے حضرت علیہ الرحمہ نے افادۂ عام کی غرض سے متوسط ضخامت میں ایک اور مجموعۂ فتاویٰ بنام فتاویٰ برکاتیہ طبع کرایا جس میں اکثر فتاویٰ فیض

الرسول اول و دوم سے لئے گئے اور کچھ فتاویٰ بعد کے لکھے ہوئے بھی شامل کئے گئے یہ کتاب بھی عوام وخواص میں بہت مقبول ہوئی۔

(۲) گھڑی کی چین سے متعلق فقہائے عصر کے درمیان سخت اختلاف ہے آیا کہ چین والی گھڑی نماز یا غیر نماز میں پہننا جائز ہے یا نہیں خود حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ کا فتویٰ بہر دوصورت عدم جواز کا ہے جب کہ بعض دوسرے مفتیان کرام غیر نماز میں جواز کے قائل ہیں اور چونکہ عوام میں چین والی گھڑے پہننے کا عام رواج ہے علاوہ ازیں عوام نئے مفتیوں کے فتاویٰ کی پرواہ نہیں کرتی جس مین حکم شرع کی بے قدری اور مفتیٔ اسلام کی گویا توہین ہے اس لئے حضرت علیہ الرحمہ نے گھڑی کی چین سے متعلق مکتوب الیہ کوفتویٰ جاری کرنے سے منع فرمایا۔

مکتوب سوم

بسمه تعالیٰ. و الصلاة و السلام علیٰ رسوله الاعلیٰ

عزیز گرامی زیداعزازکم۔ سلام مسنون ودعائے خیرمشحون

ماہ ربیع الغوث (۱) کی اصلاح اور جمادی الاولیٰ کے سوالات ارسال ہیں۔ جوابات تو صحیح ہیں لیکن اس میں لفظ شبہ کا املاصحیح نہیں رہا جس کی اصلاح کی گئی۔

بابائے وہابیہ کی عدم تکفیر پر جو آپ نے طویل بحث تحریر کی ہے وہ عام آدمی بلکہ عام عالم کو بھی سمجھانا اور اس کا سمجھنا بڑا مشکل ہے۔

لہٰذا اس کا سیدھا اور سادہ جواب حوالہ کے ساتھ یوں لکھنا چاہئے کہ اس کی توبہ مشہور ہوئی اس لئے اعلیٰ حضرت نے اس کی تکفیر نہ فرمائی۔ اسی پر زیادہ زور دیا جائے اور آخر میں یہ بھی چند لفظوں میں لکھ دیا جائے کہ علاوہ ازیں اس کے کفریات فقہی ہیں کلامی نہیں۔ اس لئے اعلیٰ حضرت نے احتیاطاً کف لسان فرمایا۔ (۲) فقط والسلام　　　　الامجدی

۶ رجمادی الاخریٰ ۱۹ھ

فائدہ: (۱) حضرت فقیہ ملت قدس سرہ عام طور پہ ربیع الاول کو ربیع النور اور ربیع الآخر کو ربیع الغوث لکھا کرتے تھے اس سے حضرت علیہ الرحمہ کے عشق رسالت اور عقیدت غوثیت مآب کا اندازہ ہوتا ہے اور چونکہ ایک شئی کے چند اسماء ہو سکتے ہیں اس لئے اگرچہ ربیع الاول اور ربیع الآخر دو اسلامی مہینوں کے علم ہیں اور اعلام میں تغیر نہیں ہوتا مگر ربیع النور یا ربیع الغوث علم میں تغیر نہیں بلکہ انہیں دونوں اسلامی مہینوں کے دوسرے نام ہیں جن مہینوں پر ربیع الاول و ربیع الآخر کا اطلاق ہوتا ہے۔

(۲) یہ اعتراض عموماً وہابیہ ودیابنہ اور بعض سطحی نظر رکھنے والے صلح کلی حضرات اٹھایا کرتے ہیں کہ بابائے وہابیہ مولوی اسمٰعیل دہلوی کے متعلق علامہ فضل حق خیرآبادی قدس سرہ نے حکم کفر صادر فرمایا ہے جب کہ امام احمد رضا محدث بریلوی نور اللہ مرقدہ نے اس کے متعلق کف لسان کیا ہے، ایسا کیوں؟ تو اس اعتراض کا شافی جواب یہ ہے کہ اسمٰعیل دہلوی کا کفر علامہ فضل حق خیرآبادی علیہ الرحمہ کے نزدیک ثابت اور متحقق تھا اس لئے انہوں نے اس کے کافر ہونے کا فتویٰ دیا اور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے کف لسان کی وجہ وہ ہے جو یہاں مکتوب میں ہے۔

مکتوب چہارم

بسمه تعالیٰ. و الصلاۃ و السلام علیٰ رسوله الاعلیٰ

عزیز گرامی زید اعزازکم۔ سلام مسنون ودعائے خیر مشحون

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی اعمار امتی مابین الستین الی السبعین (۱) کے مطابق میں موت کی دھائی سے گزر رہا ہوں۔ لہٰذا ہمارے مخلصین میں جن لوگوں سے ہمیں خدمت دین کی زیادہ توقع ہے ہم انہیں سلسلۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ کا خلیفہ و مجاز بنا رہے ہیں۔ (۲) ان میں سے ایک آپ بھی ہیں۔ اس لئے آپ کے نام کا خلافت نامہ ارسال ہے۔

عزیزم مولانا انوار احمد قادری امجدی دہلی گئے ہوئے ہیں واپسی پر میں ان سے دریافت کروں گا کہ آپ کی مارکس شیٹ انہوں نے دساواں پہنچائی یانہیں؟ بہر حال اس سلسلہ میں ہم آپ کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے۔

لب لگا کر ٹکٹ کا صرف ایک گوشہ چپکا دیا کریں زیادہ نہ چپکائیں کہ چھڑانے میں پریشانی ہوتی ہے۔ فقط والسلام

دعا گو: جلال الدین احمد الامجدی

۱۰ ررجب المرجب ۱۹ھ

فائدہ: (۱) میری امت کی عمریں ساٹھ سے ستر سال کے درمیان ہیں (بیہقی شریف جلد سوم ۵۱۸)

(۲) تقسیم خلافت سے متعلق مخلص پیروں کا یہی طریقہ رہا ہے کہ وہ خلافت دینے سے پہلے دیکھتے تھے کہ خلافت لینے والا دین وملت کا کس قدر درد رکھتا ہے اس سے مذہب کی کس قدر خدمت ہوسکتی ہے اگر خدمت دین کی زیادہ امید ہوتی تو کچھ ضروری شرائط کے ساتھ خلافت عطا فرمادیتے مگر دور حاضر میں پیروں کی اکثریت نے اس روش کو چھوڑ دیا اب محض ظاہری رکھ رکھاؤ، ٹھاٹھ باٹھ اور عوامی مقبولیت کے پیش نظر خلافتیں تقسیم ہوتی ہیں اور خلافت دینے والے پیر حضرات یہ بھی دیکھنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے کہ خلافت لینے والا عالم ہے یا جاہل، اس سے دین کی کوئی خدمت ہوسکتی ہے یانہیں، مگر بحمدہ تعالیٰ حضرت فقیہ ملت نور اللہ مرقدہ سلف صالحین کی روش پر گامزن اور دور حاضر کے عام پیروں سے جداگانہ تھے آپ نے صرف انہیں علماء کرام کو اپنی خلافت سے نوازا جن سے آپ کو خدمت دین کی واقعی توقع تھی آپ کے اہم خلفائے کے اسماء حسب ذیل ہیں۔ (۱) مولانا مطیع الرحمٰن فیضی الامجدی اودے پور (۲) مولانا محمد عیسیٰ صاحب رضوی امجدی استاذ دار العلوم، تنویر الاسلام، امرڈوبھا (۳) مفتی محمد نسیم صاحب جامعہ اشرفیہ مبارکپور (۴) قاضی محمد ابراہیم مقبولی شافعی رتنا گیری (۵) مولانا فیاض احمد لاہور پاکستان (۶) مولانا فروغ

احمد اعظمی پرنسپل دار العلوم علیمیہ جمدا شاہی، مفتی محمد اختر حسین قادری استاذ و مفتی دار العلوم علیمیہ، جمدا شاہی، بستی (۷) مولانا محمد کمال اختر صاحب شیخ الادب دار العلوم نور الحق، چرہ محمد پور (۸) مولانا خورشید احمد مصباحی دار العلوم غریب نواز بیدولہ

مکتوب پنجم

بسمہ تعالیٰ. و الصلاۃ و السلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ

عزیز گرامی زید اعزازکم۔ سلام مسنون ودعائے خیر مشحون

محرم الحرام کا جواب بعد اصلاح واپس ہے اور ساتھ ہی صفر و ربیع الاول کے سوالات ارسال ہیں جو استفتاء آپ نے ارسال کیا ہے وہ بہت مبہم ہے۔ شادی بڑھئی سے ہوئی تو وہ کس نے کی؟ باپ دادا یا ان کے غیر کسی ولی نے کی؟ یا عورت نے بالغ ہونے کے بعد خود کی باپ دادا نے حالت نابالغی میں کیا تو ان کا سوء اختیار معلوم تھا یا نہیں؟ اور باپ دادا نے یا خود لڑکی نے بڑھئی سے نکاح کیا تو کیا جھوٹ بول کر اس نے اپنا کفو ہونا ظاہر کیا تھا۔ یا ایسے ہی دھوکا میں کفو سمجھ کر نکاح کر دیا تھا؟ ان میں سے جو صورت ہو سوال میں اس کا ظاہر کرنا ضروری ہے کہ ہر شق کا جواب لکھنے کی یہاں فرصت نہیں۔

پھر سوال میں ہے کہ عورت لاوارث ہے تو بڑھئی کے یہاں سے آ کر محمود کے وہاں جانے سے پہلے پانچ چھ سال وہ کہاں رہی جہاں وہ تھی محمود کے یہاں سے ہٹا کر وہیں اس کو فوراً کیا جائے اور دونوں کو علانیہ توبہ واستغفار کرایا جائے۔ پھر حکم شرع معلوم کرنے کے بعد اس کے مطابق محمود یا کسی سے اس کا نکاح کیا جائے۔ (۱)

آج ایک صاحب مجھے اپنے یہاں میلاد شریف میں زبردستی لے جا رہے ہیں اور کل عرس رضوی میں بریلی شریف شرکت کے لئے جانا ہے ریزرویشن ٹکٹ پہلے سے نکلا ہوا ہے اور میری طبیعت برابر نہیں ہے اس لئے میں آپ کے شبہ کے متعلق کچھ لکھنے سے معذور ہوں۔ اور بریلی شریف سے واپسی میں تاخیر ہوگی کہ لکھنؤ ٹھہر کر مجھے علاج کرانا ہے۔

لہٰذا آپ استفتاء واپس کر دیں کہ فتاویٰ رضویہ جلد ۱۲، ص ۲۱۱ میں ہے جو ہر استفتاء کا جواب دے وہ مجنون ہے۔ پھر مستفتی یا تو کسی دوسری جگہ سے فتویٰ منگالے اور یا تو واضح سوال لکھ کر آپ کے پاس بھیجے تو بہار شریعت اور فتاویٰ رضویہ وغیرہ کی مدد سے آپ ہی اس کا جواب لکھ دیں۔

مولانا حفیظ اللہ وغیرہ کو سلام کہیں طلبہ کو دعائیں۔ فقط والسلام

الامجدی

۲۳ر صفر المظفر ۲۰ھ

فائدہ: (ا) اس مکتوب سے واضح ہے کہ حضرت فقیہ ملت قدس سرہ پہلے استفتاء کو اچھی طرح جانچتے تھے اور پھر سائل کے منشاء و مراد سے پوری واقفیت کے بعد جواب لکھا کرتے تھے آپ علیہ الرحمہ غیر واضح اور گول مول استفتاء کا جواب ہرگز نہیں دیتے اور اپنے تلامذہ کو بھی یہی طریقہ اختیار کرنے کا مشورہ دیتے تھے۔

مکتوب ششم

۷۸۶/۹۲

عزیز گرامی زید اعزازکم۔ سلام مسنون

خدا کرے آپ سب لوگ بخیر و عافیت ہوں۔ ماہ محرم الحرام وصفر المظفر کی اصلاح کے ساتھ ماہ ربیع النور و ربیع الغوث کے سوالات ارسال ہیں اور ساتھ ہی استفتاء کے جوابات بھی روانہ ہیں۔

اسمٰعیل دہلوی وغیرہ سے متعلق چند آیات کی جو آپ نے تخریج کی ہے اسے پڑھ کر بڑی خوشی ہوئی۔ خدائے عزوجل آپ کو اس میں پوری مہارت عطا فرمائے۔ آمین!

عدیم الفرصتی کے سبب اس کی جانچ ہم نے مولانا اشتیاق احمد مصباحی کے سپرد کی تو ان کے نزدیک بعض تخریجیں صحیح نہیں لہٰذا آپ ان کو پھر سے جانچ لیں۔ کتاب کا نام

۷۸۶ ہی رکھئے اور اپنی تخریجات کو بھی ان میں ضرور شامل کیجئے۔

ترتیب جدید کے ساتھ فتاویٰ مصطفویہ طبع ہو گیا ہے (۱) جس کا اصل ہدیہ ۲۷۵ روپیہ ہے مگر رعایت کے ساتھ ۱۷۵ ر یا اس سے کچھ کم میں کتب خانہ امجدیہ سے آپ حاصل کر لیں۔ اس کی پوری عبارت نئے اور پرانے نسخہ کے صفحات کے حوالہ کے ساتھ لکھوا کے روانہ کر رہا ہوں۔ اس کے مطابق اپنا فتویٰ صحیح کر کے رجسٹر میں نقل کریں۔

خدائے عزوجل آپ کے علم و عمل میں روز افزوں ترقی عطا فرمائے۔ آمین! عزیزم مولانا حفیظ اللہ صاحب اور دارالعلوم غریب نواز کے سارے اساتذہ کو السلام علیکم طلبہ کو دعائیں۔

فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۲۹ رربیع النور ۲۱ھ

فائدہ: (۱) فتاویٰ مصطفویہ شہزادۂ اعلیٰ حضرت امام الفقہاء حضرت علامہ شاہ محمد مصطفیٰ رضا خاں قادری نوری بریلوی المعروف بہ مفتی اعظم ہند کے فتاویٰ کا مجموعہ ہے جس کے ساتھ پہلی طباعت میں بڑی بے اعتنائی برتی گئی تھی نہ ٹائٹل جاذب نظر تھا نہ کاغذ اچھا لگایا گیا اور نہ ہی پروف کا خاص لحاظ رکھا گیا تھا اس لئے حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ کی دیرینہ تمنا تھی کہ فتاویٰ مصطفویہ شایان شان طریقہ پر طبع ہو جائے اس کے لئے آپ علیہ الرحمہ نے بڑی کوشش فرمائی بالآخر رضا اکیڈمی بمبئی کے بانی عالی جناب سعید نوری صاحب نے فتاویٰ مصطفویہ دوبارہ چھپانے کی ذمہ داری قبول فرمائی اور اس میں صوری و معنوی حسن پیدا کرنے کی ذمہ داری حضرت فقیہ ملت نور اللہ مرقدہ کے ذمہ رہی چنانچہ آپ علیہ الرحمہ نے اپنی ذمہ داری کا پورا پورا احساس فرمایا اپنے صاحبزادے حضرت مولانا مفتی ابرار احمد امجدی کو اس کی ترتیب جدید اور تخریج کا کام سونپا کتابت کی غلطیاں درست فرمائیں اور پھر یہ سارا کام مکمل ہو جانے کے بعد دونوں جلدوں کو ایک کر کے چھ سو چوالیس صفحات پر مشتمل مکمل فتاویٰ مصطفویہ عمدہ کاغذ پر پرکشش ٹائٹل کے ساتھ رضا اکیڈمی کے زیر اہتمام طبع کرایا اس طرح

فتاویٰ مصطفویہ کی دوبارہ شایان شان طریقہ پر اشاعت بھی گویا حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ کی عملی زندگی کا ایک بڑا کارنامہ ہے۔

مکتوب ہفتم

۹۲/۸۶ء

عزیز گرامی مولانا مفتی خورشید احمد مصباحی زید اعزازکم۔ سلام مسنون۔ خدا کرے آپ سب لوگ بخیر و عافیت ہوں جمادی الاولیٰ و جمادی الآخرہ کے جوابات بعد نظر اصلاح روانہ ہیں ساتھ ہی ماہ رجب المرجب و شعبان المعظم کے سوالات بھی ارسال ہیں۔ قریب قریب سب جوابات آپ کے صحیح رہتے ہیں اس سے بڑی مسرت ہے کہ بڑی حد تک آپ کو تفقہ حاصل ہو چکا ہے۔

اشتہار عید ایک دن پہلے کیوں؟ ایک عدد روانہ ہے امید کہ امسال دارالعلوم غریب نواز کی طرف سے اس کو چھپوا کر ضرور تقسیم کیا جائے گا۔

عزیزم مولانا حفیظ اللہ اشرفی اور دارالعلوم غریب نواز کے دیگر اساتذہ کو سلام، طلبہ کو دعائیں۔ فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۲۶ رجب المرجب ۱۲ھ

مکتوب اول بنام مولانا فخر الدین رضوی (۱)

۹۲/۸۶ء

محبّ محترم جناب مولانا فخر الدین صاحب رضوی زید احترامکم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ثم السلام علیکم

آپ کی مرسلہ رجسٹری دستیاب ہوئی۔ یہ جان کر بڑی مسرت ہوئی کہ راقم الحروف کا

مضمون، عید ایک دن پہلے کیوں؟ انوار الحدیث کے ایک اقتباس کے ساتھ کتابچہ کی شکل میں آپ شائع کرنے جارہے ہیں۔اس کے لئے ہماری طرف سے بخوشی اجازت ہے۔ بلکہ اگر آپ بغیر اجازت بھی چھاپ کر دو ایک نسخے ہمیں ارسال کرتے تو اس صورت میں بھی ہمیں بڑی خوشی ہوتی۔(۲) خدائے عزوجل آپ کے خدمت دین کے جذبے میں روز افزوں ترقی عطا فرمائے اور آپ کی ساری مذہبی خدمات کو قبول فرما کر اجر جزیل و جزائے جلیل سے سرفراز فرمائے۔آمین بحرمۃ النبی الکریم علیہ الصلاۃ والتسلیم

مدرسین واراکین مدرسہ ناصر العلوم کو سلام مسنون طلبہ کو دعائیں۔فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۸ رصفر المظفر ۱۴۲۱ھ

فائدہ:(۱) مولانا فخر الدین رضوی صوبہ اڑیسہ کے رہنے والے ایک باعمل عالم دین اور جذبۂ دینی سے سرشار خادم دین متین ہیں حضرت فقیہ ملت نور اللہ مرقدہ کے عقیدت مندوں میں سے ہیں۔

(۱) یہ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان کا دینی جذبہ ہے چونکہ مذکورہ مضمون فرقہائے باطلہ کی رد میں تھا اس لئے آپ علیہ الرحمہ کی یہ خواہش تھی کہ یہ مضمون زیادہ سے زیادہ تعداد میں چھپ کر ہندوستان کے ہر علاقے میں پہنچ جائے تاکہ لوگ وہابیہ غیر مقلدین سے بچیں اسی لئے آپ اس مضمون کے چھپانے کی اجازت خنداں پیشانی سے دیتے اور اظہار مسرت فرماتے تھے۔

مکتوب دوم

بسمہ تعالیٰ. و الصلاۃ و السلام علی رسولہ الاعلیٰ

محبّ مکرم مولانا فخر الدین صاحب رضوی آسی زید اکرامکم

وعلیکم السلام ورحمتہ وبرکاتہ۔ثم السلام علیکم۔

خدا کرے آپ سب لوگ ہر طرح بخیر وعافیت ہوں۔

۱۵/ربیع الاول ۲۱ھ کو آپ کا بک پوسٹ کتابچہ عید ایک دن پہلے کیوں؟ دو عدد خط اور دعوت نامہ کے ساتھ جلسہ کے پوسٹر میں لپیٹا ہوا موصول ہوا۔

کتاب انوار الحدیث سے کچھ مضامین کے اضافے کے ساتھ کتابچہ عید ایک دن پہلے کیوں؟ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ آپ نے اسے عمدہ طریقہ پر شائع کیا۔ کل ۱۶/ربیع الاول کو ایک بابا صاحب جو خاص شہر گونڈہ میں ایک دار العلوم اعلیٰ پیمانے پر چلا رہے ہیں اس کے اساتذہ کے ساتھ ملاقات کے لئے یہاں تشریف لائے تھے آپ کے شائع کردہ کتابچہ کو بہت پسند کیا ایک عدد اپنے ہمراہ لے گئے کہ ہم بھی اسی طرح اپنے دار العلوم سے شائع کریں گے۔

پوسٹر دیکھ کر اندازہ ہوا کہ آپ اسلام وسنیت اور مسلک اعلیٰ حضرت کی تبلیغ واشاعت کے لئے جلسہ کا شاندار اہتمام کرتے ہیں جس میں بہت سے علمائے کرام مدعو کئے جاتے ہیں۔ آپ نے سال آئندہ کے لئے ہمیں دعوت پیش کی ہے تو انشاء المولیٰ تعالیٰ ہم بھی آپ کے جلسہ میں شریک ہو سکتے ہیں بشرطیکہ دو ڈھائی ماہ پیشتر دعوت نامہ ارسال کریں تا کہ بعد منظوری آپ زادراہ روانہ کریں اور ایک ماہ پہلے ہی آمد ورفت کا ٹکٹ نکال لیا جائے۔ (۱)

دعا ہے کہ خدائے عزوجل آپ کے دینی جذبہ میں روز افزوں ترقی عطا فرمائے اور آپ کے ساری مذہبی خدمات کو قبول فرما کر اجر جزیل وجزائے جلیل سے سرفراز فرمائے۔ آمین!

مدرسہ ناصر العلوم کے جملہ مدرسین وارا کین کو السلام علیکم طلبہ کو دعائیں۔ فقط والسلام

جلال الدین احمد امجدی

۱۷/ربیع النور ۲۱ھ

فائدہ: (۱) حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ مقرر ضرور تھے مگر آپ نے تقریر کو اپنا پیشہ نہیں بنایا تھا اور نہ ہی کبھی کسی پروگرام میں کوئی نذرانہ مقرر فرماتے اگر بلانے والے بطور نذر کچھ پیش کر دیتے تو آپ اسے قبول کر لیتے مگر نہ دینے پر کچھ طلب نہیں کرتے بلکہ چہرے پر ناراضگی کے آثار بھی نظر نہیں آتے چنانچہ موضع بڑھیا ضلع سدھارتھ نگر کے ایک رئیس ملا منیف کی دعوت پر حضرت علیہ الرحمہ نے تقریباً ۱۲/سال تک محرم شریف کا دس روزہ

پروگرام کیا اور ملا مئیف دو دو تین تین سال تک حضرت سے ادھار تقریر کراتے مگر حضرت علیہ الرحمہ کبھی چیں بجبیں نہ ہوتے اور اپنے کسی قول وفعل سے یہ ظاہر نہ ہونے دیتے کہ ادھار تقریر آپ کے لئے بار خاطر ہے۔ مولیٰ تعالیٰ یہی خلوص اہل سنت کے جملہ مقررین کو عطا فرمائے۔ آمین!

مکتوب سوم

بسمہ تعالیٰ. و الصلاۃ و السلام علی رسولہ الاعلیٰ

عزیز گرامی مولانا فخر الدین رضوی زیدا عزازکم۔ سلام مسنون

خدا کرے اپنے جملہ محبین کے ساتھ آپ ہر طرح بخیر و عافیت ہوں۔ پانچ عدد کتابچہ کے ساتھ خط دستیاب ہوا۔ آپ کتاب انوار شریعت اڑیسہ کی زبان میں شائع کرنا چاہتے ہیں اس خبر سے بے انتہا مسرت اور بے پایاں فرحت ہے۔ ہماری طرف سے بخوشی اجازت ہے۔ لیکن اس میں غسل کے فرائض ۲ میں یہ لکھا ہے کہ ناک میں پانی ڈالنا۔ اسے آپ یوں لکھیں ناک میں سخت ہڈی تک پانی چڑھانا۔

اور سجدۂ سہو کے بیان ۸۷ کا آخری جواب جو بہار شریعت کے حوالہ سے لکھا ہوا ہے اس میں کچھ نقص ہے۔ وہ جواب اس طرح پر لکھیں۔ اگر ابھی نیچے کا آدھا بدن سیدھا نہیں ہونے پایا ہے تو بیٹھ جائے اور سجدۂ سہو نہ کرے۔ اور اگر نیچے کا آدھا بدن سیدھا ہو گیا لیکن پیٹھ سیدھی نہیں ہوئی تو اس صورت میں بھی بیٹھ جائے اور آخر میں سجدۂ سہو کرے۔ اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا تو نہ لوٹے اور آخر میں سجدۂ سہو کرے اور اگر لوٹ گیا تو بھی سجدۂ سہو واجب ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد سوم، ص ۶۳۲) خدائے عزوجل آپ کو جلد اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ آپ انوار شریعت کو اڑیسہ کی زبان میں شائع کریں۔ آمین!

آپ نے لکھا ہے کہ اس علاقہ میں علمائے اہل سنت کی اچھی خاصی تعداد موجود ہے لیکن کوئی ہمارا ساتھ دینے کو تیار نہیں۔ تو ایسے لوگ نام کے عالم ہیں جو عزت اور پیسہ کمانے

کے لئے علم دین حاصل کرتے ہیں۔ حقیقت میں عالم دین وہی ہے جو ہر وقت دین کی نشر و اشاعت کی فکر میں رہتا ہے۔ اور وہی نائب رسول ہے کہ رسول ہر وقت دین کی فکر میں رہتا ہے۔ آپ ہمت نہ ہاریں خدائے عزوجل غیب سے آپ کی مدد فرمائے گا۔(۱)

دیوبندی مولوی نے بنام دین کی چند بنیادی باتیں جو کتابچہ شائع کیا ہے اس کا ترجمہ آپ روانہ کریں۔ اگرچہ میں بہت عدیم الفرصت ہوں اور ضعیفی و مستقل بیماری کے سبب کام بہت کم کر پاتا ہوں پھر بھی کسی طرح اس کا جواب دینے کی کوشش کروں گا۔(۲)

آپ کے کتابچہ شائع کرنے پر جو سنی مولوی آپ سے ناراض ہیں۔ یا تو ان کو آپ سے حسد ہے اور یا تو وہ پکے دنیادار ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت نصیب فرمائے۔ اور آپ کے دینی جذبہ میں روزافزوں ترقی بخشے۔ آمین بحرمۃ النبی الکریم علیہ الصلاۃ والتسلیم۔

عزیزم مفتی محمد ابرار احمد امجدی اور افتاء کی تربیت حاصل کرنے والے سارے علماء کی طرف سے آپ اور مخلصین اہل سنت کو السلام علیکم۔ فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۱۶ر ربیع الغوث ۲۱ھ

فائدہ: (۱) حضرت فقیہ ملت قدس سرہ چونکہ خود بھی دین کے سچے خادم اور صحیح معنی میں نائب رسول تھے اس لئے آپ علیہ الرحمہ ہر عالم دین کے اندر عمل اور دین کی تڑپ دیکھنا چاہتے تھے ایسے علماء کی آپ کے یہاں کوئی حیثیت نہیں تھی جو اپنے علم کے مطابق عمل نہ کرتے ہوں یا جذبۂ دینی سے خالی ہوں اسی لئے آپ علیہ الرحمہ اپنے شاگردوں کو عمل کی سخت تاکید فرماتے اور اکثر فرمایا کرتے کہ محض نام کا عالم بن کر جبہ و دستار نہ لو بلکہ کام کے عالم بنو کہ کام ہی عالم کو معزز بناتا ہے۔

(۲) مکتوب کے اس پیرا سے بھی حضرت نوراللہ مرقدہ کے دینی جذبہ کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ڈھیروں ساری ذمہ داریاں ہیں اور متعدد بیماریوں کے شکار ہیں جس پر ضعف پیری مستزاد ہے مگر اس حال میں بھی احقاق حق اور ابطال باطل کے جذبہ پر اوس نہیں پڑنے دیتے۔

مکتوب چہارم

محبّ محترم مولانا ایم فخر الدین رضوی زید احترامکم
سلام مسنون۔ خدا کرے آپ ہر طرح بخیر و عافیت ہوں۔
وہابی مولوی کی اُڑیا زبان میں لکھی ہوئی کتاب دین کی چند بنیادی باتوں میں جتنی تحریر اہل سنت کے خلاف تھی اس کا جواب لکھ کر ہم نے بذریعہ رجسٹری زیادہ روز ہوئے آپ کو روانہ کیا مگر ابھی تک ہم اس کی وصولیابی سے مطلع نہیں ہوئے کیا بات ہے تحریر کریں۔
خدائے عزوجل آپ کے دینی جذبہ میں روز افزوں ترقی بخشے اور آپ کی ساری مذہبی خدمات کو قبول فرما کر اجر جزیل سے سرفراز فرمائے۔ آمین!
بریلی شریف عرس رضوی میں شریک ہوں تو ۲۵ رصفر کو کتب خانہ امجدیہ سے پتہ معلوم کر کے ہم سے ملاقات کر سکتے ہیں ادارہ کے جملہ اراکین و مدرسین کو السلام علیکم۔ طلبہ کو دعائیں۔

فقط والسلام
جلال الدین احمد الامجدی
۱۶ رصفر المظفر ۲۲ھ

مکتوب اول بنام مولانا انیس عالم سیوانی (۱)

باسمہ تبارک و تعالیٰ
محب محترم مولانا انیس عالم سیوانی زیدت محاسنکم
وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ثم السلام علیکم۔ عوافی طرفین مطلوب
آپ کا خط دستیاب ہوا یہ پڑھ کر بے انتہا مسرت ہوئی کہ آپ بخیر و عافیت اس مقدس سرزمین پر پہنچ گئے کہ حضور سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی اور حضور سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہما جہاں آرام فرما ہیں اور اپنے فیوض و برکات سے ساری دنیا کو مستفید فرما رہے ہیں۔

ان کی بارگاہوں میں اب حاضری ہوتو ہماری طرف سے بھی سلام عرض کریں اور دعا کریں کہ خدائے عزوجل ہماری ساری دینی خدمات کو قبول فرمائے اور ہماری اولاد کو بھی صبح قیامت تک خلوص کے ساتھ دین کی خدمت کرنے کی توفیق رفیق بخشے۔ (۲)

دارالعلوم امجدیہ میں رہ کر افتاء کی تربیت حاصل کرنے والوں کے ساتھ اسی سال خط و کتابت کے ذریعہ مفتی کا کورس مکمل کرنے والوں کی بھی دستار بندی کا جلسہ ۵؍صفر المظفر ۲۲ھ یعنی ۲۹؍اپریل ۲۰۰۱ء بروز یکشنبہ ہونے جا رہا ہے جو ہندوستان کی تاریخ کا اس لحاظ سے پہلا جلسہ ہوگا کہ اس میں اٹھارہ مفتیوں کی دستار بندی ہوگی۔ اس اجلاس کے بحسن و خوبی انجام پانے کے لئے بھی ان بزرگوں کی بارگاہوں میں دعا کریں۔

آپ تو بہت اعلیٰ مقام پر پہنچ گئے لیکن لکھنؤ سے آپ کے چلے جانے کے بعد وہاں کی اصلی سنیت یتیم ہوگئی اور قاری محمد صابر صاحب کا داہنا بازو ٹوٹ گیا۔ بس دعا ہے کہ خدائے عزوجل بغداد مقدس میں آپ کو بہت جلد کامیابی سے ہمکنار فرمائے اور واپس ہوکر آپ پھر لکھنؤ کو اسلام و سنیت اور مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج و اشاعت کا میدان بنائیں۔ آمین!

حضرت امام اعظم کی جامع مسجد کے امام صاحب کو جب ہماری کتاب تعظیم نبی عربی ملی تو انہوں نے ہمیں بڑا حوصلہ افزاء خط تحریر فرمایا تھا ان کی خدمت میں ہماری طرف سے سلام عرض کریں۔ (۳) فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۲۶؍ذوالقعدہ ۲۱ھ ۲۱ فروری ۲۰۰۱ء

فائدہ: (۱) مولانا انیس عالم سیوانی ہندوستان کے صوبہ بہار، ضلع سیوان کے رہنے والے ایک متحرک عالم دین ہیں مروجہ تعلیم موصوف نے ہندوستان میں حاصل کی اور پھر اعلیٰ تعلیم کے لئے صدام یونیورسٹی بغداد پہنچے مگر حالات کی ناسازگاری کے سبب وہاں زیادہ دنوں

تک قیام نہ رہ سکا اور مطلوبہ کورس کی تکمیل کئے بغیر مولانا موصوف ہندوستان واپس آ گئے اور یہاں آ کر لکھنؤ کو اپنی سرگرمیوں کا مرکز بنا کر بیٹھ گئے فی الحال جامعۃ القراء لکھنؤ میں تدریسی خدمت انجام دینے میں مصروف ہیں۔ حضرت فقیہ ملت قدس سرہ سے گہرے روابط تھے جس کا اندازہ مولانا کے نام لکھے گئے فقیہ ملت علیہ الرحمہ کے مکتوبات سے ہوتا ہے۔

(۲) یہاں سے حضرت علیہ الرحمہ کے دینی جذبہ کا اندازہ ہوتا ہے کہ خود تو پوری زندگی خدمت دین میں لگے رہے اور اپنے بعد اپنی اولاد سے بھی اسی کی امید رکھتے تھے دور حاضر میں جب کہ علماء کے اندر زراندوزی وحرص دنیوی کی وباء عام ہے خلوص کے ساتھ خدمت دین کی تمنا حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ کی ایک خوبی تھی۔

(۳) مکتوب کے اس آخری پیراگراف میں امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ سے حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ کی والہانہ محبت کا اندازہ لگتا ہے کہ جو لوگ امام اہل سنت کے عقیدت مند تھے وہ بھی آپ علیہ الرحمہ کے نزدیک قابل احترام ہوتے اور حقیقی محبت کی پہچان بھی یہی ہے کہ محبوب کا محبوب بھی محبوب ہو جاتا ہے۔

مکتوب دوم

باسمہ تبارک وتعالیٰ

سلام مسنون۔ خدا کرے آپ ہر طرح بخیر وعافیت ہوں

آپ کا خط دستیاب ہوا خوشی ہوئی۔ بحمدہ تعالیٰ جشن دستار مفتیان اسلام بہت کامیاب رہا حضرت امین ملت قبلہ سجادہ نشین آستانۂ عالیہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ کی تشریف آوری سے اس کی رونق بہت بڑھ گئی انہوں نے بڑی زوردار تقریر فرمائی اور یہاں کے حسن انتظام سے وہ بہت خوش رہے۔ ہندوستان کی تاریخ کا یہ پہلا اجلاس رہا کہ جس میں سترہ مفتیوں کی دستار بندی ہوئی۔ مرکز میں رہ کر افتاء کی تربیت حاصل کرنے والے ایک عالم کسی وجہ سے شریک جشن نہیں ہو سکے اس لئے اٹھارہ کی بجائے سترہ ہی کی دستار ہوئی۔

شیخ الادب حضرت علامہ محمد شمس الہدیٰ صاحب مصباحی استاذ جامعہ اشرفیہ مبارکپور نے اپنے تاثرات ظاہر کرتے ہوئے جشن کے اجلاس میں کہا کہ دار العلوم امجدیہ اوجھاگنج جیسا ہندوستان میں کوئی مفتی ساز ادارہ نہیں اور ہم نے عرب ممالک کا دورہ کیا ہے وہاں بھی کوئی ایسا ادارہ نہیں۔

بغداد مقدس کے اولیاء کرام بالخصوص حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی اور حضور سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہما کے آستانۂ مبارکہ پر جب بھی حاضری ہو تو میری دینی خدمات کے قبول ہونے، اپنے خاندان میں اسلام وسنیت اور مسلک اعلیٰ حضرت کی نشر واشاعت کی داغ بیل جو ہم نے ڈالی ہے ہماری اولاد میں یہ سلسلہ جاری رہنے کی ضرور دعا کریں۔(۱)

فارسی ترکیب کے لحاظ سے غوث اعظم اور عربی ترکیب سے الغوث الاعظم لکھنا چاہئے جو لوگ بے توجہی میں غوث الاعظم مضاف مضاف الیہ کی ترکیب کے ساتھ لکھتے ہیں وہ صحیح نہیں کہ اس لفظ میں موصوف وصفت ہی کی ترکیب صحیح ہے۔

عصر حنفی اور عصر شافعی یعنی مثل واحد اور مثل اثنین کے درمیان جو فرق ہے وہ موسم کے لحاظ سے کم وبیش ہوتا رہتا ہے۔لہٰذا آپ کے لئے آسان صورت یہ ہے کہ آپ ہمیشہ عصر کی نماز غروب آفتاب سے تقریباً ایک گھنٹہ قبل پڑھ لیا کریں۔اور جب وہاں کے کسی امام کی داڑھی شریعت کے مطابق نہیں تو پنج وقتی نماز تنہا پڑھ لیا کریں۔اگر کسی نماز میں ان کی اقتداء مجبوراً کرنی پڑے تو اس نماز کا اعادہ کرلیں۔اور جمعہ وعیدین کی نماز بدرجۂ مجبوری ان میں سے کسی ایک کے پیچھے پڑھ لیں کہ وہ تنہا پڑھنے سے نہیں ہوگی اور اس صورت میں جمعہ کی بجائے ظہر پڑھنے سے آدمی گنہگار ہوگا ایسا ہی فتاویٰ رضویہ میں ہے۔(۲)

خدائے عزوجل حضور سیدنا غوث اعظم وحضور سیدنا امام اعظم اور بغداد شریف کے دیگر بزرگان دین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے فیوض وبرکات سے آپ کو بیش از بیش مستفید فرمائے اور آپ کو اپنے مقصد میں پورے طور پہ کامیابی بخشے۔آمین خدا کرے مولانا سید مظفر شاہ کے والد محترم مکمل طور پہ شفایاب ہو چکے ہوں اگر وہ پاکستان سے واپس

آ گئے ہوں تو انہیں سلام کہیں۔ فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۲۳؍صفر المظفر ۲۲ھ

فائدہ :(۱) حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ کی یہ تمنا پوری ہوئی اور آج آپ کی اولاد آپ ہی کے قائم کردہ خطوط پر خدمت دین میں مصروف ومنہمک ہے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا حافظ اعجاز احمد نوری کانپور میں ایک معیاری ادارہ مدرسہ عربیہ احسن المدارس قدیم کے ذمہ دار مدرس اور مفتی ہیں اور دوسرے صاحبزادے مولانا انوار احمد قادری کتب خانہ امجدیہ کے ذریعہ اسلام وسنیت اور مسلک اعلیٰ حضرت کی اشاعت میں لگے ہیں جب کہ تیسرے صاحبزادے مولانا ابرار احمد امجدی مرکز تربیت افتاء دار العلوم امجدیہ کے اہتمام کی ذمہ داری سنبھالے ہوئے ہیں اور چوتھے صاحبزادے مولانا ازہار احمد مصباحی امجدی جامعہ اشرفیہ مبارکپور سے ۲۰۰۵ء میں فارغ التحصیل ہوئے پھر وہیں فقیہ اسلام حضرت علامہ مفتی محمد نظام الدین صاحب قبلہ رضوی کی خدمت میں رہ کر دو سال تک فتویٰ نویسی کی مشق کی اور ۲۰۰۷ء/۱۴۲۸ھ میں عرس عزیزی کے موقع پر افتا کے جبہ ودستار سے نوازے گئے۔

(۲) جلد سوم ص ۲۷۳

مکتوب سوم

باسمہ تبارک وتعالیٰ

محب محترم مولانا انیس عالم سیوانی زید احترامکم

وعلیکم السلام ورحمتہ وبرکاتہ ثم السلام علیکم۔ خدا کرے آپ ہر طرح بخیر وعافیت ہوں۔ ۱۳؍ربیع الاول شریف کا مکتوب دستیاب ہوا۔ کئی بار شہر بستی سے ایروگرام نہ ملنے اور عدیم الفرصتی بالخصوص کئی بیماریوں کے سبب جواب میں غیر معمولی تاخیر ہوئی ذیابطیس اور عرق النساء کے ساتھ ہم بلڈ پریشر میں بھی گرفتار ہو گئے دو روز قبل ہم بغرض علاج لکھنؤ گئے تھے

ڈاکٹر نے کچھ دواؤں کا اضافہ کیا ہے مگر پریشانی یہ ہے کہ انگریزی دواؤں کے کھانے سے سر میں ایک طرح بوجھ رہتا ہے جس کے سبب میں کوئی خاص کام نہیں کر پا رہا ہوں۔

آپ حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی اور حضور سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی بارگاہوں میں ہماری صحت کے لئے دعا کریں بالخصوص یہ کہ جب تک ہم زندہ رہیں کچھ دین کی خدمت کرتے رہیں۔

لکھنؤ کے سفر میں قاری محمد صابر صاحب نے ملاقات کی اور بتایا کہ دیوبندیوں نے مسجد کو دومنزلہ کر دیا ہے اور بہت خوبصورت بنایا ہے ہائی کورٹ میں مقدمہ چل رہا ہے انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد ہمارا پھر اس پر قبضہ ہو جائے گا۔

قاری صاحب عرفان میاں کے ذریعہ فرنگی محل میں جامعہ بحر العلوم کے پھر جاری کرانے کی کوشش میں ہیں انہوں نے کہا انشاء اللہ ہم بہت جلد اس میں کامیاب ہو جائیں گے۔(۱)

باہر ملکوں میں مذہبی آزادی اور عریانیت بہت زیادہ پائی جاتی ہے اسی وجہ سے حضرت علامہ ارشد القادری صاحب قبلہ نے جب عزیزم مولانا ابرار احمد کو لیبیا بھیجنا چاہا تو میں نے انکار کر دیا اس لئے کہ انسان جب اس مقام پر نہیں جاتا کہ جہاں اس کے جان و مال کا کچھ خطرہ ہو تو جہاں مذہب اور تہذیب کا خطرہ ہو میرے نزدیک وہاں جانے سے بدرجۂ اولیٰ بچنا چاہئے۔(۲)

آپ وہاں کسی طرح پہنچ گئے ہیں تو بس خدائے تعالیٰ سے یہی دعا ہے کہ وہ آپ کو وہاں کے برے ماحول کے اثر سے محفوظ رکھے۔ مولانا اختر حسین قادری لکھنؤ کے سفر میں ہمراہ تھے وہ آپ کے خط کی وصولیابی کا ذکر کر رہے تھے۔

خدائے عزوجل اپنے مقاصد میں آپ کو پورے طور پر کامیابی عطا فرمائے اور پھر زندگی بھر خلوص کے ساتھ دین متین کی بیش از بیش خدمت کی توفیق بخشے۔ آمین بحرمۃ النبی

الکریم علیہ الصلاۃ والتسلیم۔

آپ کے خصوصی احباب کو سلام مسنون۔ فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۲۹؍ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۲ھ

فائدہ: (۱) فرنگی محل لکھنؤ میں ایک مردم خیز محلّہ ہے جہاں کے علماء تیرھویں صدی ہجری تک اسلامی عقائد ونظریات کے علم بردار رہے اور انہیں برصغیر ہند و پاک میں بڑی مقبولیت و پذیرائی حاصل رہی تیرھویں صدی ہجری کے مجدد۔ بحر العلوم حضرت علامہ عبد العلی فرنگی محلی قدس سرہ لکھنؤ کے اسی خطہ کی پیداوار تھے جن کی آفاقی فکر کا غلغلہ عجم سے عرب تک آج بھی سنا جارہا ہے۔

اسی فرنگی محل میں علامہ مرحوم کی جانب منسوب ایک بڑا دینی ادارہ بنام جامعہ بحر العلوم قائم تھا جس کی دہلیز سے نہ جانے کتنے جید علماء پیدا ہوئے اور افکار صحیحہ کی نشر و اشاعت میں اپنی اپنی زندگی صرف کردی دور حاضر میں ہند و پاک میں جو نصاب تعلیم بنام درس نظامیہ رائج ہے اس کو جامعہ بحر العلوم ہی کے ایک مدرس مولانا نظام الدین سہالوی مرحوم نے اسی ادارہ میں بیٹھ کر مرتب کیا تھا جس کی عمارت کا مرمت طلب ڈھانچہ آج بھی موجود ہے۔ جس میں تعلیم کا سلسلہ نہ معلوم کب اور کیوں بند کردیا گیا۔

مذکورہ تفصیلات فرنگی محل کے موجودہ عالم دین اور صاحب سجادہ جناب فاخر میاں نے ایک اتفاقیہ ملاقات کے دوران فقیر راقم کو بتایا جو بقول خود اپنے اسلاف کی روش پر گامزن ہیں مگر موصوف کے نزدیک سنی، دیوبندی، وہابی وغیرہ کے درمیان کوئی فرق نہیں اور جن کے صاحبزادے ندوۃ العلماء کے مدرس ہیں مولیٰ تعالیٰ موصوف کو ہدایت عطا فرمائے۔ آمین!

(۲) یہ حضرت علیہ الرحمہ کی دین داری اور مذہب سے زبردست لگاؤ کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔ ایسے افراد دنیا میں کم پائے جاتے ہیں۔

مکتوب اول بنام مولانا مطیع الرحمٰن امجدی صاحب (۱)

العزیز السعید زیدت سعادتکم ۔ وعلیکم السلام ورحمتہ وبرکاتہ ثم السلام علیکم

خیریت طرفین مطلوب ۔ ۱۵ ؍جمادی الاخریٰ کو انوار الحدیث ہندی ۵؍عدد اور انوار شریعت ہندی ۱۰؍عدد ارسال کردی گئیں اس کے بعد آپ کا لفافہ موصول ہوا جس میں آپ نے معرفۃ التجوید یا مصباح التجوید بھیجنے کو لکھا ہے ۔ اگر آپ کتب خانہ نوریہ براؤں شریف کو خط لکھیں کتابوں کے لئے تو اسی میں اس کتاب کو بھی تحریر کردیں شاید وہ فراہم کردیں ۔

نورانی تعلیم انشاء المولیٰ تعالیٰ شعبان کے آخری عشرہ میں طبع ہوگی ۔ اس کے بعد آپ ہم سے منگا سکیں گے ۔ انوار شریعت ہندی کے بچے ہوئے صفحات بستی میں رکھے ہیں ہم نے نوٹ کرلیا ہے ۔ بشرط یاد لے آؤں گا پھر کتابوں کے ہمراہ بھیج دوں گا ۔

بچہ کا محمد سعید اختر نام اچھا ہے ۔ خدائے عزوجل اسے عمر طویل عطا فرمائے ، ہمیشہ صحت وسلامتی کے ساتھ رکھے اور دین متین کا سچا خادم بنائے ۔ آمین !

ادب یہی ہے کہ کلمات الٰہیہ اور نظم قرآن کے بارے میں ''لفظ'' نہ بولا جائے اور نہ لکھا جائے'' منار'' میں قرآن مجید کی تعریف کرتے ہوئے لکھا "ھو للنظم و المعنی جمیعاً" اس پر نورالانوار میں فرمایا "انما اطلق النظم مکان اللفظ رعایة للادب لان النظم فی اللغة جمع اللؤلؤ فی السلک و اللفظ ھو الرمی."

حقیقت میں نائب رسول وہی ہے جو باطل کو مٹائے اور حق کا جھنڈا بلند کرے آپ جو کچھ کر رہے ہیں وہ ایک طرح کا جہاد ہے ۔ خدائے عزوجل آپ کا یہ جذبہ ہمیشہ قائم رکھے ۔ آمین ! مخلصین کو سلام کہیں ۔ فقط والسلام

دعا گو: الامجدی

۲۷ ؍جمادی الاخریٰ ۱۰ھ

نوٹ : جمادی موصوف ہے لہذا اس کی صفت مذکر لفظ ثانی نہیں آسکتی ۔ ثانیہ لانا

جائز ہے اور اخریٰ فصیح ہے۔(۲)

فائدہ:(۱) مولانا مطیع الرحمٰن امجدی امبیڈکر نگر یوپی کے رہنے والے ہیں درس نظامی کی مروجہ تعلیم کا زیادہ حصہ دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف میں حاصل کر کے وہیں سے سند فراغت حاصل کیا۔ واضح رہے کہ دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف (جس کے بانی شعیب الاولیاء حضرت صوفی محمد یار علی شاہ علیہ الرحمۃ والرضوان تھے) جو تعلیم و تربیت کے میدان میں اپنی ایک الگ شناخت رکھتا ہے جہاں سے درجنوں کی تعداد میں درس و تدریس اور تقریر و تحریر کا ملکہ رکھنے والے ذی استعداد علماء پیدا ہوئے اور دین و مذہب کے اعلیٰ مناصب پر فائز ہوئے۔

مولانا مطیع الرحمٰن امجدی اسی دارالعلوم کے ایک قابل فخر اور باصلاحیت فرزند ہیں جو فراغت کے بعد سے تاہنوز راجستھان کے ایک خوشحال شہر اودے پور میں منصب امامت پر فائز ہو کر مسلک وملت کی خدمت میں مصروف ہیں ۲۲؍سال کا عرصہ گزرا مگر آپ ہیں کہ یک در گیر محکم گیر، کے اصول پر قائم ہیں جو آپ کے استقلال کی واضح دلیل ہے۔

مولانا موصوف ان خوش نصیب افراد میں سے ایک ہیں جن سے حضور فقیہ ملت علیہ الرحمہ کو مستقبل میں ممتاز دینی خدمات کی توقع تھی اسی لئے جب حضرت علیہ الرحمہ نے اپنی خلافت تقسیم کرنے کا ارادہ فرمایا تو سب سے پہلی خلافت مولانا موصوف کو عطا فرمائی گویا مولانا کو حضرت اقدس سے عظیم نسبتیں حاصل ہیں اولاً تلمیذ خاص اور ثانیاً خلیفۂ اول ہونے کا، ثالثاً بیعت وارادت کا۔ فللّٰہ الحمد!

(۲) اس قسم کی غلطیوں پر آپ خصوصی نگاہ رکھتے تھے اور عموماً اپنے تلامذہ و دیگر حضرات کو اس غلطی سے آگاہ فرماتے تھے چونکہ جمادی الثانی اور ربیع الثانی وغیرہ لکھنے کا عام رواج چل پڑا ہے جس کی وجہ سے عموماً عام علماء اور طلبہ بھی ان کلمات کی نحوی ترکیب پر غور نہیں کرتے اور مروجہ رسم کے مطابق جمادی الثانی اور ربیع الثانی ہی لکھدیتے ہیں۔ حضرت علیہ الرحمہ جمادی الثانی کی بجائے جمادی الاخریٰ یا جمادی الآخرہ لکھنے اور لکھوانے پر زور

دیتے تھے اور وجہ یہی بتاتے تھے جو اس مکتوب میں ہے اسی طرح ربیع الثانی کی بجائے ربیع الآخر لکھتے اور لکھواتے تھے اور وجہ یہ بیان فرماتے کہ ثانی کے لئے ثالث اور ثالث کے لئے رابع لازم ہے اور یہاں ثالث ورابع کا امکان نہیں لہذا ربیع الآخر ہی درست ہے اور اخریٰ یا آخرۃ اس لئے درست نہیں کہ ربیع مذکر ہے تو اس کی صفت بھی مذکر یعنی آخر آئے گا۔

مکتوب دوم

محبی ومخلصی زید اخلاصکم۔ سلام مسنون

خدا کرے آپ سب لوگ بخیر و عافیت ہوں۔ آپ کا جوابی لفافہ دستیاب ہوا۔ کتابوں سے متعلق ہم نے مولانا انوار احمد امجدی سے ذکر کیا تو انہوں نے بتایا کتابیں روانہ کردی گئی ہیں، کتب خانوں سے دین کی زبردست اشاعت ہوتی ہے۔ اگرچہ لوگ مخالفت کریں مگر اس کام کو آپ برابر جاری رکھیں۔ سنیوں کا یہ عام مزاج ہے کہ نہ کرتے ہیں اور نہ کرنے دیتے ہیں۔ خدائے تعالیٰ ان کی اصلاح فرمائے۔ آمین!(۱)

اِدے پور میں آپ کی آمدنی تقریباً تین ہزار ماہانہ ہوجاتی ہے اس علاقہ میں اتنی آمدنی کی جگہ آپ کو ملنا مشکل ہے۔ بہرحال اچھی جگہ کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔

شبینہ کہ ایک یا چند حافظ مل کر کرتے ہیں مکروہ ہے اکابر نے ایک ایک رات میں برسوں ختم فرمایا ہے مگر وہ خاص اپنے لئے نہ کہ جماعت میں کہ جس میں ہر قسم کے لوگ ہوں۔ (فتاویٰ رضویہ ۲۸۲ جلد چہارم)

نفل نماز باجماعت جائز ہے مگر امام کے سوا چار یا زائد ہوں تو کراہت ہے ورنہ نہیں ولہذا درر وغرر پھر درمختار میں فرمایا "**یکرہ ذلک لو علی سبیل التداعی بان یقتدی اربعۃ واحدا**" پھر اظہر یہ کہ یہ کراہت صرف تنزیہی ہے یعنی خلاف اولیٰ۔ (فتاویٰ رضویہ چہارم ۴۶۴)

خلاصہ یہ کہ شبینہ پڑھنا جائز ہے بشرطیکہ قرآن صحیح پڑھا جائے البتہ فاسق کے پیچھے اگر نفل نماز بھی پڑھی گئی تو اس کا اعادہ واجب ہوگا۔ اور فساق کو امام بنانا گناہ ہے خواہ وہ حافظ ہوں یا

غیر حافظ۔ فتاویٰ وغنیہ میں ہے "لو قدموا فاسقا یاثمون." اور تبیین الحقائق امام زیلعی میں ہے: "لان فی تقدیمه تعظیمه و قد وجب علیهم اهانته شرعاً"

ڈاکٹر اقبال کی توبہ مشہور ہے اسی لئے مولانا بدرالدین احمد قدس سرہ نے جو سوانح اعلیٰ حضرت میں اسے کافر و مرتد لکھا تھا اپنی زندگی کے آخری ایڈیشن میں اسے نکال دیا۔

(۳) دعوت قبول کرنے کے بعد انکار کرنے پر داعی کو جو تکلیف ہوئی اور اس نے یہ کہہ دیا کہ خدا ایسے فتنہ انگیز کو کیا بخشے گا۔ اس میں کوئی خاص خرابی نہیں زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ اس کو ایسا جملہ کہنا مناسب نہیں تھا۔

کتاب تعظیم نبی بہت مقبول ہوئی ابھی حال میں لاہور والوں نے اسے عربی میں بھی شائع کر دیا جو زیادہ تر عرب ممالک میں مفت تقسیم ہوگی۔

دارالعلوم امجدیہ کے تعلیمی افتتاح کا جلسہ انشاء المولیٰ مارچ میں ہوگا جس میں قاضی شرع ضلع بستی کا انتخاب بھی ہوگا (۲) سید صاحب اور دیگر مریدین و معتقدین کو سلام کہیں۔

یہ خط میں نے غیر اطمینانی حالت میں لکھا ہے۔ فقط والسلام دعا گو: الامجدی

۲۳ر شعبان ۱۶ھ

فائدہ: (۱) حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ عام سنیوں بلکہ بعض خواص کی اس قبیح حرکت سے بہت نالاں تھے کہ عموماً یہ لوگ مذہب وملت کا کوئی بڑا کام یا کوئی رفاہی کارنامہ انجام دینے کی بطور خود کوشش نہیں کرتے اور اگر کوئی کسی کام کے لئے کمر ہمت کستا بھی ہے تو اس کے کام میں ہر ممکن رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں مگر آپ علیہ الرحمہ ایسے لوگوں کی کوئی پرواہ نہیں کرتے تھے اور اپنے متوسلین کو بھی ایسے لوگوں کو خاطر میں نہ لانے کا مشورہ دیتے تھے۔

(۲) دارالعلوم امجدیہ کے پہلے افتتاحی جلسہ میں حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ کو رئیس القلم حضرت علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ محدث کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری مدظلہ العالی خطیب البراہین حضرت صوفی محمد نظام الدین رضوی صاحب اور دوسرے

اکابرین علماء اہل سنت نے بالاتفاق قاضی شرع ضلع بستی وسدھارتھ نگر منتخب کیا اور آپ علیہ الرحمہ نے بحیثیت قاضی شرع مسلمانوں کے بہت سارے مسائل حل فرمائے اور ان کی الجھی ہوئی گتھیاں سلجھائیں آپ تاحین حیات اس عہدہ پر قائم رہے مگر آپ کے وصال پرملال کے بعد تاہنوز کوئی دوسرا آپ کا قائم مقام قاضی شرع نہ بن سکا، مولیٰ تعالیٰ جلد از جلد اہل بستی کو آپ کا کوئی واقعی بدل عطائے فرمائے۔ آمین!

مکتوب سوم

عزیز گرامی مولانا مطیع الرحمٰن الامجدی زید اعزازکم

وعلیکم السلام ورحمتہ وبرکاتہ۔ ثم السلام علیکم۔

خدا کرے اپنے جملہ متعلقین کے ساتھ آپ ہر طرح بخیر وعافیت ہوں۔ ۱۰ر جمادی الاخرہ ۲۰ھ کا لکھا ہوا آپ کا دستی خط ۳۰ر شعبان ۲۰ھ کی شام کو مجھے دستیاب ہوا۔ یہ جان کر خوشی ہوئی کہ وہابیوں کے قائم کردہ مقدمہ میں سنی گروپ باعزت بری ہوگیا۔ اور آپ کے خلاف وارنٹ گرفتاری نکلوانے میں بھی وہ کامیاب نہیں ہوسکے خدائے تعالیٰ وہابیوں کو ہمیشہ ایسے ہی ذلیل کرے اور سنیوں کو ان کے مقابلہ میں ہر جگہ کامیابیوں سے سرفراز فرمائے۔ آمین!

اپنے اوپر سے رفع ظلم کے لئے خلاف واقعہ بات کہنا اور لکھنا جائز ہے فتاویٰ رضویہ جلد سوم ۱۹۳ پر درمختار سے ہے "الکذب مباح لاحیاء حقه و دفع الظلم عن نفسه" لہٰذا دستخط نہ کرنے کی صورت میں اگر آپ کو جیل جانا پڑتا تو دفع ظلم کے لئے خلاف واقعہ کاغذ پر دستخط کرنے سے آپ پر شرعاً کوئی گرفت نہیں۔ اور جن دنوں میں آپ حاضر تھے مگر چھٹی لکھی گئی تو ان دنوں کی تنخواہ لینا بھی جائز کہ آپ نے اپنے کام کی اجرت لی۔

خدائے عزوجل آپ کے علم وعمل میں روز افزوں ترقی عطا فرمائے۔ وہابیوں کے شر سے محفوظ رکھے اور ہر طرح اسلام وسنیت اور مسلک اعلیٰ حضرت کی نشر واشاعت کی توفیق

رفیق بخشے اور آپ کی ساری مذہبی خدمت کوقبول فرما کر اجر جزیل سے سرفراز فرمائے۔
آمین بحرمۃ النبی الکریم علیہ الصلاۃ والتسلیم۔

جملہ مریدین ومعتقدین اور دیگر مخلصین اہل سنت کو السلام علیکم۔اور آپ کے بچوں کو دعائیں۔فدیہ کے لئے جو آپ نے روپیہ بھیجا تھا تو حیلۂ شرعی سے چھ لاکھ کا فدیہ نکال دیا گیا ہے۔

دارالعلوم امجدیہ کا تعاون حاصل کرنے کے لئے ہر سال ماہ رمضان میں میں بھی بمبئی چلا جایا کرتا تھا جس کے سبب اچھی رقم حاصل ہو جایا کرتی تھی لیکن اب میں اپنی ضعیف العمری اور مستقل بیماری کے سب اس سے معذور ہوں بڑی فکر ہے کہ درالعلوم امجدیہ سال آئندہ اپنے تمام شعبوں کے ساتھ کیسے چلے گا خدائے عزوجل غیب سے اس کے لئے سامان مہیا فرمائے۔آمین!(۲) فقط والسلام

دعا گو: جلال الدین احمد الامجدی

۳ر رمضان المبارک ۲۰ھ

فائدہ :(۱) حضرت اقدس خود اپنی پوری زندگی احقاق حق وابطال باطل میں مصروف رہے جیسا کہ آپ کی تصنیفات میں تعظیم نبی، بدمذہبوں سے رشتے، غیر مقلدوں کے فریب اور باغ فدک اور حدیث قرطاس آپ کے جہاد بالقلم پر واضح دلیل ہیں اسی طرح آپ اپنے تلامذہ کو بھی فرقہائے باطلہ سے برسر پیکار رہنے کی تعلیم دیتے تھے اور ان کی کامیابیوں کے لئے دعائیں بھی فرمایا کرتے تھے۔

(۲) حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ اگر چہ مارہرہ مطہرہ جیسی بڑی خانقاہ سے خلافت یافتہ اور علوم ظاہر وباطن کے سنگم تھے مگر آپ نے پیری مریدی کو ذریعۂ معاش نہیں بنایا بلکہ درس وتدریس اور تصنیف وتالیف کو پیری مریدی پر ترجیح دی اس لئے آپ کے خلفاء و مریدین کی تعداد بہت کم ہے علاوہ ازیں آپ شعلہ بیان مقرر بھی نہیں تھے محض سادہ انداز میں وعظ فرمایا کرتے تھے جبکہ دور حاضر میں قوم مسلم کا حال یہ ہے کہ چندہ وغیرہ کے سلسلہ

میں صرف پیروں اور مقرروں کو ہی سچا تصور کرتی ہے اور بڑھ چڑھ کر ان کا تعاون کرتی ہے اگر کوئی غیر پیر یا غیر مقرر بغرض چندہ حاضر ہو تو ہزار گفت وشنید کے بعد بھی سیٹھ صاحب کا دل نرم نہیں ہوتا اور اگر طوعاً کرہاً کچھ نکلا بھی تو بس محض کھاتا کھولنے کے لئے دس پانچ کی رسید کٹوادی۔ یہ ہے قوم کا حال اسی لئے حضرت علیہ الرحمہ کو اپنے بعد دار العلوم امجدیہ کے متعلق بڑی فکر تھی مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ اللہ رب العزت مخلصین کی محنت رائیگاں نہیں کرتا چونکہ دار العلوم امجدیہ اوجھاگنج کی بناء اخلاص پر تھی اس لئے حضرت علیہ الرحمہ کے بعد بھی دار العلوم اپنے تمامی شعبوں کے ساتھ شاہ راہ ترقی پر گامزن ہے اور اللہ تعالیٰ غیب سے اس کی مدد فرماتا ہے۔ فللّٰہ الحمد

مکتوب اول بنام مولانا عبد الغفار روانی (۱)

عزیزم مولانا عبد الغفار روانی زید اعزازکم

سلام مسنون۔ خدا کرے اپنے جملہ متعلقین کے ساتھ آپ ہر طرح بخیریت ہوں۔ آپ کے روانہ کردہ ایک سو روپے موصول ہوئے رسید ارسال ہے اور ادارہ آپ کا ممنون و مشکور ہے۔

آپ کے سوالوں کے جوابات افتاء کی تربیت حاصل کرنے والوں سے لکھوا کر اپنی تصدیق کے ساتھ روانہ ہیں۔ چونکہ آپ بہت سارے سوالات ایک ساتھ بھیج دیئے اس لئے جواب میں غیر معمولی تاخیر ہوئی۔ (۲)

۵؍صفر المظفر ۲۲ھ مطابق ۲۹؍اپریل ۲۰۰۱ کو دار العلوم امجدیہ میں جشن دستار مفتیان اسلام منعقد ہوگا جو ہندوستان کی تاریخ میں پہلا اجلاس ہوگا کہ جس میں اٹھارہ مفتیوں کی دستار بندی ہوگی۔

اگر آپ بھی اس جشن میں شریک ہوں تو خوشی ہوگی۔ شہر بستی اور فیض آباد کے درمیان مہراج گنج سے تین کلومیٹر دکھن اوجھاگنج واقع ہے۔

خدائے عزوجل آپ کے علم وعمل میں روزافزوں ترقی عطا فرمائے اور دین متین کی بیش از بیش خدمت کی توفیق رفیق بخشے۔ آمین!

اپنے متعلقین واحباب کو سلام ودعا کہیں۔ فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۷رمحرم الحرام ۲۲ھ

فائدہ: (۱) مولانا عبدالغفار روانی کے نام مکتوبات سے واضح ہوتا ہے کہ موصوف حضرت فقیہ ملت قدس سرہ کے عقیدت مندوں میں سے ہیں اور مولانا موصوف پر حضرت علیہ الرحمہ شفقت فرمایا کرتے تھے مگر کوشش کے باوجود مولانا کے متعلق فقیر راقم معلومات فراہم نہ کرسکا اس لئے مولانا کا تعارف لکھنے سے قاصر ہے۔

(۲) فتویٰ لکھنے کے تعلق سے حضرت علیہ الرحمہ کا معمول یہ تھا کہ آپ کسی استفتاء کو زیادہ دنوں تک روک کرنہیں رکھتے تھے بلکہ کوشش یہ فرماتے کہ جلد از جلد مستفتی کو جواب دے دیا جائے مگر کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ سائلین بیک وقت کئی کئی سوالات بھیج دیتے تھے اس صورت حال میں آپ علیہ الرحمہ کا طریقہ یہ تھا کہ فرصت ہوتی تو کچھ تاخیر سے تمامی سوالات کے جوابات ارسال کردیتے اور اگر عدیم الفرصت ہوتے تو صرف بعض سوالات کے جوابات لکھتے بقیہ سوالات واپس سائل کے پاس بھیج دیتے۔

مکتوب دوم

۷۸۶/۹۲

عزیزم مولانا عبدالغفار روانی زیداعزازکم

سلام مسنون۔ خدا کرے اپنے جملہ متعلقین واحباب کے ساتھ آپ ہر طرح بخیرت ہوں۔ سوالات بذریعۂ رجسٹری موصول ہوئے مگر جوابات ارسال کرنے کے لئے نہ آپ نے رجسٹری کا ڈاک ٹکٹ روانہ کیا اور نہ لفافہ کا۔ آئندہ فتویٰ منگانے کے لئے رجسٹری ایا

لفافہ کا ڈاک ٹکٹ ضرور روانہ کریں کہ فتویٰ منگانے کا قاعدہ یہی ہے۔

مفتی نظام الدین صاحب نے اپنی کتاب ''لاوڈ اسپیکر کا شرعی حکم'' میں لاوڈ اسپیکر کی آواز پر اقتداء جائز ہونے کے متعلق دلائل ضرور پیش کئے ہیں مگر ان کی تحقیق نہ بریلی شریف کے دارالافتاء کو تسلیم ہے اور نہ خود جامعہ اشرفیہ کے دارالافتاء کو۔ اس لئے ان دونوں دارالافتاء سے آج بھی لاوڈ اسپیکر کی آواز پر اقتداء سے نماز کے فساد کا فتویٰ جاری ہوتا ہے (۲) اور علامہ عالم فقری کس مسلک سے وابستہ ہیں مجھے معلوم نہیں (۳)

خدائے عزوجل آپ کے علم وعمل میں روز افزوں ترقی عطا فرمائے اور درس وتدریس کے لئے کوئی مناسب جگہ آپ کو جلد ملا دے۔ آمین بحرمۃ النبی الکریم علیہ الصلاۃ و التسلیم۔

آپ کے جملہ متعلقین واحباب کو سلام مسنون ودعائے خیر مشحون۔ فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۲۵ ربیع النور ۲۲ھ

فائدہ: (۱) حضرت علیہ الرحمہ عموماً جوابی لفافہ یا ڈاک ٹکٹ نہ بھیجنے والوں کے پاس جواب نہیں بھیجتے تھے اور فرماتے کہ اس قسم کے لوگوں کو جواب حاصل کرنے کی زیادہ خواہش نہیں ہوتی اسی لئے جواب کے لئے ڈاک ٹکٹ نہیں بھیجتے اور لاپرواہی کا مظاہرہ کرتے ہیں تو ایسے لوگوں کے سوالات کے جوابات لکھنے میں ہم کیوں اپنی محنت اور اپنا وقت ضائع کریں؟ البتہ اگر مخصوصین ایسا کرتے تو آپ علیہ الرحمہ اخلاقاً اپنی طرف سے ڈاک ٹکٹ لگا کر جواب بھیج دیتے۔

(۲) لاوڈ اسپیکر پر نمازِ اور اس کی آواز پر اقتداء کے مسئلہ میں حضرت فقیہ ملت قدس سرہ جامعہ اشرفیہ اور بریلی شریف کے دارالافتاء کے ہمنوا تھے اور پوری زندگی لاوڈ اسپیکر کی آواز پر اقتداء سے نماز کے فساد کا فتویٰ جاری فرماتے رہے۔

(۳) علامہ عالم فقری پاکستان کے ذی استعداد عالم اور درجنوں مقبول ترین کتابوں

کے مصنف ہیں جن کی بعض تصنیفات کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ موصوف آزاد خیال سنی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مکتوب اوّل بنام مفتی اشتیاق احمد مصباحی صاحب

باسمہ تبارک و تعالیٰ

عزیزم مولانا اشتیاق احمد مصباحی زید اعزازکم

سلام مسنون ودعائے خیر مشحون

آپ دونوں صاحبان نے ایک ہی تاریخ کو خط لکھا لیکن مولانا اویس القادری کا خط کئی روز قبل موصول ہو گیا اور آپ کا خط نہیں دستیاب ہوا۔ کچھ روز انتظار کیا پھر ان کو جواب لکھ دیا مگر ابھی وہ سپرد ڈاک نہیں ہوا تھا کہ آپ کا خط پہنچ گیا حالات معلوم ہوئے۔ ششماہی اول کا جو نصاب آپ نے مرتب کیا ہے وہ ٹھیک ہے۔ اسباق میں آنے والے ایک دو افعال کی گردان روزانہ ضرور کروایا کریں۔ اور فارسی کا کوئی فعل یا مشتق آئے تو اس کا مصدر اور مضارع ضرور دریافت کریں کہ بنیاد مضبوط ہونے پر ہی طلبہ با صلاحیت ہوں گے۔

مراسلاتی کورس کے سوالات ارسال ہیں جوابات ایک ہی رجسٹری میں مشترکہ طور پر روانہ کریں اور واپسی رجسٹری کے لئے پہلے بیس روپے ڈاک ٹکٹ ارسال کریں کہ ادھر سے آٹھ اوراق کی رجسٹری ہوگی۔ اگر ٹکٹ اور زیادہ لگیں گے تو بعد میں مطلع کر دیا جائے گا۔

اساتذہ کی میٹنگ کر کے انجمن اساتذہ دارالعلوم جماعتیہ طاہر العلوم ضرور قائم کریں اور ہر مہینہ سارے اساتذہ فی سیکڑہ اپنے مشاہرہ میں سے چندہ ضرور دیں جب کچھ رقم جمع ہو جائے تو اس انجمن کی طرف سے کوئی اشتہار شائع کیا جائے مگر کسی صاحب مضمون کا اپنے لوگوں میں سے نام نہ رہے (۱) کسی بزرگ کا مضمون ہو تو ان کا نام ضرور رہے۔

مولانا عزیز الدین جعفری اور دیگر مدرسین و مخلص اراکین کو السلام علیکم۔ طلبہ کو

دعائیں۔فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۱۵/ذوالقعدہ ۲۱ھ

عزیزم مولانا مفتی محمد ابرار احمد الامجدی افتاء کی تربیت حاصل کرنے والے علماء اور دارالعلوم امجدیہ کے اساتذہ کی طرف سے آپ لوگوں کو السلام علیکم

نوٹ: طعام وقیام کا کیسا انتظام ہے؟ تحریر کریں۔

فائدہ: (۱) حضرت علیہ الرحمہ اصلاحی اور رفاہی کام کرنے والوں سے بہت خوش ہوتے اور حتی المقدور ان کا تعاون کرتے اور اپنے نیک مشوروں سے نوازتے تھے مگر کسی بھی معاملہ میں دوسروں کی بجائے اپنی قوت بازو پر بھروسہ رکھنے کے قائل تھے اور اسی کی تلقین اپنے تلامذہ کو بھی کیا کرتے تھے۔ مولانا اشتیاق احمد مصباحی نے بتایا کہ انجمن قائم ہونے کے بعد چار سال کی مدت میں تقریباً پانچ ہزار روپئے جمع ہو گئے تھے اور اس رقم سے حافظ ملت علیہ الرحمہ کی کتاب ''عقائد علمائے دیوبند'' ہندی زبان میں شائع کر کے چھتر پور اور اطراف میں تقسیم کی گئی۔ جس کے اچھے نتائج سامنے آئے۔

مکتوب دوم

باسمہ تبارک و تعالیٰ

عزیز گرامی مولانا اشتیاق احمد مصباحی زیداعزازکم

سلام مسنون

میں بحمدہ تعالیٰ ثم بکرم حبیبہ الاعلیٰ بخیرت ہوں خدا کرے آپ بھی بعافیت ہوں۔ دو ماہ کے جوابات موصول ہوئے خوشی ہوئی۔ مولانا عبدالحمید مصباحی اور مولانا شبیر احمد قادری تو کتابوں کے نہ ہونے کی اطلاع دے کر خاموش بیٹھے ہیں۔

جوابات بعد نظر اصلاح واپس ہیں اور ماہ محرم الحرام کے سوالات ارسال ہیں ان کے

جواب لکھ کر جلسہ کے موقع پر اپنے ہمراہ لائیں ڈاک میں پیسے نہ خرچ کریں۔

آپ اگر ذمہ داری کے ساتھ رہیں گے، جماعت کے ساتھ نماز پابندی سے پڑھیں گے، بازاروں میں نہیں پھریں گے، دارالعلوم کے مدرسین کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آئیں گے، وقت کو ضائع نہیں کریں گے، لالچ سے پرہیز کریں گے اور خلوص کے ساتھ دین کی خدمت کا جذبہ رکھیں گے تو ہمیشہ کامیاب رہیں گے۔ (۲)

باب رضا کے اوپر چار میناروں کے ساتھ گنبد زیر تعمیر ہے جس پر ایک لاکھ سے زیادہ خرچ ہونے کا اندازہ ہے اور جلسہ کے اخراجات بھی درپیش ہیں جب کہ ماہ رمضان کے چندہ کی رقم اکثر خرچ ہوگئی صرف تھوڑی باقی بچی ہے۔ اس لئے پیسے کے متعلق میں بہت فکر مند ہوں اور دعا کرتا رہتا ہوں کہ خدائے تعالی کہیں غیب سے مدد فرمادے۔

اس صورت حال میں آپ نے چند مخیرّین کا نام، پتہ لکھ کر روانہ کیا خوشی ہوئی۔ دہلی سے جلسہ کا پوسٹر آتے ہی ان لوگوں کو منی آرڈر فارم کے ساتھ ضرور ارسال کیا جائے گا۔

آپ کی ذات سے خدمت دین کی مجھے بڑی امیدیں ہیں۔ خدائے عزوجل آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کے علم وعمل میں روزافزوں ترقی بخشے۔ آمین!

عزیزم مولانا مفتی ابرار احمد امجدی، افتاء کی تربیت حاصل کرنے والے علما اور دارالعلوم کے اساتذہ کی طرف سے آپ کو سلام مسنون۔ فقط والسلام

دعا گو: جلال الدین احمد الامجدی

۴رمحرم الحرام ۲۲ھ

نوٹ: انجمن اساتذۂ دارالعلوم جماعتیہ قائم ہوگئی اس خبر سے بڑی مسرت ہوئی۔ اس کی جانب سے جو اشتہار شائع ہو اس کا مضمون کوئی بھی بنائے مگر اشتہار میں اس کا نام نہ ہو ورنہ دیگر اساتذہ میں حسد پیدا ہو جائے گا اور کچھ دنوں بعد انجمن ختم ہو جائے گی۔

الامجدی

فائدہ: (۱) مولانا اشتیاق احمد مصباحی، بیرپور، ڈاکخانہ متھرابازار، ضلع بلرام پور

(یوپی) کے رہنے والے ہیں۔ جامعہ اشرفیہ مبارکپور کے ذی استعداد فاضل ہیں حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ سے فتویٰ نویسی کی مشق کی ہے اور فراغت کے بعد حضرت علیہ الرحمہ کے حکم سے دار العلوم جماعتیہ طاہر العلوم چھتر پور (ایم۔پی) میں بحیثیت صدر المدرسین آپ نے چار سال تک دین متین کی خدمت کی۔ پھر دار العلوم امجدیہ ارشد العلوم، اوجھا گنج کے اراکین بالخصوص صاحبزادگان فقیہ ملت کے اصرار پر آپ نے اپنے مادر علمی کو دینی خدمت کے لئے منتخب فرمایا اور آج کل دار العلوم جماعتیہ چھتر پور، ایم پی میں بحیثیت صدر مدرس درس وتدریس کی خدمت میں مصروف ہیں۔

(۲) مکتوب کے اس پیراگراف سے واضح ہے کہ حضرت فقیہ ملت قدس سرہ اپنے تلامذہ کے بڑے خیر خواہ تھے اور آپ علیہ الرحمہ کی یہ دلی خواہش ہوتی تھی کہ آپ کے شاگرد میدان عمل میں آپ ہی کی روش پر گامزن ہوکر قوم وملت کی خدمت کریں اس لئے آپ اپنے شاگردوں کو عموماً اس قسم کی نصیحتیں فرمایا کرتے تھے۔

مکتوب سوم

باسمہ تبارک و تعالیٰ

عزیز گرامی مولانا اشتیاق احمد زیدت محاسنکم

سلام مسنون۔ خدا کرے آپ ہر طرح بخیر وعافیت ہوں۔

محرم الحرام کے جوابات دیکھنے کے بعد واپس ہیں اور دوماہ کے سوالات ارسال ہیں۔ تاخیر کا سبب یہ ہے کہ درمیان میں کئی جگہ بدرجۂ مجبوری جلسوں میں شریک ہونا پڑا یہاں تک کہ اسی سلسلہ میں بنارس اور بریلی شریف بھی جانا پڑا۔

آپ کے جوابات صحیح ہیں اس سے بے انتہا خوشی ہوئی مگر ابکی بار کے بعض سوالات کے جوابات بہت دور اندیشی سے لکھنا ہوگا ورنہ غلط ہوجائے گا۔

خدائے عزوجل آپ کے علم وعمل میں روز افزوں ترقی عطا فرمائے اور خلوص کے ساتھ خدمت دین کی بیش از بیش توفیق رفیق بخشے۔ آمین! دارالعلوم جماعتیہ کے اساتذہ اور مخلص اراکین کو سلام، طلبہ کو دعائیں۔ فقط والسلام الامجدی

۱۸/ربیع النور۲۲ھ

نوٹ: رجسٹری چارج مع لفافہ اب اکیس روپیہ ہوگیا ہے اور وزن زیادہ ہونے پر مزید ٹکٹ لگانے پڑیں گے۔

مولانا اویس القادری نے پانچ سو روپیہ کس مد کا بھیجا ہے مطلع کیا جائے۔

الامجدی

مکتوب اول بنام مولانا محمد سلیم امجدی (۱)

۸۶/۹۲ے

عزیزم محمد سلیم امجدی زید علمکم

سلام مسنون ودعائے خیر مشحون۔ تمہارا خط موصول ہوا یہ جان کر بڑی مسرت ہوئی کہ تم ہدایۃ الحکمۃ، میر قطبی اور قطبی تصورات تک پہنچ گئے ہو۔

کورس کی پوری کتابیں جامعہ اشرفیہ میں تو سبھی لوگوں کو پڑھنی پڑتی ہیں مگر ان میں کامیاب صرف وہی لوگ ہوتے ہیں جو محنت سے پڑھتے ہیں اور اپنے اساتذہ کی قدر کرتے ہیں۔

خدائے تعالیٰ تمہیں خلوص کے ساتھ علم دین کے لئے بھرپور محنت کرنے اور اپنے اساتذہ کی پورے طور پر قدر کرنے کی توفیق رفیق بخشے اور تمہیں دونوں جہاں کی عظیم نعمتوں سے سرفراز فرمائے۔ آمین بحرمۃ النبی الکریم علیہ الصلاۃ والتسلیم

جامعہ اشرفیہ کے اساتذۂ کرام اور مخلصین طلبہ کو سلام کہو۔ فقط والسلام

دعا گو: جلال الدین احمد الامجدی

حیدر پور اوجھا گنج، بستی

۱۱/ذوالحجہ ۱۲ھ

فائدہ :(۱) مولانا محمد سلیم امجدی باسنی ضلع ناگور، راجستھان کے رہنے والے ہیں اوران خوش نصیب علماء میں سے ہیں جنہیں حضرت فقیہ ملت نور اللہ مرقدہ سے شرف تلمذ کے ساتھ شرف بیعت بھی حاصل ہے موصوف نے کچھ دنوں دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف میں رہ کر حضرت علیہ الرحمہ کے زیر سایہ ابتدائی تعلیم حاصل کی اور پھر تعلیم اعلیٰ کے لئے ہندوستان کی شہرہ آفاق درسگاہ جامعہ اشرفیہ مبارکپور میں داخلہ لیا جہاں مروجہ کورس کے مطابق درجۂ سابعہ تک کی تعلیم حاصل کی بعدہٗ ایک انہونی حادثہ کے تحت مولانا اشرفیہ سے گھر آگئے پھر دار العلوم علیمیہ جمدا شاہی، ضلع بستی میں داخل ہوکر بقیہ تعلیم مکمل کی۔

فراغت کے بعد مولانا امجدی اپنے چچا حافظ محمد سعید اشرفی کے قائم کردہ دینی ادارہ دار العلوم فیضان اشرف باسنی میں مدرس مقرر ہوئے جہاں ایک عرصہ تک اپنے منصبی فرائض بحسن وخوبی انجام دیتے رہے اوراب حضرت مولانا سید نعیم اشرف جائسی قدس سرہٗ کے قائم کئے ہوئے ادارہ جامعہ اشرف جائس میں صدر المدرسین کے عہدے پر فائز ہوکر خدمت دین میں مصروف ہیں۔

مکتوب دوم

عزیزم ۹۲ سلیم امجدی! سلام مسنون ودعائے خیر مشحون

خط موصول ہوا یہ جان کر خوشی ہوئی کہ ہدیہ سعیدیہ، شرح جامی، شرح وقایہ ثانی، قطبی تصورات، میر قطبی درس قرآن وانشاء اس وقت آپ کے زیر درس ہیں اور تاریخ اسلام آپ کے مطالعہ میں ہے۔

علم را ہرگز نیابی تا نباشد شش خصال
فہم کامل، حرص وافر، جمع خاطر کل حال
خدمت استاذ باید ہم سبق گیری مدام
لفظ را تحقیق خوانی تا شوی مرجع کمال

یعنی چھ باتوں کے بغیر علم ہرگز نہیں حاصل ہوگا۔ پوری پوری سمجھ، علم کی لالچ، اطمینان قلبی، استاذ کی خدمت، سبق میں برابر حاضری، اور ہر لفظ کی تحقیق (۱) لہذا ان باتوں کو دل و جان سے لازم پکڑ و تو پورے پورے طور پر کامیاب رہو گے۔ اساتذہ کو سلام کہو ساتھیوں کو دعائیں۔ فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۱۰ر جمادی الاولیٰ ۱۷ھ

فائدہ: (۱) حضرت فقیہ ملت قدس سرہ عموماً اپنے تلامذہ کو اسی قسم کا ناصحانہ مکتوب تحریر فرمایا کرتے تھے جو آپ علیہ الرحمہ کے ایک مخلص اور شفیق استاذ ہونے کے دلیل ہے۔ اس مکتوب میں مذکور چھ چیزیں ایک کامیاب عالم بننے کے لئے کس قدر ضروری ہیں۔ کسی دانشور سے پوشیدہ نہیں۔ ظاہر ہے کہ اگر پوری پوری سمجھ نہ ہو طالب علم انتہائی درجہ کا غبی ہو تو وہ کامیاب عالم نہیں بن سکتا اسی طرح اگر طالب علم کے اندر علم کی لالچ نہ ہو تو لاپرواہی کے ساتھ علم حاصل کرے گا اور جو چیز لاپرواہی سے حاصل کی جائے ظاہر ہے وہ دیرپا نہیں ہوگی۔ اطمینان قلبی نہ ہو تو طالب علم استاذ کی تقریر ذہن میں محفوظ نہیں کرسکتا جو طالب علم کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ استاذ کی خدمت سے بھاگنے والا طالب علم اساتذہ کے فیض سے محروم رہتا ہے ظاہر ہے اس صورت میں وہ علم نافع حاصل نہیں کرسکتا۔ سبق میں برابر حاضری تو طالب علم کے لئے انتہائی ضروری ہے کیونکہ بزرگوں سے منقول ہے کہ ایک دن کی غیر حاضری سے چالیس دن کی برکت علم اٹھ جاتی ہے اور اگر طالب علم ہر لفظ کی تحقیق نہ کرے گا تو اس کے اندر ٹھوس صلاحیت پیدا نہیں ہوگی خلاصہ یہ کہ جو بھی طالب علم ایک کامیاب اور جید عالم بننے کی خواہش رکھتا ہے اس کے لئے مذکورہ چھ چیزوں پر عمل کرنا انتہائی ضروری ہے۔

مکتوب سوم

بسمہ تعالیٰ،و الصلاۃ و السلام علی رسولہ الاعلیٰ

عزیزم مولانا محمد سلیم امجدی زیداعزازکم۔سلام مسنون ودعائے خیر مشحون

خط دستیاب ہوا یہ جان کہ خوشی ہوئی کہ ماہ شوال سے آپ کا تقرر فیضان اشرف میں ہوگیا اور آپ درس نظامیہ کی کتابیں پڑھارہے ہیں۔

طلبہ کو قابل بنانے کی ہر ممکن کوشش ہمیشہ جاری رکھیں گے۔پچھلے پڑھے ہوئے میں سے کچھ نہ کچھ روزانہ ان سے ضرور پوچھتے رہیں گے۔اور شرح جامی و ہدایۃ النحو پڑھنے والوں سے کوئی گردان اور کوئی نحوی مسئلہ ہر روز دریافت کرتے رہیں گے۔

عزیزم حافظ خالد رضا (۱) بھی فیضان اشرف میں پڑھارہے ہیں اس خبر سے خوشی ہوئی۔مگر محبم حافظ عبدالواحد عربی و فارسی پڑھانے کی بجائے فقط ناظرہ کی تعلیم دیتے ہیں اس پر افسوس ہے۔(۲)

عزیزم مفتی ابرار احمد امجدی نے فتاویٰ مصطفویہ کو ہماری نگرانی میں ازسرنو ترتیب دیا ہے جو تقریباً سات سو صفحات پر طبع ہوکر عرس رضوی ۲۱ھ کے موقع پر منظر عام پر آرہا ہے۔ حضرت مولانا مفتی ولی محمد صاحب رضوی کو اس بات سے آگاہ کردیں۔اور ان سے یہ دریافت کرکے ہمیں مطلع کرو کہ ربیع الاول شریف کے مہینہ میں پہلی بار باسنی میں کس سنہ میں آیا تھا۔ضرورت ہے۔

خدائے عزوجل فیضان اشرف کو روز افزوں ترقی عطا فرمائے اور اس کے بقائے دوامی کا سامان خزانۂ غیب سے مہیا فرمائے۔اور آپ سب کو اسلام وسنیت کے فروغ و اشاعت کی ہر طرح توفیق رفیق بخشے۔آمین!

مفتی ولی محمد صاحب،مولانا سعید صاحب،حافظ عبدالواحد،حافظ خالد رضا اور اپنے

گھر کے لوگوں کو سلام کہو طلبہ کو دعائیں۔ فقط والسلام

دعا گو: جلال الدین احمد الامجدی

۲۰رذی الحجہ ۲۰ھ

نوٹ: اپنے کسی بھی استاذ یا پیر کے پاس ہمیشہ جوابی خط لکھنا چاہئے۔

فائدہ: (۱) یہاں سے واضح ہے کہ حضرت فقیہ ملت قدس سرہ اپنے تلامذہ کو ممتاز مقام ومرتبہ پر دیکھنے کے متمنی رہتے تھے اوران سے زیادہ سے زیادہ دینی خدمات کی توقع رکھتے تھے اسی لئے اپنے ایک تلمیذ حافظ مولوی عبدالواحد باسنوی کے متعلق بھی آپ علیہ الرحمہ کو جب یہ خبر ملی کہ وہ درجۂ ناظرہ کے مدرس ہیں تو آپ نے اظہار افسوس فرمایا۔ مگر اب حافظ عبدالواحد صاحب اپنی بے لاگ محنت کی وجہ سے ترقی کر کے ذی استعداد ہو چکے ہیں اور دارالعلوم فیضان اشرف میں عالیہ کے مقبول مدرس ہیں۔

مکتوب چہارم

۷۸۶/۹۲

عزیز سعید محمد سلیم امجدی زیدت محاسنکم

سلام مسنون۔ خدا کرے آپ سب ہر طرح بخیر وعافیت ہوں۔ لفافہ موصول ہوا۔ حالات سے آگاہی ہوئی۔ جوابی کارڈ سے جب کام چل جائے تو جوابی لفافہ یا اس کے مساوی نہ بھیجا کریں۔ (۱)

ماہنامہ کنز الایمان میں آپ کا مضمون پڑھ کر بڑی مسرت اور بے پایاں فرحت ہوئی۔ انداز تحریر ماشاء اللہ عمدہ ہے۔ یہ سلسلہ برابر جاری رکھیں انشاء اللہ آپ بہت جلد اچھے قلم کار ہو جائیں گے۔ (۲)

دار العلوم علیمیہ جمدا شاہی کا جلسۂ دستار بندی ۲۰-۲۱رصفر المظفر ھ مطابق ۲۵-۲۶رمئی ۲۰۰۰ء بروز جمعرات وجمعہ ہونا طے پایا ہے۔ آج ہمیں وہاں کے لوگ ختم بخاری کرانے کی دعوت دے کر گئے ہیں۔

امید کہ آپ کی دستار بندی کے موقع پر باسنی کے علماء کرام جمدا شاہی ضرور آئیں گے۔اوراس طرح جلدی ان حضرات سے پھر ملاقات ہوجائے گی۔

حضرت مفتی ولی محمد صاحب رضوی اور دیگر علماء کرام کوسلام مسنون۔فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۱۸ رمحرم الحرام ۲۱ھ

فائدہ :(۱) حضرت علیہ الرحمہ خود بھی فضول خرچی سے انتہائی درجہ پرہیز کرتے تھے اور اپنے شاگردوں کو بھی بے جا پیسہ خرچ کرنے پر سخت زجر وتوبیخ فرماتے تھے اور طالب علمی کا زمانہ تو انتہائی احتیاط کا ہے کہ اس زمانہ میں طالب علم کے ایک ایک پیسے کی بڑی اہمیت ہوتی ہے اس لئے طالب علم کے لئے فضول خرچی سے بچنا اور ضروری ہوجاتا ہے اسی بناء پر حضرت علیہ الرحمہ نے مکتوب الیہ طالب علم کو لفافہ یا انتر دیشی کی بجائے کارڈ بھیجنے کی تلقین فرمائی۔

(۲) حضرت علیہ الرحمہ اپنے تلامذہ کو تحریری میدان میں اتارنے کی بڑی کوشش فرماتے اگر آپ کا کوئی شاگرد کوئی مضمون یا کوئی کتابچہ تحریر کرتا تو آپ علیہ الرحمہ ہر طرح سے اس کی حوصلہ افزائی فرماتے اور مضمون خواہ قابل اشاعت نہ بھی ہو مگر آپ اپنی پسندیدگی کا اظہار فرماتے اور برابر لکھتے رہنے کی تلقین کرتے حوصلہ پست کرنے والا جملہ زبان پر کبھی نہ لاتے تاکہ شاگرد تحریری میدان میں قدم آگے بڑھانے کی کوشش کرے۔

یادش بخیر کوئی ۱۹۹۷ء کی بات ہے فقیر راقم نے اپنا پہلا رسالہ ''تحقیق سماع'' لکھا اور پھر نظر ثانی کے لئے حضرت علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں لے کر حاضر ہوا تحریر کچھ گنجلک تھی صاف پڑھنے میں نہیں آرہی تھی حضرت نے اسے الٹ پلٹ کر سرسری نظر سے دیکھنے کے بعد فرمایا، یہ تحریر بہت گنجلک ہے اور باریک بھی۔آپ اسے واپس لے جائیں اور دوبارہ صاف صاف تحریر میں لکھ کر لائیں تب میں اسے دیکھوں گا، میں اس وقت دار العلوم فیضان اشرف باسنی میں مدرس تھا اور راجستھان سے ایک لمبا سفر طے کر کے اوجھا گنج گیا تھا اس لئے کبیدہ

خاطر ہو گیا اور عرض گزار ہوا، حضرت میں نے اس کے لکھنے میں بڑی محنت کی ہے اگر اسے دوبارہ لے جانا پڑا تو اسے رکھ دوں گا اور آئندہ کبھی کچھ نہ لکھوں گا۔ حضرت نے یہ سن کر اسے لے لیا نظر ثانی فرمائی اور تقریظ لکھ کر میرے پاس روانہ کیا۔ یہ ہے شاگرد کی حوصلہ افزائی اور اس پر شفقت کی ایک مثال جو حضرت علیہ الرحمہ کو دوسرے علماء سے ممتاز کرتی ہے مولیٰ تعالیٰ حضرت نور اللہ مرقدہ کے درجات میں ترقی عطا فرمائے۔ آمین!

مکتوب پنجم

۹۲/۸۶ء

عزیزم مولانا سلیم امجدی زید اعزازکم

سلام مسنون۔ خدا کرے اپنے جملہ متعلقین کے ساتھ آپ ہر طرح بخیریت ہوں۔ آپ کا بھیجا ہوا جوتا مولانا جمال احمد کے بدست موصول ہوا۔

بزرگوں کا قول ہے۔ طمع نہیں منع نہیں۔ میرا عمل اسی پر ہے۔ میں کسی شاگرد یا مرید سے اس بات کی لالچ نہیں کرتا کہ وہ مجھے کوئی سامان یا روپیہ دے۔ لیکن اگر کوئی خلوص سے کچھ پیش کرتا ہے تو منع وانکار بھی نہیں۔ لہذا آپ کی یہ نذر قبول ہے۔ (۱)

کسی کتاب کو بغیر مطالعہ ہرگز نہ پڑھائیں اور کبھی اپنے وقت کو ضائع نہ کریں۔ درس وتدریس سے جو وقت بچے اسے دینی کتابوں کے مطالعہ میں صرف کریں خصوصاً امام احمد رضا فاضل بریلوی کی تصنیفات پڑھیں کہ ان سے ٹھوس قابلیت پیدا ہوگی اور سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت بڑھے گی جو ایمان کی جان ہے۔ (۲)

مرکز تربیت افتاء دار العلوم امجدیہ ارشد العلوم کے تعاون کے لئے جو حافظ اللہ بخش صاحب نے کوشش کی ہے۔ ہم اور ادارہ کے سبھی لوگ ان کے بے انتہا ممنون اور بے پایاں مشکور ہیں۔

انہیں اور حافظ محمد سعید صاحب، حافظ عبد الواحد اور اپنے گھر کے لوگوں کو سلام ودعا کہو۔

حضرت مفتی ولی محمد صاحب کو بھی السلام علیکم۔ میں انہیں عنقریب خط لکھوں گا۔ فقط والسلام

دعا گو: جلال الدین احمد الامجدی

۶ رشوال المکرم ۲۱ھ

فائدہ: (۱) حضرت علیہ الرحمہ اپنے متوسلین و معتقدین سے کبھی کسی چیز کی کوئی فرمائش نہیں کرتے اور اگر کوئی بطور نذر کچھ پیش کرتا تو بڑی خندا پیشانی سے اسے قبول کرتے اور اس چیز کی پسندیدگی کا اظہار فرماتے حضرت علیہ الرحمہ کے اس طریقۂ کار سے نذر پیش کرنے والا خوش ہو جاتا اور وہ یہ سمجھتا کہ اس نے حضرت کو ضرورت کی چیز پیش کی ہے۔ حضرت کا یہ طریقہ بزرگوں کے معمولات کے مطابق تھا جیسا کہ کتب تصوف سے واضح ہوتا ہے۔

(۲) حضرت نور اللہ مرقدہ امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے غایت درجہ کی عقیدت رکھتے تھے اور مسلک اعلیٰ حضرت کی نشر و اشاعت میں ہمیشہ سرگرم رہتے تھے خود بھی اعلیٰ حضرت سرکار کی تصنیفات سے استفادہ کرتے اور اپنے تلامذہ و متوسلین کو بھی تصنیفات رضا کے مطالعہ کی ترغیب دیتے تھے چنانچہ شاگردوں کو نصیحت کرتے ہوئے ایک مقام پر یوں رقم طراز ہیں "صحیح معنی میں عالم دین بننے کے لئے علماء اہل سنت خصوصاً اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کی تصنیفات کا زیادہ سے زیادہ مطالعہ کرو" (خطبات محرم ۵۴۳) غرضیکہ حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمۃ والرضوان امام احمد رضا کے سچے عاشق زار اور مسلک اعلیٰ حضرت کے بے باک ترجمان تھے۔

مکتوب ششم

۷۸۶/۹۲

عزیز مولانا سلیم امجدی زید اعزازکم

سلام مسنون۔ خدا کرے اپنے جملہ متعلقین کے ساتھ آپ بخیر و عافیت ہوں۔ خط موصول ہوا حالات سے آگاہی ہوئی پھر ماہنامہ کنز الایمان دستیاب ہوا اس میں آپ کا

مضمون سلطان التارکین حضرت صوفی حمید الدین ناگوری دیکھا بڑی مسرت ہوئی عدیم الفرصتی کے باوجود پورا مضمون بالاستیعاب پڑھا۔ ماشاء اللہ آپ نے بہت عمدہ انداز میں تحریر کیا ہے اس طرح کا سلسلہ آپ برابر جاری رکھیں پھر کچھ دنوں بعد کتاب لکھنا شروع کردیں کہ تصنیفات سے آدمی ہمیشہ کے لئے زندہ ہوجاتا ہے اور دینی کتاب لکھنے سے مرنے کے بعد بھی اسے ثواب ملتا رہتا ہے۔(۱)

''ہے کہ'' کو لوگ ''ہیکہ'' لکھنے لگے ہیں جو غلط طریقۂ تحریر ہے آپ ایسا لکھنے سے پرہیز کریں اور لفظ ''ذلک'' میں الف لکھنا صحیح نہیں وہ بغیر الف ہی کے لکھا جائے گا۔

خدائے عزوجل آپ کے علم وعمل میں روز افزوں ترقی عطا فرمائے اور خلوص کے ساتھ خدمت دین کی بیش از بیش توفیقِ رفیق بخشے۔ آمین!

حافظ محمد سعید صاحب دارالعلوم فیضان اشرف کے اساتذہ اور اپنے گھر کے لوگوں کو سلام ودعا کہیں۔ فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۲۲ر ذوالقعدہ ۲۱ھ

فائدہ:(۱) حضرت علیہ الرحمہ اسی لئے اپنے شاگردوں کو خاص طور پہ کتابیں لکھنے کی ترغیب دیتے تھے کہ تصنیفات سے بیک وقت چند فوائد حاصل ہوتے ہیں اولاً یہ کہ دینی تصنیفات صدقۂ جاریہ ہیں کہ ان کا ثواب ہمیشہ جاری رہتا ہے، دوسرے یہ کہ دینی تصنیفات سے بہت سارے بھٹکے ہوئے لوگوں کو راہ ہدایت مل جاتی ہے، تیسرا فائدہ یہ حاصل ہوتا ہے کہ دینی تصنیفات سے انسان ہمیشہ کے لئے زندہ ہوجاتا ہے یعنی لوگ اسے فراموش نہیں کرتے۔

چنانچہ ایک مرتبہ حضرت علیہ الرحمہ نے تصنیف وتالیف کی طرف رغبت دلاتے ہوئے فقیر راقم کی پوری جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ''دیکھو! شیخ العلماء علامہ غلام جیلانی اعظمی علیہ الرحمۃ والرضوان عربی زبان وادب میں اس قدر مہارت تامہ رکھتے تھے کہ

فی البدیہ عربی زبان میں اشعار کہتے تھے مگر انہوں نے اپنے بعد دنیا میں کوئی تصنیف نہیں چھوڑی تو لوگوں نے انہیں فراموش کردیا۔ اور علامہ قاضی شمس الدین جونپوری علیہ الرحمہ نے صرف یہ کیا کہ بہار شریعت سے استفادہ کر کے بنام قانون شریعت دو حصوں میں ایک کتاب مرتب کر کے قوم کو دے دی تو آج اسی قانون شریعت کے طفیل ان کا نام زندہ ہے اور رہتی دنیا تک زندہ رہے گا۔

مکتوب ہفتم

بسمہ تعالیٰ. و الصلاۃ و السلام علی رسولہ الاعلیٰ

عزیزم مولانا محمد سلیم امجدی زیدت محاسنکم۔ سلام مسنون

خدا کرے آپ سب لوگ ہر طرح بخیر وعافیت ہوں۔ لفافہ تین روپے کے ڈاک ٹکٹ کے ساتھ موصول ہوا۔ حالات سے آگاہی ہوئی۔ یقین تھا کہ دارالعلوم علیمیہ جمداشاہی کے جشن دستار بندی کے موقع پر آپ وہاں ضرور ملیں گے اور ساتھ ہی باسنی کے کچھ علمائے کرام سے بھی ملاقات ہوجائے گی۔ لیکن آپ اس موقع پر نہیں پہنچ سکے اور جب کئی دستار وعبا بچ رہے تو معلوم ہوا کہ اور بھی کئی فارغ التحصیل دستار لینے کے لئے نہیں آسکے۔

اگر دارالعلوم علیمیہ نے آپ کی سند فراغت بھیج دی ہو تو بہتر۔ ورنہ آپ جوابی رجسٹری بھیج کر اپنی سند ضرور منگالیں۔ ششماہی آخر میں جو کتابیں آپ کے زیر درس ہیں ان سے آگاہی ہوئی۔ انوار الحدیث میں اپنے حالات کے تحت ہم نے لکھا ہے کہ علم حاصل کرنے کا زمانہ فراغت کے بعد ہے اور زمانۂ طالب علمی میں تو علم حاصل کرنے کی صلاحیت پیدا کی جاتی ہے۔ ہماری یہ بات ہمیشہ مدنظر رہے۔ (۱) اور کوئی کتاب بغیر مطالعہ ہرگز نہ پڑھائیں اور طلبہ کو روزانہ کسی نہ کسی لفظ کی تحقیق ضرور کراتے رہیں اور بلاناغہ ان سے کوئی نحوی مسئلہ ضرور دریافت کرتے رہیں۔

ماہنامہ کنز الایمان ستمبر ۲۰۰۰ء میں آپ کا مضمون ''اسلام میں دعا کا مقام پڑھ کر بڑی

مسرت ہوئی۔ یہ سلسلہ بھی آپ برابر جاری رکھیں تا کہ جلد ہی مشہور ہو کر تصنیف و تالیف کے میدان میں اتر جائیں اور اپنے قلم سے بھی دین متین کی بیش از بیش خدمت کریں۔

ایک بہت مفید اسٹیکر روانہ ہے اسے ممتاز مقامات پر لگادیں۔ حضرت مولانا مفتی ولی محمد صاحب، حافظ محمد سعید صاحب، عزیزم حافظ عبد الواحد اور فیضان اشرف کے دیگر مدرسین کو السلام علیکم۔ طلبہ کو دعائیں۔ فقط والسلام

دعا گو: جلال الدین احمد الامجدی

۲۷ ر جمادی الاولیٰ ۲۱ھ

فائدہ: (۱) یہ بات تجربہ سے ثابت شدہ ہے کہ وہ علماء جو فراغت کے بعد کسی ادارہ میں مدرس ہو کر پڑھانا شروع کرتے ہیں اور پڑھانے کے لئے عرق ریزی سے مطالعہ کرتے ہیں وہی آگے چل کر میدان تدریس میں نام پیدا کرتے ہیں اگرچہ زمانہ طالب علمی میں کسی خاص قابلیت کے حامل نہ رہے ہوں مگر وہ حضرات جو پڑھانے کے زمانہ میں لاپرواہی سے کام لیتے ہیں اور بغیر مطالعہ کے کتابیں پڑھاتے ہیں وہ چند سالوں میں اپنی رہی سہی صلاحیت بھی کھو بیٹھتے ہیں اور درس و تدریس کے میدان میں انہیں کوئی خاص مقام حاصل نہیں ہو پاتا۔ اسی لئے حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ اپنے شاگردوں کو پڑھانے کے زمانہ میں بھی سخت محنت کرنے کی تاکید کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہی زمانہ دراصل تحصیل علم کا ہے۔

مکتوب ہشتم

باسمہ تبارک و تعالیٰ

عزیز گرامی مولانا ۹۲ سلیم امجدی زید اعزازکم۔ سلام مسنون

خدا کرے اپنے جملہ متعلقین کے ساتھ آپ بخیر و عافیت ہوں۔ ماہنامہ کنز الایمان اگست ۲۰۰۱ء میں آپ کا مضمون ''رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جاں نثار صحابہ'' پڑھ کر خوشی ہوئی۔

اسی طرح اگر آپ مضمون نگاری کا سلسلہ جاری رکھیں گے تو انشاء المولیٰ تعالیٰ بہت جلد آپ مصنفین کی صف میں شامل ہو جائیں گے مگر اس کے لئے اس کام میں تیزی لانے کی ضرورت ہے۔

آپ نے مضمون مذکور میں ص ۱۸ر پر دوسرے کالم میں لکھا ہے "کافرہ عورتوں کو طلاق دے دیا"۔اور پھر ص ۱۹ر کے پہلے کالم میں ہے "اپنی بیوی کو طلاق دیا"۔

تو واضح ہو کہ لفظ طلاق اردو میں مؤنث مستعمل ہے لہذا اس کے ساتھ فعل مذکر لانا صحیح نہیں یعنی "طلاق دے دی یا طلاق دی" صحیح ہے جیسے "روٹی کھائی اور چاول کھایا" صحیح ہے اور اس کا برعکس "روٹی کھایا اور چاول کھائی" صحیح نہیں ہے۔

وقت کو ہرگز ضائع نہ کریں درس وتدریس سے جو وقت بچے اسے کتابوں کے مطالعہ اور مضمون نگاری میں صرف کریں خدائے عزوجل آپ کے علم وعمل میں روز افزوں ترقی عطا فرمائے۔آمین! والسلام

جلال الدین احمد الامجدی
۲۹ر جمادی الاولیٰ ۲۲ھ

مکتوب اول بنام مولانا محمد عالم نوری مصباحی (۱)

۸۶/۹۲ے

عزیز گرامی مولانا محمد عالم نوری مصباحی زید اعزازکم

سلام مسنون۔آپ کا لفافہ موصول ہوا۔فتاویٰ فیض الرسول بنظر غائر آپ کے مطالعہ میں ہے پھر جو شبہ آپ کو پیدا ہوا۔اس کے ازالہ کی خاطر آپ نے ہمیں خط لکھا اس سے خوشی ہوئی۔

شبہ کا جواب یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت پیشوائے اہل سنت امام احمد رضا محدث بریلوی رضی عنہ ربہ القوی تحریر فرماتے ہیں:"غصہ مانع وقوع طلاق نہیں بلکہ اکثر وہی طلاق پر حامل ہوتا

ہے، تو اسے مانع قرار دینا گویا حکم طلاق کا راساً ابطال ہے۔ ہاں اگر شدت غیظ و جوش غضب اس حد کو پہنچ جائے کہ اس سے عقل زائل ہو جائے خبر نہ رہے کیا کہتا ہوں زبان سے کیا نکلتا ہے۔ تو بیشک ایسی حالت کی طلاق ہرگز واقع نہ ہوگی۔" (فتاویٰ رضویہ جلد پنجم ۴۳۲)

اس عبارت سے ظاہر ہوا کہ جب غصہ میں جنونی کیفیت پیدا ہو کر یہ حالت ہو جائے کہ خبر نہ رہے کیا کہتا ہوں زبان سے کیا نکلتا ہے تو طلاق واقع نہ ہوگی۔

لہٰذا جب شوہر نے یہ بیان دیا کہ تین طلاق دینا ہمیں یاد ہے۔ تو واضح طور پر معلوم ہوا کہ غصہ میں وہ جنونی کیفیت نہیں پیدا ہوئی تھی کہ خبر نہ رہے کہ کیا کہتا ہوں اور زبان سے کیا نکلتا ہے بلکہ وہ جانتا ہے کہ ہم نے غصہ میں تین طلاق دی ہے۔ اور سوال میں جو تحریر کیا ہے وہ جھوٹ اور فریب ہے۔ اس لئے اس کے بیان پر تین طلاق کے وقوع کا حکم کیا گیا۔

اور واضح رہے کہ اترولہ کا یہ وہی عبداللہ ہے جس کے مکر و فریب کا واقعہ خطبات محرم کے ۴۸۵ پر درج ہے۔ (۲)

صدر العلوم کے دیگر مدرسین جناب تجمل حسین صاحب اور ان کے بھائیوں نیز دیگر محبت والوں کو سلام کہیں۔ فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۲۱ رمحرم الحرام ۱۴۱۹ھ

فائدہ: (۱) حضرت مولانا محمد عالم نوری مصباحی مسکیڈیہہ ضلع ہزاری باغ (جھارکھنڈ) کے رہنے والے ذی استعداد عالم دین ہیں جامعہ اشرفیہ مبارک پور سے فراغت کے بعد مدرسہ صدر العلوم، سسوا بازار، ضلع کبیر نگر میں اور جامعہ حنفیہ رحمت گنج گاندھی نگر، بستی میں چند سالوں تک دینی خدمات انجام دی اور اسی دوران آپ نے مراسلاتی کورس کے ذریعہ حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ سے فتویٰ نویسی کی مشق کی ہے اب آپ اپنے گاؤں ہی میں اپنے طور پہ اشاعت اسلام و سنیت میں مصروف ہیں۔

(۲) حضرت علیہ الرحمہ تقویٰ پرہیزگاری میں اپنی مثال آپ تھے فتویٰ لکھنے سے پہلے

سوال کے ہر گوشہ کو عمیق نظری سے دیکھتے اگر کہیں سے فریب کی بو پاتے تو جواب ہرگز نہ لکھتے اور سائل کی اچھی خبر گیری کرتے بسا اوقات ضرورت محسوس کرتے تو فریب کاروں کے فریب کو اپنی کتابوں میں چھاپ دیتے اس قسم کے نمونے خطبات محرم وغیرہ میں دیکھے جاسکتے ہیں۔

مکتوب دوم

بسمہ تعالیٰ. و الصلاۃ و السلام علی رسولہ الاعلیٰ

عزیز گرامی مولانا محمد عالم نوری مصباحی زید اعزازکم

سلام مسنون و دعائے خیر مشحون

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد "اعمار امتی مابین الستین إلی السبعین" کے مطابق میں موت کی دہائی سے گزر رہا ہوں نہ معلوم کب دنیا سے رخصت ہو جاؤں۔ لہذا ہمارے تلامذہ اور دیگر مخلصین جن سے ہمیں خدمت دین کی زیادہ توقع ہے ہم انہیں اپنا خلیفہ اور مجاز بنا رہے ہیں۔ ان میں سے ایک آپ بھی ہیں۔ اس لئے آپ کے لئے خلافت نامہ ارسال ہے۔

خدائے عزوجل آپ کے علم و عمل میں روز افزوں ترقی عطا فرمائے اور خلوص کے ساتھ ہر طرح دین متین کی بیش از بیش خدمت کرنے کی توفیق رفیق بخشے۔ آمین. بحرمۃ سید المرسلین صلوٰت اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین.

جلال الدین احمد الامجدی

۱۳ رجب المرجب ۱۴۱۹ھ

مکتوب سوم

بسمہ تعالیٰ. و الصلاۃ و السلام علی رسولہ الاعلیٰ

عزیز گرامی مولانا محمد عالم نوری مصباحی زید اعزازکم

سلام مسنون ودعائے خیر مشحون

شامی جلد دوم مطبوعہ نعمانیہ ص۴٦٦ میں ہے: "الحاصل ان الاولی (محتمل الرد) یتوقف علی النیة فی حالة الرضا و الغضب والمذاکرة اھ"

لہٰذا فتاویٰ رضویہ جلد پنجم کے وہ فتاویٰ جن میں یہ تصریح ہے کہ لفظ ''جا'' مذاکرہ میں بھی نیت کا محتاج ہے وہ صحیح اور مفتی بہ ہے۔ مثلاً مسئلہ ۷۲، ۹۱، ۹۲ ؍اور مسئلہ ۱۴۷؍محل نظر اور غیر مفتی بہ ہے۔

اور آپ نے چونکہ مسئلہ ۱۴۷؍کی روشنی میں جواب لکھا ہے، اس لئے وہ صحیح نہیں۔ اور شروع میں آپ نے لکھا ہے اس سے پہلے طلاق صریح مذکور ہونے کی وجہ سے یہ بھی محتاج نیت نہ رہا اور طلاق بائن واقع ہوئی اھ۔ یعنی لفظ ''جاؤ'' سے تقدم طلاق کے سبب بائن پڑ جائے گی چاہے نیت کرے یا نہ کرے۔

لیکن آخر میں آپ لکھتے ہیں۔ ہاں اگر زید بقسم شرعی کہدے کہ ان الفاظ سے طلاق کی نیت نہ تھی اس صورت میں قضاءً ایک طلاق رجعی کا حکم ہوگا۔ یعنی تقدم طلاق کے باوجود نیت کا اعتبار ہوگا۔ اور ایک ہی فتویٰ میں یہ کھلا ہوا تضاد ہے۔ آپ مسئلہ ۷۲، ۹۱، ۹۲ کی روشنی میں پھر سے جواب لکھ کر روانہ کریں۔ (۱)

مولانا ریاض احمد برکاتی اور حنفیہ کے دیگر اساتذہ کو السلام علیکم.

جلال الدین احمد الامجدی

۱۳؍محرم الحرام ۲۰ھ

فائدہ: (۱) مراسلاتی کورس کے ذریعہ افتاء کی مشق کرنے والے علماء کرام کے ساتھ بھی حضرت علیہ الرحمہ کا برتاؤ انتہائی مشفقانہ ہوتا تھا بہت ساری الجھنوں میں گھرے رہنے کے باوجود بڑی گہری نظر سے فتاویٰ کا مطالعہ کرتے اور غلطیوں کی نشاندہی فرماتے مگر اصلاح کے کسی بھی حصہ سے ناراضگی ظاہر نہ ہوتی اور نہ ہی مکتوب الیہ کو اپنی کمتری کا احساس ہوتا آپ علیہ الرحمہ نے اپنے اندر یہ تبدیلی اس لئے پیدا کی تھی کہ مراسلاتی کورس کرنے

والے دینی مدارس کے فارغ التحصیل علماء ہوتے تھے جن کا لحاظ بھی پیش نظر رہتا تھا یہاں تک کہ کسی عالم کے تعلق سے کوئی ایسا کلمہ ہرگز استعمال نہیں فرماتے جس میں بے ادبی کا ادنیٰ پہلو بھی نکلتا ہو ورنہ حال یہ تھا کہ آپ کے مزاج میں بڑی شدت تھی اور چھوٹی چھوٹی غلطیوں پر بھی سخت برہمی کا اظہار کرتے ایک مرتبہ براؤں شریف کے دوران قیام فقیر راقم نے پانی طلب فرمایا میں اس وقت فیض الرسول میں درجۂ ثانیہ کا طالب علم تھا میں نے لوٹا اٹھایا جس میں پہلے سے کچھ پانی تھا وہ پانی نل کے قریب میں نے انڈیل دیا اچانک حضرت کی نظر پڑی بہت برہم ہوئے پھر پانی لینے کے وقت اتفاقیہ لوٹا نل سے ٹکرا گیا فوراً مڑ کر میری طرف دیکھا اور زور سے ڈانٹ پلائی میں نے پورا لوٹا پانی سے بھر لیا اور ڈرتے ڈرتے بارگاہ میں حاضر ہوا جب حضرت کی نظر پانی پر پڑی تو پھر برہم ہو گئے اور تھوڑا پانی گھاس پر گرانے کا حکم دیا بعدہ پانی نوش فرمایا اور پھر تھوڑی دیر کے بعد نرم لہجے میں فرمانے لگے پانی گرانے کے وقت یہ خیال رکھنا چاہئے کہ یا تو گھاس پر گھاس کو سیراب کرنے کی نیت سے گرایا جائے یا زمین پر گرائے تو گرد بیٹھنے یا زمین صاف کرنے کی نیت سے گرائے ورنہ گنہگار ہوگا۔ لوٹے کو نل سے ٹکرانا نہیں چاہئے کہ اس سے لوٹا پچک کر بدنما ہو جاتا ہے۔ گلاس یا لوٹا میں پانی لائے تو کم از کم ایک انچ خالی رکھے کہ بھر جانے کی صورت میں انگلی پڑ جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔

مکتوب چہارم

باسمہ تبارک و تعالیٰ

عزیز گرامی مولانا مفتی محمد عالم نوزی مصباحی زید اعزازکم

سلام مسنون۔ خدا کرے اپنے جملہ متعلقین کے ساتھ آپ بعافیت ہوں۔

تین مہینوں کے جوابات نظر اصلاح کے بعد واپس ہیں اور ساتھ ہی دو ماہ کے سوالات ارسال ہیں۔ جب آپ وطن جا رہے تھے۔ تو لفافہ میں رجسٹری کا ٹکٹ ضرور رکھ دینا چاہیے تھا

کہ دارالعلوم امجدیہ امسال جلسۂ دستار بندی اور گنبد کی تعمیر کی سبب زیادہ تنگی میں ہے۔

خانگی حالات کی مجبوری کے سبب آپ کو بستی چھوڑ کر وطن جانا پڑا اس خبر سے افسوس ہوا۔ خدا کرے کہ وہاں بھی معیاری کتابوں کی تدریس کا سلسلہ جاری رہے، تاکہ آپ کی صلاحیت زنگ آلود نہ ہونے پائے۔ آمین بحرمۃ سید المرسلین صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین۔

مخلصین اہل سنت اور اپنے گھر کے لوگوں کو سلام ودعا کہیں۔ فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۲۱ ربیع الغوث ۲۲ھ

مکتوب اول بنام مولانا محمد اویس القادری (۱)

باسمہ تبارک و تعالیٰ

عزیزم مولانا محمد اویس القادری زید اعزازکم۔ سلام مسنون

خدا کرے آپ لوگ سکون کے ساتھ ہر طرح بخیر وعافیت ہوں۔

لفافہ موصول ہوا۔ اس خبر کو پڑھکر افسوس ہوا کہ دارالعلوم جماعتیہ میں کئی سالوں سے درس نظامیہ کی تعلیم بند رہی۔ پھر یہ جان کر خوشی ہوئی کہ آپ لوگوں کی کوششوں سے اب وہ دوبارہ جاری ہوگئی۔

اسلام وسنیت اور مسلک اعلیٰ حضرت کی تبلیغ واشاعت کا صحیح جذبہ رکھتے ہوئے اگر آپ لوگوں نے محنت سے کام لیا تو انشاء المولیٰ ادارہ روزافزوں ترقی ہی کرتا رہے گا۔

عزیزم مولانا اشتیاق احمد مصباحی کا ابھی تک کوئی خط نہیں موصول ہوا اور نہ اپنے خط میں آپ نے ان کا کچھ تذکرہ ہی کیا۔ بلکہ سلام تک نہ لکھا کیا بات ہے۔ (۲)

کتابوں کا پڑھانا ہی اصل میں پڑھنا ہے لہذا آپ ان میں خوب محنت کریں۔ ہوٹلوں پر بیٹھنے، بازاروں میں گھومنے سے سخت پرہیز کریں اور اراکین میں سے کسی کا دربار

نہ کریں۔ (۳) جو وقت ضروری کاموں سے بچے اسے دینی کتب کے مطالعہ میں صرف کریں اور پانچوں وقت نمازیں جماعت کی پابندی کے ساتھ اہتمام سے ادا کریں۔

دونوں آدمیوں کے لئے مراسلاتی کورس کے سوالات ارسال ہیں

ان کے جوابات ایک ہی رجسٹری میں روانہ کریں اور آٹھ ورق کی واپسی

رجسٹری کے لئے اس میں ڈاک ٹکٹ رکھ دیں۔

عزیزم مولانا اشتیاق احمد مصباحی، مولانا محمد عزیز الدین صاحب جعفری اور دیگر مدرسین ومخلص اراکین کو سلام مسنون طلبہ کو دعائیں۔ فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۱۳؍ذوی القعدہ ۱۴۲۱ھ

فائدہ :(۱) مولانا محمد اویس القادری باصلاحیت عالم دین ہیں قصبہ موراداں، ضلع اناؤ کے رہنے والے ہیں، دارالعلوم غریب نواز، الہ آباد سے فراغت کے بعد حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ کے زیر سایہ دو سال تک فتویٰ نویسی کی تربیت حاصل کی پھر حضرت علیہ الرحمہ کے حکم سے دارالعلوم جماعتیہ طاہر العلوم چھتر پور ایم۔ پی میں درس وتدریس کے لئے گئے اور آج کل دارالعلوم نوریہ احسانیہ عیدگاہ، بھرواری، ضلع کوشامبی کے باوقار مدرس ہیں۔

(۲) حضرت علیہ الرحمہ آپسی اتفاق واتحاد بنائے رکھنے پر بڑا زور دیتے تھے آپ کے تلامذہ یا متعلقین میں کسی کو کسی سے کوئی شکر رنجی ہو جاتی تو آپ متحد کرنے کی پوری کوشش فرماتے۔

(۳) حضرت علیہ الرحمہ اس قسم کی نصیحت عموماً اپنے تلامذہ کو کرتے تھے اور اپنے تجربات ان کے سامنے پیش کرتے تھے اور اپنے ہی اصول پر اپنے شاگردوں کو دیکھنا چاہتے تھے چنانچہ خود بھی ہمیشہ خودداری کے ساتھ درس وتدریس کے فرائض انجام دیئے اور اپنے شاگردوں کو بھی خودداری کے ساتھ رہنے کی تلقین کرتے رہے بلاوجہ ارکان کی جی حضوری کرنے والے حریص مدرسین کی آپ کی نظر میں کوئی عزت نہیں تھی۔

مکتوب دوم

باسمہ تبارک و تعالیٰ

عزیز گرامی مولانا محمد اویس القادری زید اعزازکم۔ سلام مسنون

بحمدہ تعالیٰ میں بعافیت ہوں خدا کرے آپ لوگ بھی بخیریت ہوں۔

دو ماہ کے جوابات موصول ہوئے جو بعد نظر اصلاح واپس ہیں اور ساتھ ہی محرم الحرام ۲۲ھ کے سوالات ارسال ہیں ۵؍صفر المظفر ۲۲ھ مطابق ۲۹؍اپریل ۲۰۰۱ء کو آپ لوگوں کی دستار بندی کا جشن منایا جائے گا۔ اس موقع پر جوابات لکھ کر اپنے ہمراہ لائیں۔

مراسلاتی کورس اگرچہ آپ لوگوں نے کچھ تاخیر سے شروع کیا لیکن ہمیں خوشی ہے کہ فن افتاء جو بڑا مشکل کام ہے اس کے پختہ کرنے کی آپ لوگوں کو فکر ہے اور اس فن کا طالب علم بنے رہنے میں کوئی عار نہیں ہے۔

فتاویٰ امجدیہ، فتاویٰ مصطفویہ، فتاویٰ فیض الرسول اور فتاویٰ برکاتیہ ادارہ میں آ گیا اس خبر سے مسرت ہوئی۔ کوشش جاری رکھیں انشاء المولیٰ تعالیٰ فتاویٰ عالمگیری اور شامی بھی جلد فراہم ہو جائیں گی اور دوسری ضروری کتابیں بھی۔

دعا ہے کہ خدائے عزوجل آپ کے علم وعمل میں روز افزوں ترقی عطا فرمائے اور خلوص کے ساتھ دین متین کی بیش از بیش خدمت کی توفیق رفیق بخشے آمین بحرمۃ النبی الکریم۔

عزیزم مولانا مفتی ابرار احمد امجدی افتاء کی تربیت حاصل کرنے والے علماء اور دار العلوم امجدیہ کے اساتذہ کی طرف سے آپ کو السلام علیکم۔ فقط

دعا گو: جلال الدین احمد الامجدی

۴؍محرم الحرام ۱۴۲۲ھ

مکتوب بنام مولانا محمد کمال الدین صاحب اشرفی

۸۶/۹۲ء

محبّ اکرم جناب مولانا محمد کمال الدین صاحب اشرفی زیدا کرامکم

السلام علیکم ورحمتہ۔ خدا کرے آپ بخیر وعافیت ہوں۔ آپ کا عقیدت نامہ دستیاب ہوا اس خبر سے بے انتہا مسرت ہوئی کہ آپ نے عوام کے بھڑک جانے کی پروا کئے بغیر ہندوستان کی مروجہ تعزیہ داری کے متعلق علماء اہلسنت کے فتاویٰ ان کو سنا دیئے۔

نبی ورسول صرف اللہ کی رضا وخوشنودی مدنظر رکھتے ہیں عوام کی رضا ان کی نظر میں کوئی چیز نہیں۔ تو آپ ہی جیسے عالم دین جو عوام کے ہنگامہ کھڑا کرنے اور ان کی ملامت کی پروا کئے بغیر حکم شرع سے لوگوں کو آگاہ کرتے ہیں وہی نائب رسول ہونے کے درجہ سے سرفراز کئے جاتے ہیں اور دنیا وآخرت میں سر بلند ہوتے ہیں۔ اور جو عوام کی رضا جوئی میں حکم شرع چھپاتے ہیں وہ دونوں جہاں میں ذلیل ورسوا ہوں گے۔

جن مولویوں نے عوام سے یہ کہا کہ خوب تعزیہ داری کرو وہ پکے دنیادار ہیں اور جب انہوں نے یہ کہا کہ کوئی عالم تعزیہ داری منع نہیں کرتا تو وہ جھوٹے کذاب بھی ہیں کہ جلیل القدر علماء اہل سنت نے ہمیشہ مروجہ تعزیہ داری سے منع کیا ہے اور اسے ناجائز وحرام قرار دیا ہے۔ ثبوت کے لئے ہماری کتاب خطبات محرم کافی ہے۔

اور یہ کہنا گمراہی ہے کہ شریعت اور ہے عقیدت اور ہے۔ اس لئے کہ جو عقیدت شریعت کے مخالف ہو وہ جہنم میں لے جانے والی ہے کہ اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ناراضگی کا سبب ہے۔ (۱)

تعزیہ داری کے متعلق جو پوسٹر ۱۳۸۸ھ میں طبع ہوا تھا وہ نایاب ہے کہ ۲۶/سال ہو گئے۔ البتہ کچھ اضافہ کے ساتھ وہی پوسٹر مدرسہ غوثیہ بڑھیا پوسٹ کھنڈسری بازار ضلع سدھارتھ نگر سے چھپا تھا۔ اسی پتہ پر آپ رابطہ قائم کریں۔ ہوسکتا ہے وہاں سے دستیاب ہو جائے۔

خدائے عز وجل آپ کو حق گوئی میں ہمیشہ بے باک رکھے۔اور اس سلسلے میں تکالیف کا مقابلہ کرنے میں آپ کو ثابت قدمی عطا فرماتا رہے اور عوام کو حق بات سمجھنے کی توفیق ارزانی فرماتا رہے۔

حق پسند مخلصین اہل سنت کو سلام کہیں۔فقط والسلام

دعا گو: الامجدی

نئی تصنیف سید الاولیاء اور بزرگوں کے عقیدے طبع ہوگئی۔اول الذکر کی قیمت آٹھ روپے ہے اور دوسری کی قیمت پینتالیس۔ یہ کتابیں کتب خانہ امجدیہ، مہراج گنج، ضلع بستی۔ پن ۲۷۲۰۰۱ سے منگائی جاسکتی ہیں۔

فائدہ: (۱) حضرت فقیہ ملت قدس سرہ ہمیشہ عقیدت پر شریعت کو ترجیح دیتے رہے جس کی تفصیل خطبات محرم میں دیکھی جاسکتی ہے اور اپنے تلامذہ ومتوسلین کو بھی شریعت پر ثابت قدمی کے ساتھ قائم رکھنے کی کوشش کرتے رہے۔

مکتوب جناب زبیر احمد قادری (۱)

محبّ محترم جناب محمد زبیر قادری زید احترامکم۔سلام مسنون ودعائے خیر مشحون

سہ ماہی افکار رضا شمارہ ۱۰ ارشوال تاذی الحجہ ۲۱ھ موصول ہوا۔ماشاءاللہ آپ کا اداریہ بہت خوب ہے اور بعض مضامین کا مطالعہ کیا انہیں بھی معیاری پایا بالخصوص ڈاکٹر محمد صابر سنبھلی صاحب کا مضمون ''ترجمہ کنز الایمان کا لسانی جائزہ'' بہت پسند کیا آپ کی ترتیب بھی قابل تحسین ہے۔اس سے قبل بھی افکار رضا کے کچھ شمارے دستیاب ہوئے تھے لیکن اپنی عدیم الفرصتی کے سبب ہم ان کی وصولیابی سے مطلع نہ کر سکے جس کا افسوس ہے۔

دعا ہے کہ خدائے عز وجل آپ کی عمر میں خیر و برکت عطا فرمائے اس رسالہ کے ذریعہ افکار رضا کو زیادہ سے زیادہ عام کرنے کی توفیق رفیق بخشے۔(۲) اور آپ کی ساری مذہبی خدمات کو قبول فرما کر اجر جزیل دجزائے جلیل سے سرافراز فرمائے آمین بحرمۃ النبی

الکریم علیہ الصلاۃ والتسلیم ۔ آپ کے جملہ رفقائے کار خصوصاً منیجر محمد اسحٰق صاحب برکاتی کو السلام علیکم ۔ فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۲۰ ربیع الغوث ۲۲ھ

فائدہ : (۱) عالیجناب زبیر احمد قادری ایک سہ ماہی رسالہ افکار رضا بمبئی کے ایڈیٹر ذی استعداد اور عمدہ قلمکار ہونے کے ساتھ افکار رضا کی نشر و اشاعت کا جذبۂ وافر رکھنے والے ایک مخلص اور متحرک شخص ہیں ۔ فی الحال راجدھانی دہلی میں کتابوں کی نشر و اشاعت میں مصروف ہیں ۔

(۲) یہاں سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ سرکار اعلیٰ حضرت کے افکار و نظریات کے عام و تام کرنے کی تڑپ حضرت علیہ الرحمہ کے اندر وافر مقدار میں موجود تھی اور جو لوگ اس کام میں لگے تھے وہ آپ کے یہاں قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے ۔

مکتوب مولانا رحمت علی مصباحی (۱)

جناب مولانا رحمت علی صاحب مصباحی ۔ سلام مسنون

آپ کا ایک مطبوعہ فتویٰ بعنوان ''کیا عورتوں کو بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم ہے''؟ جناب فاروق احمد صاحب درویشی ہاسپٹل روڈ کمرہٹی کلکتہ کا بھیجا ہوا موصول ہوا ۔ حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں ۔ ''کہ فرض و وتر و عیدین و سنت فجر میں قیام فرض ہے ۔''

(بہار شریعت حصہ سوم فاروقیہ ۶۸)

لیکن آپ اپنے فتویٰ مذکور میں لکھتے ہیں کہ فرض و واجب اور سنت مؤکدہ نمازوں میں قیام فرض ہے یعنی حضرت فرض و واجب کے ساتھ صرف سنت فجر میں قیام فرض بتاتے ہیں ۔ اور آپ ہر سنت مؤکدہ نمازوں میں قیام فرض قرار دیتے ہیں خلاصہ یہ ہے کہ آپ کے نزدیک ظہر، مغرب، عشاء کی سنت مؤکدہ میں بھی قیام فرض ہے ۔

آپ نے یا تو بہارشریعت کو سمجھا نہیں۔ اور یا تو آپ کے نزدیک وہ قابل اعتناء نہیں۔اور جس شخص کے اندران دونوں باتوں میں سے ایک بھی پائی جائے گی وہ فتویٰ نویسی میں ہر قدم پر ٹھوکریں کھائے گا۔

اور ایک دوسرا فتویٰ بھی درویشی صاحب نے بھیجا ہے جس کا عنوان ہے ''فلمی گانا ایمان کا نشانا'' یہ فتویٰ شارح بخاری فقیہ عصر حضرت مفتی شریف الحق صاحب قبلہ امجدی کا ہے۔جن کے ساتھ آپ نے خود کو نتھی کیا ہے اسے دیکھ کر بڑاافسوس ہوا کہ ڈھائی سطر میں آپ نے کئی غلطیاں کی ہے۔

درمختار مع شامی جلد دوم مطبوعہ نعمانیہ ۳۹۲ میں ہے:"ارتداد احدهما ای الزوجین فسخ عاجل بلا قضاء" اور بہارشریعت حصہ ہفتم ۸۳ میں ہے کہ:''زن و شومیں سے کوئی معاذ اللہ مرتد ہوگیا تو نکاح فوراً ٹوٹ گیا۔اھ مگر آپ لکھتے ہیں کہ مندرج اشعار کے پڑھنے سے عورتیں مرتدہ ہوجائیں گی لیکن اگر وہ شادی شدہ ہیں تو نکاح سے نہیں نکلیں گی۔اھ'' جب کہ مرتد ہونے سے نکاح فسخ ہوگیا اور فوراً ٹوٹ گیا تو وہ نکاح سے ضرور نکل گئیں۔البتہ وہ بعد اسلام دوسرے سے نکاح نہیں کرسکتیں ورنہ جو عورت اپنے شوہر کے ساتھ نہ رہنا چاہے گی مرتد ہوکر بعد اسلام دوسرے سے نکاح کرے گی اور یہ بہت بڑا فتنہ ہوگا۔نکاح سے نکل جانے ہی کی بنیاد پر علامہ حصکفی تحریر فرماتے ہیں کہ "تجبر علی تجدید النکاح" (درمختار) اگر عورت مرتدہ نکاح سے نہ نکلتی تو بعد اسلام شوہر اول سے تجدید نکاح پر مجبور کئے جانے کا حکم ہی نہ ہوتا۔اور یہ حکم اس صورت میں ہے جب کہ شوہر اس کو چاہے لیکن اگر وہ خاموشی اختیار کرے تو وہ نکاح سے نکل جانے ہی کے سبب بغیر طلاق دوسرے سے نکاح کرسکتی ہے۔ردالمحتار جلد دوم، ص ۳۹۲ پر درمختار کے مذکورہ قول کے تحت ہے:"لایخفی ان محلها اذا طالب الزوج ذلك اما لو سكت او تركه صريحا لاتجبر و تزوج من غيره اه."

پھر آپ لکھتے ہیں بعد اسلام اپنے شوہروں سے تجدید نکاح پر احتیاطاً مجبور کی

جائیں گی اھ اس عبارت پر ایک سوال تو یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب آپ کے نزدیک عورت مرتدہ ہوکر نکاح سے نہیں نکلی تو بعد اسلام وہ شوہر سے نکاح پر کیوں مجبور کی جائے گی؟ اور دوسرا سوال یہ اٹھتا ہے کہ جب آپ کے نزدیک تجدید نکاح کا حکم احتیاطاً ہے تو پھر عورت اس پر مجبور کیوں کی جائے گی؟ اور جب عورت نکاح پر مجبور کی جائے گی تو پھر اس کا حکم احتیاطاً کیوں؟ اس لئے کہ جو حکم احتیاطاً ہوتا ہے اس کے لئے کسی کو مجبور نہیں کیا جاسکتا جیسے کہ شہر میں بعد نماز جمعہ خواص کو علماء نے چار رکعت ظہر پڑھنے کا احتیاطاً حکم فرمایا اسی لئے اس کو احتیاط الظہر کہتے ہیں تو اس پر کسی کو مجبور نہیں کیا جائے گا۔

اور حدیث شریف میں ہے: "لا مھر اقل من عشرۃ دراھم" اور فقہ کی ساری کتابوں میں ہے کہ مہر کی سب سے کم مقدار دس درہم چاندی ہے یعنی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ فتاویٰ عالمگیری کے الفاظ یہ ہیں: "اقل المھر عشرۃ دراھم" لیکن آپ لکھتے ہیں سب سے کم مہر مثلاً ایک دینار اھ، اور دینار ایک مثقال یعنی ساڑھے چار ماشہ سونا۔" (فتاویٰ رضویہ جلد ۵، ص ۴۸۶) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق صحابۂ کرام، تابعین اور جملہ علمائے متقدمین ومتاخرین تو یہ فرماتے ہیں کہ مہر کی سب سے کم مقدار دس درہم چاندی ہے۔ لیکن آپ بتاتے ہیں کہ سب سے کم مہر ایک دینار ہے یعنی ساڑھے چار ماشہ سونا۔

حیرت ہے کہ آپ مصباحی عالم ہیں اور مہر کی سب سے کم مقدار نہیں جانتے مگر فتویٰ لکھنے بیٹھ گئے اور نوری دار الافتاء کے خادم ہوکر مفتی بن گئے۔ شاید اعلیٰ حضرت کا یہ قول آپ کی نگاہ سے نہیں گزرا کہ آج کل درسی کتابیں پڑھنے اور پڑھانے سے آدمی فقہ کے دروازہ میں بھی داخل نہیں ہوتا (فتاویٰ رضویہ، جلد چہارم، ص ۵۹۵) اور ان کی یہ تحریر بھی شاید آپ نے نہیں پڑھی کہ علم الفتویٰ پڑھنے سے نہیں آتا جب تک کہ مدتہا طبیب حاذق کا مطب نہ کیا ہو۔ (فتاویٰ رضویہ جلد نہم نصف اول ۲۳۱) (۲)

مگر معلوم ہوا کہ آپ چند روز بھی کسی طبیب حاذق کا مطب نہیں کیے اور جامعہ

اشرفیہ سے فاضل کی سند پاکر اپنے آپ کو مفتی سمجھ بیٹھے۔اس لئے آپ کی غلط فہمی دور کرنے کے لئے یہ چند سطریں لکھ دیا ہوں تا کہ آپ اللہ ورسول سے ڈریں اور علم الفتویٰ سیکھے بغیر فتویٰ لکھنے کی جرأت ہرگز نہ کریں کہ حدیث شریف میں فرمایا: ''اجرأکم علی الفتیا اجرأکم علی النار'' فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۶رر جب المرجب ۲۱ھ

فائدہ: (۱) مولانا رحمت علی مصباحی ضلع سیتا مڑھی (بہار) کے رہنے والے ہیں اور جامعہ اشرفیہ سے فضیلت کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد بنگال کے شہر کلکتہ میں کسی ادارہ کے مدرس اور مفتی تھے اس وقت کہاں ہیں اس کا علم نہیں۔

(۲) یہ پورا مکتوب فن افتاء میں حضرت فقیہ ملت قدس سرہ کی مہارت وحذاقت پر واضح دلیل ہے جس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ شرعی غلطیوں سے صرف نظر کرنا آپ علیہ الرحمہ کی شان کے خلاف تھا اور نہ یہ کہ صرف شرعی غلطیاں بلکہ لسانی اور تقریری غلطیوں پر بھی آپ بڑی سخت گرفت فرماتے جس کا تجربہ عموماً آپ کی بارگاہ کے حاضر باشوں کو یا ان مقررین کو ہوتا جنہیں آپ کی موجودگی میں تقریر کرنے کا اتفاق پڑتا چنانچہ ایک مرتبہ فقیر راقم قیام باسنی کے زمانہ میں اوجھا گنج حضرت کی بارگاہ میں حاضر ہوا دوران گفتگو میں نے کہا کہ اہل باسنی نے لڑکیوں کے لئے ایک ادارہ بنام الجامعۃ الزُہراء قائم کیا ہے۔حضرت نے برجستہ اصلاح کی اور فرمایا ''الجامعۃ الزہراء'' میں نے سنا مگر قطع کلام نہیں کیا حضرت نے دوبارہ ٹوکا اور فرمایا کہ ''ز'' کے فتحہ کے ساتھ ''زَہراء'' بولا کرو کہ ''زُہرہ'' بولنے میں اندیشۂ کفر ہے اور پھر اس کی وضاحت فرمائی اس قسم کے بے شمار واقعات ہیں جن سے صفحات کا دامن تنگ ہو جائے گا۔

(۳) یہاں سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت علیہ الرحمہ تنقید برائے اصلاح کرتے تھے کسی کی آبروریزی تنقید کا مقصد نہیں ہوتا تھا۔

مکتوب بنام مولانا غلام معین الدین چشتی (۱)

بسمہ تعالیٰ. و الصلاۃ و السلام علی رسولہ الاعلیٰ

عزیزم مولانا غلام معین الدین چشتی۔ سلام مسنون ودعائے مشحون

آپ کا لکھا ہوا ایک فتویٰ نگاہ سے گزرا جسے دیکھ کر بڑا افسوس ہوا مگر اس پر فتویٰ کا نمبر نہیں درج ہے کہ جس کا حوالہ میں دے سکوں۔ اس سے بھی آپ کے دارالافتاء کی غیر ذمہ داری ظاہر ہوتی ہے۔ سوال کا خلاصہ یہ ہے کہ بالغہ ولدالزنا حرامی لڑکی کا نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں؟ جواب میں آپ نے لکھا ہے کہ اگر وہاں کے عرف میں دختر حرام سے نکاح باعث بدنامی و عار ہوتو کسی حلال لڑکے کا نکاح اس سے اصلاً نہ ہوگا۔

تو واضح ہو کہ عورت کے لئے مرد کا کفو ہونا ضروری ہے۔ یعنی وہ ولی کی اجازت کے بغیر کم درجہ کے مرد سے نکاح نہیں کرسکتی۔ لیکن مرد کے لئے عورت کا کفو ہونا ضروری نہیں۔ وہ بہت کم درجہ کی لڑکی سے نکاح کرسکتا ہے۔ جیسا کہ درمختار مع شامی جلد دوم نعمانیہ ۳۱۷ میں ہے: "الکفاء ۃ معتبرۃ فی ابتداء النکاح للزومہ أو لصحۃ من جانبہ ای الرجل لان الشریفۃ تاب ان تکون فراشاً للدنی و لذا لاتعتبر من جانبھا لان الزوج مستفرش فلاتغیظہ دناء ۃ الفراش و ھذا عند الکل فی الصحیح اھ" اور علامہ شامی اس کے قول "من جانبہ" کے تحت فرماتے ہیں: "ولا تعتبر من جانبھا بأن تکون مکافئۃ لہ فیھا بل یجوز ان تکون دونہ فیھا اھ." پھر چند سطر بعد اسی میں تحریر فرماتے ہیں: "حاصلہ ان المرأۃ اذا زوجت نفسھا من کفؤ لزم علی الاولیاء و ان زوجت من غیر کفؤ لایلزم او لایصح بخلاف جانب الرجل فانہ اذا تزوج بنفسہ مکافئۃ لہ اولا فانہ صحیح لازم اھ."

اور فتاویٰ رضویہ جلد پنجم کے ص ۴۵۵ کا جو آپ نے حوالہ دیا ہے تو اسے آپ نے سمجھا نہیں۔ اعلیٰ حضرت نے عورت ہی کے لئے مرد کا کفو ہونا ضروری قرار دیا ہے اور آپ نے مرد کے لئے عورت کا کفؤ ہونا ضروری قرار دیتے ہوئے لکھ دیا کہ نکاح اصلاً نہ ہوگا۔ اگر

آپ خطبات محرم میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیان کا مطالعہ کئے ہوتے تو اس کے ص ۱۴۲ کی تین سطریں پڑھ کر کفاءۃ کا مسئلہ سمجھ لیتے کہ حنفیوں کے یہاں لڑکا کی طرف سے کفو ہونے کا اعتبار نہیں وہ چھوٹی سے چھوٹی برادری اور بہت کم درجہ کی لڑکی سے بھی نکاح کرسکتا ہے۔ کفوٗ ہونے کا اعتبار صرف لڑکی کی طرف سے ہے کہ بالغ ہونے کے باوجود اپنے ولی کی رضا کے بغیر وہ غیر کفوٗ سے نکاح نہیں کرسکتی۔ اور فرض کرلیں کہ عورت کا کفو ہونا ضروری ہے تو بھی یہ حکم لگانا کہ نکاح اصلاً نہ ہوگا کیسے صحیح ہوسکتا ہے جب کہ غیر کفوٗ کے نکاح کی صورتوں کو اعلیٰ حضرت نے اسی پانچویں جلد کے ص ۴۵۷ پر تحریر فرمایا ہے۔

سب سے آسان ہے تقریر اس سے مشکل ہے تدریس اور تدریس سے مشکل ہے تصنیف وتالیف اور تصنیف وتالیف سے بھی زیادہ مشکل ہے افتاء اس میں بیدار مغزی ذہانت و فطانت ومعاملہ فہمی اور خاص کر تبحر علمی کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ اور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں: علم الفتویٰ پڑھنے سے نہیں آتا جب تک کہ مدتہا طبیب حاذق کا مطب نہ کیا ہو" (فتاویٰ رضویہ جلد نہم نصف اول، ص ۲۳۱) مگر لوگ اسے بہت آسان سمجھتے ہیں اور بغیر علم فتویٰ لکھ کر اس حدیث کے مصداق بنتے ہیں۔ "من افتی بغیر علم لعنته ملائكة السماء و الارض رواه ابن عساكر"

دارالعلوم مینائیہ گونڈہ کے مولانا امان الرب صاحب نے بھی سوال مذکور کا صحیح جواب نہیں لکھا ہے۔ لیکن ہمیں ان کو خط تحریر کرنے کی فرصت نہیں۔ آپ چونکہ اپنے شاگرد ہیں اس لئے کسی طرح وقت نکال کر آپ کو یہ خط لکھوادیا تاکہ آپ کی اصلاح ہوجائے اور اس بات کا بھی پوری طرح احساس ہوجائے کہ علم الفتویٰ بڑا مشکل فن ہے۔ فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۲۸/ جمادی الآخرہ ۲۰ھ

فائدہ: (۱) مکتوب سے ظاہر ہے کہ مولانا غلام معین الدین چشتی حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ کے شاگرد ہیں۔

مکتوب بنام مولانا غلام معین الدین صاحب رضوی

عزیزم زیداعزازکم

سلام مسنون ودعائے خیر مشحون

خیریت طرفین مطلوب۔ عقیدت و اخلاص سے بھرا ہوا آپ کا خط موصول ہوا حالات سے آگاہی ہوئی۔ علم کی زیادہ روشنی یوپی ہی میں ہے باقی صوبے اس معاملے میں پیچھے ہیں۔ ابھی آپ کو براؤں شریف میں اور رہ کر اپنے علم کو مزید پختہ کرنا چاہئے تھا آپ نے جلدی کردی۔ لیکن جب یہاں سے چلے ہی گئے ہیں تو اپنے علم کو بڑھانے کے لئے بلکہ صحیح معنی میں عالم دین بننے کے لئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کے کتابوں کا زیادہ سے زیادہ مطالعہ کریں۔ (۱) کہ ان کی تصنیفات سے علم کے ساتھ عمل بھی بڑھتا ہے بلکہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت جو ایمان کی جان اور روح دین ومغز قرآن ہے اس میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ (۲)

خطبات محرم امید کہ محرم ۹ھ تک طبع ہوجائے گی۔ دعا ہے کہ خدائے عزوجل آپ کو ہر طرح دین متین کی بیش از بیش خدمت کی توفیق رفیق بخشے۔ آمین! فقط والسلام دعا گو

جلال الدین احمدی الامجدی

۲۸رربیع الاول ۸ھ

فائدہ: (۱) اس مکتوب سے نہ صرف یہ کہ تلامذہ پر حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ کی شفقت کا اندازہ ہوتا ہے بلکہ سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہ سے آپ علیہ الرحمہ کی گہری عقیدت اور مسلک اعلیٰ حضرت کی نشر واشاعت سے خاصی دلچسپی بھی ظاہر ہوتی ہے۔

(۲) حضرت اقدس نور اللہ مرقدہ کا مذکورہ نظریہ مسلکی جذبے یا عقیدت بے جا کی پیداوار نہیں بلکہ مبنی برحقیقت ہے۔ سرکار اعلیٰ حضرت کی تصنیفات سے نہ جانے کتنے لوگ بدعقیدگی سے تائب ہوکر راہ ہدایت پر گامزن ہوگئے اور نہ جانے کتنے خوش عقیدہ مسلمانوں نے تصنیفات رضا کے ذریعہ اپنے سینہ کو عشق نبی کا مدینہ بنایا۔

مکتوب بنام مولانا محمد فہیم نظامی مصباحی (۱)

باسمہ تعالیٰ

محبّ محترم جناب حافظ محمد فہیم صاحب زیداحترامکم

سلام مسنون ودعائے خیر مشحون

ماہ رمضان کے موقع پر دارالافتاء تقریباً دو ماہ بند رہتا ہے اس لئے جواب تاخیر سے ارسال کیا جارہا ہے فتویٰ پر مشتمل کتاب وغیرہ کی وصولیابی سے مطلع کریں اور آئندہ فتویٰ کے لئے جوابی لفافہ یا اس کے برابر ڈاک ٹکٹ ضرور روانہ کریں کہ فتویٰ منگانے کا یہی طریقہ ہے۔

مکتبہ مینائیہ گونڈہ نے راقم الحروف کے اشتہار عید ایک دن پہلے کیوں؟ کو بھی کتابی شکل میں شائع کیا ہے۔ لہٰذا شرعی عید اور عرفی عید نیز ایک دن پہلے کیوں؟ دونوں پرچے آپ وہاں سے منگا کر مسلمانوں میں عام کریں۔

خدائے عزوجل آپ کے دینی جذبہ میں روز افزوں ترقی بخشے اور آپ کی ساری دینی خدمات کو قبول فرما کر اجر جزیل سے سرفراز فرمائے۔ آمین!

اپنے مخلصین کو سلام ودعا کہیں۔ فقط والسلام جلال الدین احمد الامجدی

۲۰؍شوال ۲۱ھ

فائدہ: (۱) مولانا محمد فہیم نظامی مصباحی بن محمد ابراہیم صاحب مقام منصور نگر پوسٹ گڑھی سین پور، ضلع سیتاپور، یوپی میں یکم جنوری ۱۹۸۲ء کی کسی ساعت میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم یعنی ناظرۂ قرآن گھر ہی پر والدین کریمین اور دادی مرحومہ کی نگرانی میں مکمل کی بعدہ حفظ قرآن کریم کے لئے مدرسہ حنفیہ ضیاء القرآن لکھنؤ میں داخل ہوئے جہاں ۱۹۹۱ء سے ۱۹۹۵ء تک حصول علم میں مصروف رہے اور حفظ قرآن وقرأۃ حفص کی دستار سے نوازے گئے پھر عربی وفارسی کی ابتدائی تعلیم کے لئے ضلع بستی کی مشہور درسگاہ دارالعلوم

علیمیہ جمد اشاہی میں داخل ہوئے جہاں ۱۹۹۶ء سے ۱۹۹۷ء تک رہے اور اعدادیہ تا ثانیہ کی تعلیم حاصل کی اور پھر قسمت نے یاوری کی تو ۱۹۹۸ء میں جامعہ اشرفیہ مبارکپور میں داخل ہوکر ثالثہ سے ثامنہ تک کی تعلیم کے ساتھ قرأۃ سبعہ بھی مکمل پڑھا یہاں تک کہ ۲۰۰۳ء میں خلعت و دستار سے نوازے گئے موصوف نے فراغت کے بعد متعدد اداروں میں فریضۂ تدریس انجام دیا اور اب جامعہ فیضان اشفاق کے مقبول ترین استاذ ہیں حضرت فقیہ ملت قدس سرہ سے گہری عقیدت رکھتے ہیں سنجیدہ مزاج ذی استعداد اور پروقار عالم ہیں مولیٰ تعالیٰ موصوف کے علم و عمل میں مزید نکھار پیدا فرمائے۔ آمین!

(۲) وہابیہ غیر مقلدین عام طور پہ بلا رویت ہلال محض ٹی۔ وی یا ریڈیو کی خبر پر عید ایک دن پہلے ہی منا لیتے ہیں جو شرعاً جائز نہیں کہ اولاً ٹی۔ وی اور ریڈیو کی خبر مقبول نہیں ثانیاً یہ کہ اس طریقہ پر عید منانے سے ایک روزہ قضا رہ جاتا ہے جسے لوگ قضا سمجھتے ہی نہیں اور بلا وجہ گنہگار ہوتے ہیں ثالثاً مذکورہ طریقے پر عید منانے سے مسلمانوں کا اتحاد باقی نہیں رہتا کہ بہت سارے سنی بھی اس مسئلہ میں وہابیوں کے ہمنوا ہوکر وہ بھی ایک دن پہلے عید منا لیتے ہیں اس لئے حضرت علیہ الرحمہ نے مکتوب میں مذکور پوسٹر اور رسالہ لکھ کر عوام اہل سنت میں پھیلایا اور اپنے احباب کو بھی اس کام پر لگا دیا تا کہ اہل سنت وہابیوں کے فریب کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

مکتوب بنام مولانا شبیر احمد صدیقی اشرفی (۱)

بسمہ تعالیٰ. و الصلاۃ و السلام علی رسولہ الاعلیٰ

جناب مولانا محمد شبیر احمد صاحب صدیقی اشرفی! سلام مسنون

فتاویٰ فیض الرسول میں عیدین کی تکبیرات زوائد کے متعلق آپ کے استفتاء کے جواب میں حضرت قاضی مفتی عبد الرحیم صاحب قبلہ کا فتویٰ محررہ ۲۱ محرم ۱۴۱۴ھ ابھی چند

روز قبل موصول ہوا۔ اب تو آپ پر ظاہر ہو گیا کہ فقہاء کے کلام میں تضاد وتخالف کے سبب تسامح ہوا۔

اس مسئلہ پر آپ بہت دنوں تک مولانا محمد مستقیم مصطفوی سابق مفتی دار العلوم مسکینیہ دھوراجی سے تحریری مناظرہ کرتے رہے۔ اور حضرت مفتی شریف الحق صاحب قبلہ امجدی کو بھی آپ نے فتاویٰ فیض الرسول کے مسئلہ مذکور کے متعلق استفتاء بھیجا تھا۔ جواب میں انہوں نے تحریر فرمایا تھا کہ صاحب فتویٰ زندہ ہیں ان کی طرف رجوع کریں۔ لیکن اس کے باوجود ابھی تک آپ نے اس طرف رخ نہ کیا اس میں کیا مصلحت ہے؟

آپ نے پہلے سوال میں لکھا ہے کہ اگر آخر الذکر دونوں کتابوں کا قول صحیح ہے تو ظاہر ہے سہواً کرنے پر سجدۂ سہو لازم اور قصداً کرنے پر فساد صلاۃ لازم اھ۔ اور دوسرے سوال میں آپ نے تحریر کیا ہے کہ ایک رکعت میں سورۃ فاتحہ کی تکرار سہواً ہو تو سجدۂ سہو واجب اور قصداً ہو تو نماز فاسد اھ۔ تو قصداً ترک واجب سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ یہ جزیہ کس کتاب میں ہے تحریر کریں۔ اور فتاویٰ دار العلوم شاہ عالم ہمت کر کے شائع کر دیں تا کہ عوام وخواص اس سے فائدہ اٹھائیں۔ (۱) فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۵؍محرم الحرام ۲۰ھ

فائدہ: (۱) حضرت علیہ الرحمہ نے اپنی ذات کے لئے نہ کبھی کسی سے دشمنی کی اور نہ دوستی ہمیشہ اللہ جل جلالہ ورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا وخوشنودی کو مقدم رکھا اس لئے جو لوگ آپ سے اختلاف رکھتے تھے انہیں بھی آپ علیہ الرحمہ اپنے نیک مشوروں سے نوازتے تھے اور حتی المقدور ان کی دل آزاری سے گریز کرتے تھے یہ اور بات ہے کہ "الحق مر" کے تحت آپ کی حق بات مخالفین کو کڑوی لگتی تھی جس کی آپ کو پرواہ بھی نہیں تھی۔

مکتوب بنام مولانا محمد حبیب الرحمٰن رضوی (۱)

۷۸۶/۹۲

عزیز محترم مولانا محمد حبیب الرحمٰن رضوی زیداعزازکم

سلام مسنون ودعائے خیر مشحون

سنگ بنیاد کانفرنس کی آخری تاریخ ۱۰ر شعبان ۲۱ھ مطابق ۷ نومبر منگل کی دعوت ہم نے منظور کی ہے لیکن ہم پہلے خط میں اس کی شرط لکھنا بھول گئے۔ اور وہ یہ ہے کہ آپ اس میں دھرم سنگھوا کے علی احمد بسمل عزیزی کو مدعو نہ کریں ورنہ ہم شریک نہیں ہوں گے اس لئے کہ وہ اپنے مدرسہ میں دیوبندی کو مدرس رکھے ہوئے ہے جس سے سنیت کو بہت نقصان پہنچ رہا ہے۔(۲)

اگر آپ کے لئے اس کا مدعو کرنا ضروری ہو یا آپ اسے دعوت دے چکے ہوں اور اب اسے روکنے سے مجبور ہوں تو مطلع کریں تاکہ ہم اس تاریخ کی دعوت کسی دوسرے کی منظور کرسکیں۔

آپ کے والد گرامی صوفی صاحب قبلہ اور ان کے مخلصین کو السلام علیکم۔ فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۲۱ر ربیع الغوث ۲۱ھ

فائدہ: (۱) مولانا حبیب الرحمٰن صاحب رضوی دارالعلوم تدریس الاسلام، بسڈیلہ کے استاذ دور حاضر کے مشہور صوفی عالم دین حضرت علامہ صوفی محمد نظام الدین صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ کے صاحبزادے ہیں اور حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ کے عقیدت مندوں میں سے ہیں۔

(۲) اس مکتوب سے حضرت فقیہ ملت قدس سرہ کی تقویٰ شعار زندگی اور تصلب فی الدین کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ دیوبندی وہابی تو الگ رہے آپ علیہ الرحمہ ایسے شخص کے ساتھ ایک اسٹیج پر بیٹھنا گوارا نہیں کرتے تھے جو وہابیہ دیابنہ سے کسی قسم کا کوئی تعلق رکھتا ہو۔

مکتوب بنام خلیل احمد قادری (۱)

عزیز مولانا خلیل احمد قادری زید اعزازکم

سلام مسنون و دعائے خیر مشحون۔ بہت پہلے کتب خانہ امجدیہ سے آپ کے آرڈر پر کتابیں روانہ کی گئیں مگر ابھی تک ان کی رقم نوسو اٹھائیس روپئے آپ روانہ نہیں کیئے اس سلسلہ میں جب آپ کو خط لکھا تو آپ نے یہ جواب دیا کہ کتابیں فروخت نہیں ہوئیں تو ہم نے جواباً لکھا کہ ہم فلاں گاڑی سے بھوپال ہوکر گزر رہے ہیں کتابیں واپس لاکر اسٹیشن پر ہم کو پہنچادیں۔

لیکن آپ نے ایسا نہیں کیا۔ پھر اس سلسلہ میں ہم نے جب آپ کو فون کیا تو آپ نے بتایا کہ اس تاریخ پر ہم باہر چلے گئے تھے حالانکہ جب آپ اس تاریخ میں باہر جانے والے تھے تو اپنے کسی آدمی کو دے دیتے وہ کتابیں ہم کو پہنچادیتا۔

ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ آپ حق العبد سے بری الذمہ ہونے کے لئے بے چین رہتے اور ہم کو آپ بار بار لکھتے کہ آپ کا کوئی آدمی بھوپال سے ہوکر گزرنے والا ہو تو مطلع کریں تا کہ اس کے ذریعہ ہم آپ کی کتابیں واپس کردیں۔

مگر آپ نے ایسا نہیں کیا جس سے ظاہر ہے کہ حق العبد کی آپ کو پرواہ نہیں ہے۔ شاید آپ کو معلوم نہیں کہ حدیث شریف کے مطابق ہر تین پیسے کے بدلے سات سو نماز باجماعت کا ثواب ہمیں دینا پڑے گا۔ تو نوسو اٹھائیس روپئے کے بدلے آپ کو کتنا ثواب دینا پڑے گا حساب جوڑ لیں اور نماز کا ثواب ختم ہوجائے تو دوسری نیکیاں دینی پڑیں گی اور وہ بھی ختم ہوجائیں گی تو ہمارے گناہ آپ پر لاد دیئے جائیں گے پھر اس کے بعد کیا ہوگا وہ ظاہر ہے۔ (۲) فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۴ ربیع الآخر ۱۸ھ

فائدہ:(۱) مکتوب سے ظاہر ہے کہ مولانا خلیل احمد صاحب بھوپال میں کتابوں کے تاجر ہیں۔

(۲) اس مکتوب سے واضح ہے کہ حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ الجھی ہوئی گتھیوں کو سلجھانے کے لئے دنیاوی کارروائیوں کا سہارا نہ لے کر شرعی تدبیروں کو استعمال کرتے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آپ علیہ الرحمہ اپنی ہی طرح دوسرے سنیوں کو بھی حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العبد سے سبکدوش دیکھنا چاہتے تھے چنانچہ آپ علیہ الرحمہ حقوق العباد کی ادائے گی میں اس قدر احتیاط برتتے کہ ایک مرتبہ جب فقیر راقم مراسلاتی کورس کے ذریعہ افتاء کی تربیت لے رہا تھا جوابی رجسٹری کے لئے ایک روپیہ کا ٹکٹ زیادہ بھیج دیا حضرت علیہ الرحمہ نے وہ ایک روپیہ کا ڈاک ٹکٹ میرے پاس لفافہ میں رکھ کر واپس بھیج دیا جس سے میرے دل و دماغ پر آپ کی پرہیز گاری کا بڑا گہرا اثر پڑا جب کہ دور حاضر میں حال یہ ہے کہ فقیر راقم نے جب مفتی اعظم راجستھان مدظلہ کی حیات وخدمات پر مقالات کا مجموعہ مرتب کرنا چاہا تو حصول مقالہ کے لئے ہر مقالہ نگار کے پاس ۲۳؍روپئے کا ڈاک ٹکٹ بھی روانہ کیا کچھ حضرات مقالے ارسال کئے مگر کچھ حضرات نے نہ صرف یہ کہ مقالہ لکھنے سے انکار کردیا بلکہ جوابی رجسٹری کا ڈاک ٹکٹ بھی ضبط کر کے بیٹھ گئے اور آج تک اسے واپس نہ بھیجا ان میں بعض وہ لوگ بھی ہیں جو اکابرین کی صف میں شمار کئے جاتے ہیں اس لئے جب حضرت فقیہ ملت کا خیال آتا ہے تو برجستہ زبان پر یہ مصرع جاری ہوجاتا ہے کہ:

ایسا کہاں سے لاؤں کہ تجھ سا کہوں جسے

مکتوب بنام مولوی عبدالحکیم

بسمہ تعالیٰ. و الصلاۃ و السلام علی رسولہ الاعلیٰ

مولوی عبدالحکیم برہ پوری۔سلام مسنون

مولوی گیری سے تو آپ نے ترقی کی ہے لیکن آپ نے اپنے لڑکوں کو ایسا بنایا کہ وہ

لوگ ہم جیسوں کو منہ دکھانے کے قابل نہیں۔آپ سے بہتر تو حاجی جمائی ثابت ہوئے کہ انہوں نے اپنے ایک لڑکے کو عالم دین بنایا جو حتی المقدور اسلام وسنیت اور مسلک اعلیٰ حضرت کی تبلیغ واشاعت کا کام کررہے ہیں۔

پھر آپ نے اتنی ترقی کی کہ ہندوؤں کی طرح شادی کا کارڈ چھپوایا جس میں اردو کا کہیں نام ونشان نہیں یہاں تک کہ پتہ میں بھی اردو کا ایک لفظ نہیں جسے دیکھ کر مجھے سخت تکلیف ہوئی۔

واضح رہے کہ جو مسلمان اردو کے ساتھ ایسی بے اعتنائی برتتے ہیں ہم اپنے گھر والوں کو ان کی شادی میں شریک نہیں ہونے دیتے۔

لہٰذا تاوقتیکہ آپ اردو شادی کارڈ اردو پتہ کے ساتھ امجدی منزل اوجھا گنج کو نہیں بھیجیں گے ہمارے گھر کا کوئی آدمی آپ کی شادی میں شریک نہیں ہوگا۔(ا) فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۱۲؍رجب المرجب ۱۹ھ

نوٹ: آپ نے اپنے گھر میں دنیاداری کی جو خوب مضبوط بنیادیں قائم کردی ہیں اب ان پر جتنی عمارتیں کھڑی ہوں گی سب کا خمیازہ آپ کو مرنے کے بعد بھگتنا پڑے گا۔الامجدی

فائدہ: (ا) اس پورے مکتوب میں حضرت علیہ الرحمہ کی تقویٰ شعار زندگی کا عکس نمایاں ہے نیز زبان اردو کے ساتھ آپ علیہ الرحمہ کی ہمدردی اور اس کے فروغ کی کوشش کا اندازہ ہوتا ہے آپ نور اللہ مرقدہ خود عام طور پہ اردو اور بسا اوقات اپنی مادری زبان بولتے یا پھر دوران گفتگو عربی وفارسی کے وہ الفاظ استعمال کرتے جو اردو میں مستعمل ہیں مگر انگریزی یا ہندی الفاظ ہرگز نہیں بولتے اور یہی احتیاط اپنے مکتوبات میں بھی کرتے پتہ میں ایک دو الفاظ اردو کے ضرور لکھتے یہاں تک کہ اگر آپ کے پاس کوئی ایسا خط آتا جس کے پتہ میں اردو کا کوئی لفظ نہ ہوتا تو آپ کو سخت تکلیف ہوتی اور جوابی خط میں اپنی تکلیف کا

اظہار ضرور کرتے اسی طرح اگر آپ کے سامنے کوئی انگریزی یا ہندی کا لفظ استعمال کر لیتا تو فوراً اسے ٹوک دیتے چنانچہ فقیر راقم جب پہلی مرتبہ مرکز تربیت افتاء اوجھا گنج حاضر ہوا تو حضرت علیہ الرحمہ نے بڑی ذرہ نوازی فرمائی رات میں تقریباً ۲ر بجے تک گفتگو فرماتے رہے جب آرام کرنے کی اجازت ملی اور میں اپنی جائے قیام پر آیا تو استنجا کی ضرورت محسوس ہوئی میں باہر نکل کر ادھر ادھر دیکھنے لگا حضرت نے پوچھا کیا دیکھ رہے ہو؟ میں نے استنجا خانہ کے لئے معروف انگریزی لفظ استعمال کرتے ہوئے پوچھا وہ کدھر ہے؟ حضرت نے فوراً ٹوکتے ہوئے تنزیہ فرمایا۔ ماشاء اللہ آپ نے راجستھان میں انگریزی بولنا بھی سیکھ لیا۔ انگریزی لفظ نہیں بیت الخلاء یا استنجا خانہ بولا کرو اور پھر مجھے ٹارچ کی روشنی میں استنجا خانہ تک پہنچایا۔ اسی طرح کا ایک واقعہ میرے ہم سبق دوست حضرت مولانا شفیق عالم مصباحی نے بیان کیا کہ موصوف حضرت علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں فتویٰ نویسی کی تربیت حاصل کرنے کی غرض سے حاضر ہوئے، حضرت نے پوچھا کہاں رہتے ہو؟ مولانا نے عرض کیا ہزاری باغ میں، فرمایا خاص ہزاری باغ میں؟ عرض کیا نہیں ہزاری باغ چھیتر میں رہتا ہوں، فرمایا چھیتر کی بجائے اگر علاقہ کہہ دیتے تو کیا گناہ ہو جاتا؟ آئندہ خیال رکھو جب کسی سے اردو زبان میں مخاطب ہو تو انگریزی اور ہندی لفظ درمیان میں ہرگز نہ استعمال کرو۔

مکتوب اول جناب قاری رئیس احمد نوری (۱)

۹۲/۸۶ء

محب اکرم جناب قاری رئیس احمد صاحب نوری اشرفی زید اکرامکم

سلام مسنون۔ خدا کرے آپ سب لوگ بخیر و عافیت ہوں۔ خط کے ساتھ استفتاء موصول ہوا۔ سوال چونکہ اہم تھا اس لئے جواب تاخیر سے ارسال کیا جا رہا ہے۔ اس کی وصولیابی سے مطلع کریں تا کہ اطمینان ہو جائے کہ ڈاک کی بدنظمی کے سبب بہت سے خطوط

راستہ میں ضائع ہو جاتے ہیں۔

ناسک سٹی میں قیام کرنے کو جی نہیں چاہتا ہے لیکن جب آپ کی دلی خواہش ہے تو آئندہ سال انشاء المولیٰ میں ایک شب وہاں ٹھہرنے کی کوشش کروں گا۔

سال گذشتہ میں دو شب سات پور میں رہا مگر وہ بھی ناسک سٹی ہی کا ایک حصہ ہے تکلیف پہنچی تو امسال دھولیہ سے روانہ ہو کر ناسک سٹی میں بس چھوڑ دی اس کے بس اسٹیشن پر ظہر کی نماز پڑھی اور پھر دوسری بس سے بھیونڈی کے لئے روانہ ہو گئے۔ سات پور کی طرف رخ بھی نہیں کیا۔

امسال دار العلوم امجدیہ ہی سے تربیت افتاء کا پانچ سالہ مراسلاتی کورس بھی جاری کیا گیا اس کے متعلق آپ کے دار العلوم میں بھی خط پہنچا ہو گا۔

ماہ رمضان میں دار العلوم امجدیہ کا چندہ امید سے کہیں زیادہ ہوا اس لئے کہ جو لوگ دین کی ضرورتوں کو سمجھتے ہیں وہ اس مفتی ساز ادارہ کی دل کھول کر مدد کئے۔

رضوی اشرفی اختلاف وقت کا بہت بڑا المیہ ہے۔ حضرت علامہ ارشد القادری صاحب قبلہ جو بہت ہی دانا و بینا آدمی ہیں انہوں نے صلح کا بہت اچھا طریقہ پیش کیا تھا مگر ناکام رہے اور تھک ہار کر بیٹھ گئے تو مجھ جیسا آدمی اس سلسلہ میں قدم اٹھا کر کیا کر سکتا ہے۔ بس دعا ہے کہ خدائے عزوجل جلد سے جلد مصالحت کی کوئی صورت پیدا فرما دے (۲) آمین بحرمۃ سید المرسلین صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین مخلصین اہل سنت کو سلام کہیں۔ فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۲۶ رشوال ۱۷ھ

فائدہ :(۱) مکتوب الیہ جناب قاری رئیس احمد نوری اشرفی مہاراشٹر کے مشہور شہر ناسک میں دینی ادارہ دار العلوم اہل سنت، گھاس بازار کے مدرس اور حضرت فقیہ ملت قدس سرہ کے عقیدت مند ہیں۔

(۲) اشرفی رضوی اختلاف نے ہندوستان کے سنی مسلمانوں کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا فریقین نے بے بنیاد باتیں ایک دوسرے کی طرف منسوب کر کے اکابرین علماء کے وقار کو مجروح کیا اور رسالوں میں چھاپ کر عام کیا جس سے جماعت اہل سنت کا زبردست نقصان ہوا اور علماء اہل سنت کے خلاف بہت سی بے بنیاد باتیں وہابیہ دیابنہ کے ہاتھ لگیں لہٰذا اس قسم کے اختلاف کو حضرت فقیہ ملت نور اللہ مرقدہ جیسی نابغۂ روزگار شخصیت پسند کرے یہ ناممکن تھا چنانچہ آپ علیہ الرحمہ ہمیشہ اس اختلاف سے متعلق اپنے کرب کا اظہار فرماتے رہے اور جہاں کہیں کوئی عالم دین اس اختلاف کو مٹانے کے لئے قدم بڑھاتا تا آپ علیہ الرحمہ اسے اپنے تعاون کا یقین دلاتے مگر مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ منصف مزاج علماء کی کوششیں ناکام ہو گئیں اور اختلاف اگر چہ کچھ سرد تو ہو گیا مگر اصلاً ختم نہیں ہوا۔ مولیٰ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اہل سنت کی عزت وآبرو جان ومال اور ایمان وعقیدہ کی حفاظت فرمائے۔ آمین!

مکتوب دوم

۷۸۶/۹۲

محب محترم وعلیکم السلام ورحمتہ۔ ثم السلام علیکم

خدا کرے آپ ہر طرح بخیر و عافیت ہوں۔ فتاویٰ مرکز تربیت افتاء کے چاروں حصوں کو روانہ کرنے کا حکم دے دیا ہے امید کہ جلد ہی آپ کو وصول ہو جائیں گے۔

اور جو فتویٰ آپ نے ارسال کیا وہ یہاں نہیں پہنچا ورنہ اس کی تصدیق ضرور روانہ کر دی جاتی۔ محرم، ربیع الاول اور رمضان میں بھی اب ہم نے بمبئی جانا بند کر دیا ہے۔ پھر بھی اگر کبھی ادھر کا سفر ہوا اور یاد رہا تو آپ کو ضرور مطلع کر دیں گے۔ دار العلوم کے دیگر مدرسین وارکین کو سلام مسنون۔ فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۲۹ / جمادی الآخرۃ ۲۱ھ

مکتوب حافظ فیاض احمد صاحب

۸۶/۹۲/۷

محب مکرم جناب حافظ فیاض احمد صاحب زیدا کرامکم

وعلیکم السلام ورحمتہ وبرکاتہ۔ثم السلام علیکم۔خدا کرے آپ بخیر وعافیت ہوں۔کتاب شاہ عبدالعلیم صدیقی علیہ الرحمہ کے ساتھ چنداور کتابوں کا پیکٹ موصول ہوا۔پھر کچھ دنوں بعد ''بزرگوں کے عقیدے'' شائع کردہ مسلم کتابوی لاہور کے تین نسخے دستیاب ہوئے جنہیں دیکھ کر بے انتہا مسرت اور بے پایاں فرحت ہوئی۔

۲۲رمحرم الحرام کو بانی فیض الرسول کا عرس تھااس کی بھیڑ بھاڑ میں آپ کا خط اور مفتی اشرف رضا صاحب کے خط کا عکس کہیں ضائع ہوگیا۔جس میں ہمارے بڑھتے ہوئے نسیان کا بھی کافی دخل ہے۔البتہ جو خط انہوں نے مجھے روانہ کیا تھا جس کے بعض نامناسب الفاظ کے سبب ہم نے ان کو جواب نہیں دیا وہ محفوظ ہے اسی کو سامنے رکھ کر مندرجہ ذیل چند سطریں تحریر ہیں۔

جب کہ انہوں نے اپنی کتاب مین لکھا ہے کہ ایام تشریق ۹رذی الحجہ سے ۱۳رذی الحجہ تک ہیں تو اس کتاب کا پڑھنے والا یہی سمجھے گا کہ ۹رسے ۱۳رذی الحجہ تک ایام تشریق ہیں اور یہ غلط ہے پھر اس کتاب کے پڑھنے والوں سے اگر کوئی دریافت کرے کہ تکبیر تشریق کب سے کب تک پڑھنا واجب ہے تو وہ یہ جواب بھی دے سکتا ہے کہ پورے ایام تشریق میں تکبیر تشریق پڑھنا واجب ہے تو یہ جواب بھی غلط ہوگا۔

اور ہم نے اپنی تحریر میں تشریق کے معنی ہیں گوشت کے ٹکڑے کرنا اور سکھانا اس پر اس لئے زور دیا ہے تا کہ اچھی طرح سمجھ میں آجائے کہ ۹-۱۰رذی الحجہ ہرگز ایام تشریق نہیں ہوسکتے۔مفتی اشرف رضا جیسے اور بھی بعض عالم ملے جو پانچ دن تکبیر تشریق کے سبب ۵ردن کو ایام تشریق بھی سمجھتے تھے۔(۲)

اور ان کا یہ لکھنا صحیح نہیں کہ کتاب سید الاولیاء میں جو حضرت سید احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کی استدعا پر سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مزار اقدس سے دست مبارک نکالنے کا واقعہ درج ہے۔ اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ کی تحقیق کے خلاف ہے۔

اس لئے کہ اعلیٰ حضرت قبلہ اپنے رسالہ مبارکہ طرد الافاعی ترتیب مفتی اشرف رضا کے ص ٦ پر تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت سید احمد کبیر رفاعی علیہ الرحمہ کے مذکورہ اشعار پڑھنے پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارکہ روضۂ انور سے باہر کرنا اور حضرت رفاعی کا اس کے بوسہ سے مشرف ہونا مشہور و ماثور ہے پھر علامہ سیوطی کی تصنیف ''تنویر الملک برویۃ النبی والملک'' کے حوالہ سے عربی میں واقعہ کو نقل فرمایا۔

پھر اس کے بعد اسی ص ٦ پر تحریر فرمایا کہ بعینہ یہی کرامت جلیلہ حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے لئے بھی مذکور و مزبور ہے۔

اعلیٰ حضرت قبلہ کی اس تحریر سے ظاہر ہے کہ مذکورہ اشعار کے پڑھنے پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا روضۂ انور سے دست مبارک کے باہر نکالنے کا واقعہ حضرت سید احمد کبیر رفاعی کی نسبت سے بھی مشہور ہے اور حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے متعلق بھی مذکور ہے تو یہ اعلیٰ حضرت کی تحقیق کے خلاف کیسے ہو گیا جب کہ اسی نئی ترتیب کے ص ۷ / پر آپ خود تحریر فرماتے ہیں کہ تعدد سے کوئی مانع نہیں الخ (پورا پیراگراف پڑھیں)

اور واضح رہے کہ علامہ عبدالحکیم شرف قادری صاحب نے اپنی عربی تصنیف ''من عقائد اہل السنۃ'' کے ص ۱۴۱ ۳ پر علامہ سیوطی کی تصنیف الحاوی للفتاویٰ جلد دوم ۲۶۱ کے حوالہ سے بھی حضرت رفاعی علیہ الرحمہ کے متعلق اس واقعہ کو تحریر فرمایا ہے۔ (۳)

حضرت رفاعی علیہ الرحمہ کی نسبت ہمارا واقعہ مذکور کا لکھنا اعلیٰ حضرت کی تحقیق کی خلاف اس لئے ہو گیا کہ ہم نے ان کو ان کی ایک لغزش سے آگاہ کیا ورنہ یہی واقعہ خطبات محرم کے پہلے وعظ میں بھی حضرت رفاعی علیہ الرحمہ کے متعلق آٹھ دس سال سے چھپ رہا ہے مگر آج تک وہ اعلیٰ حضرت قبلہ کی تحقیق کے خلاف نہ تھا۔ اور خطبات محرم وہ مستند کتاب

ہے کہ وہ علماء جو مفتی اشرف صاحب سے بڑے ہیں وہ بھی اس سے استفادہ کرتے ہیں۔تو بمبئی کی دنیا میں رہ کر کہ جہاں کثرت سے محرم کی محافل ہوتی ہیں مفتی اشرف صاحب نے اس کتاب سے ضرور استفادہ کیا ہوگا۔

ہوسکتا ہے کچھ لوگوں کو ان کی تحریر سے غلط فہمی ہوگئی ہو اس لئے یہ تفصیل ہم نے صرف آپ کے پاس لکھدی ہے۔

آپ کا خط ملتے ہی فوراً ہم نے حضرت مولانا محمد احمد صاحب مصباحی کی جملہ تصنیفات کے لئے لکھا مگر تا ہنوز کتابیں نہیں آئیں۔ جواب میں انتظار ہی کے سبب تاخیر ہوئی اب پھر ہم ان کو دوبارہ لکھ رہے ہیں۔

اس خبر سے بے انتہا خوشی ہوئی کہ عربی تعظیم نبی وہاں سے چھپ جائے گی ہم اس کا عکس بھیج رہے ہیں آپ پہلے اسے حضرت علامہ عبدالحکیم صاحب شرف قادری کو دکھا کر اس پر بطور تقریظ چند سطریں لکھا لیں پھر پریس کے سپرد کریں اور ہدایت کردیں کہ ایک صفحہ پر صرف ''اہداء'' ہو پھر ایک صفحہ پر صرف ''کلمۃ التوطئۃ'' ہو اور سطریں گنجان اور حروف بہت باریک نہ ہوں بلکہ ''من عقائد اہل السنۃ'' کے مطابق ہوں اور درمیان کی کل سرخیوں کو ٹائپ کرنے والے نے جو ضمنی سرخی بنادی ہے اسے عربی مزاج کے مطابق کچھ شاہ سرخی اور کچھ ضمنی بنانے کے لئے کہد یا جائے۔

اس خبر سے افسوس ہوا کہ آپ کا پاؤں زخمی ہوگیا ہے جس کے سبب کاموں میں رکاوٹ ہورہی ہے خدا کرے کہ اب مکمل طور پہ شفایاب ہوگئے ہوں اور حسب معمول دین کی خدمت میں لگ گئے ہوں۔

مولانا نسیم بستوی کی کتاب ''اعلیٰ حضرت بریلوی'' یہاں دستیاب نہیں عرس رضوی کے موقع پر بریلی شریف سے حاصل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

جلال الدین احمد الامجدی
دارالافتاء فیض الرسول براؤں شریف
۲۰؍صفر المظفر ۱۴۱۶ھ

فائدہ :(۱) مکتوب کے بعض مضامین سے ظاہر ہوتا ہے مکتوب الیہ جناب حافظ فیاض احمد صاحب پاکستان کے رہنے والے مذہبی شخص ہیں جو حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ کی نظروں میں محترم تھے۔

(۲) حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ انتہائی درجہ کے پرہیز گار عالم دین تھے اور آپ کا تقویٰ شعار مزاج اس امر کا متحمل نہ تھا کہ کسی کی شرعی غلطی دیکھ کر خاموش رہتے اس لئے عوام ہوں یا خواص سبھوں کی تحریری اور تقریری غلطیوں کی برمحل اصلاح کرتے حالانکہ آپ کا یہ انداز اصلاح بعض معززین کو ناگوار لگتا اور وہ آپ کے مخالف ہوجاتے مگر حضرت علیہ الرحمہ چونکہ اللہ جل جلالہ اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا جوئی کے طالب تھے اس لئے کسی اور کی مخالفت اور اس کی ناراضگی کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔

(۳) اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت فقیہ ملت قدس سرہ اپنے ہر قول پر معقول و مضبوط دلیل بھی رکھتے تھے بلا دلیل کوئی بات کہنے یا لکھنے کی عادت آپ کے اندر نہ تھی جس کا اندازہ آپ کی تصنیفات سے لگایا جاسکتا ہے۔

مکتوب بنام سجاد علی رضوی

۸۶/۹۲ء

جناب سجاد علی خاں رضوی سلام مسنون

آپ کی جوابی رجسٹری پانچ ایسے سوالوں پر مشتمل موصول ہوئی جنہیں بقول آپ دیوبندی پیش کرتے ہیں۔ افسوس کہ جو بیماری اکثر سنیوں میں پائی جاتی ہے اسی بیماری میں آپ بھی مبتلا ہیں۔ یعنی سنی حضرات دیوبندیوں وہابیوں سے سوال نہیں کرتے بلکہ ان کے سوالات کو لکھ کر سنی دارالافتاء میں بھیجتے رہتے ہیں اور مفتیان اہل سنت کے اوقات کو ضائع کرتے ہیں اس لئے کہ دیوبندی وہابی ایسی بے حیا اور ہٹ دھرم قوم ہے کہ وہ کسی جواب کو مانتی ہی نہیں ہے۔(۱)

لہٰذا ہم سات سوالوں پر مشتمل ایک اشتہار بنا کر بھیج رہے ہیں اگر آپ اور بکارو اسٹیل سٹی کے دوسرے سنیوں کو اپنے مذہب کا کچھ درد ہے۔ تو اس اشتہار کو ہزاروں کی تعداد میں چھپوا کر عام کریں اور کم سے کم ۳۵ رعدد ہمیں روانہ کریں اور ساتھ ہی سوال نمبر ا میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جو روایت شامی بزازیہ اور دارمی وغیرہ کے حوالوں سے لکھی گئی ہے اس کا اصل عربی متن باب کی نشاندہی کے ساتھ تحریر کریں تب آپ کے سوالوں کے جوابات دیئے جائیں گے۔ ''فتاویٰ بزازیہ'' کی کل تین ہی جلدیں ہیں مگر سوالوں میں اس کی جلد ٦ کا حوالہ ہے۔ اسی سے معترض کی قابلیت ظاہر ہے۔ (۲) خدائے عزوجل سارے اہل سنت وجماعت کو اپنے مذہب کا صحیح درد عطا فرمائے اور حدیث شریف ''ایاکم وایاہم'' کے مطابق بدمذہبوں سے دور رہنے اور ان کو اپنے سے دور رکھنے کی توفیق رفیق بخشے۔ آمین! (۳) فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۱۲ر جمادی الاولیٰ ۱۴۲۱ھ

فائدہ: (۱) وہابیوں غیر مقلدوں اور دیوبندیوں کی بے حیائی کے نمونے ملاحظہ کرنے کے لئے علماء اہل سنت کی ان کتابوں کا مطالعہ کیا جائے جو مذکورہ فرقہائے باطلہ کی رد میں ہیں۔

(۲) مکتوب کے اس پیراگراف سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت علیہ الرحمہ کا مطالعہ انتہائی وسیع تھا اور آپ کو تحریری لغزشوں کو پکڑنے کا خاص ملکہ حاصل تھا۔

(۳) حضرت علیہ الرحمہ پوری زندگی وہابیوں اور دیوبندیوں کی رد و ابطال میں مصروف رہے اور اپنے اہل خاندان تلامذہ مریدین و متوسلین کو بھی ان سے دور رہنے کی تاکید کرتے رہے سنیوں کو ان گمراہ فرقوں سے بچانے کے لئے بطور خاص ایک کتاب بنام ''بدمذہبوں سے رشتے'' تحریر فرمایا۔

مکتوب بنام فیاض الحسن بکسیلر (۱)

۸۶/۹۲ء

جناب فیاض الحسن صاحب بکسیلر

سلام مسنون ودعائے خیر مشحون! آپ کے شائع کردہ قرآن مجید میں جب ہم نے تصحیح کنندگان کی فہرست میں اپنا نام دیکھا تو سمجھا کہ آپ نے اس قرآن مجید کا عکس شائع کیا ہے جسے استقامت ڈائجسٹ کانپور نے چھپوایا تھا۔ اور واقعی ہم نے اس کی متن کی تصحیح کی تھی اور صحت نامہ ''ماہنامہ فیض الرسول'' میں چھپوایا تھا۔

لیکن جب ہم نے آپ کے مطبوع قرآن مجید کی تلاوت کی اور اس میں متن کی بہت سی غلطیاں ملیں تو ظاہر ہوا کہ آپ نے استقامت کانپور کے شائع کردہ قرآن کا عکس نہیں چھپوایا ہے۔ اور پھر ہمیں یاد آیا کہ عزیزم مولانا اعجاز احمد نوری نے ہم سے ذکر کیا تھا کہ فیاض الحسن صاحب آپ کو تصحیح متن کے لئے قرآن مجید بھیجنا چاہتے ہیں مگر آپ نے بھیجا نہیں اور متن قرآن کے تصحیح کنندگان میں خلاف واقعہ ہمارا نام سرفہرست دے دیا اور ہماری بدنامی کا خیال نہ کیا۔

بعض لوگوں کا مشورہ ہے کہ میں اپنے کو بدنامی سے بچانے کے لئے رسالوں میں اعلان شائع کردوں کہ قرآن مجید مع ترجمہ کنز الایمان وتفسیر نور العرفان جسے بکسیلر فیاض الحسن نئی سڑک کانپور نے شائع کیا ہے جس میں بہت سی غلطیاں ہیں میں نے اس کے متن کی تصحیح نہیں کی ہے۔

لیکن ابھی میں نے کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے (۲) آپ بتائیں کہ میں اپنے کو بدنامی سے بچانے کے لئے کیا کروں؟ (۳) فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

مرکز تربیت افتاء دار العلوم امجدیہ اوجھا گنج، ضلع بستی

۱۸ر ربیع الآخر ۱۴۰۷ھ

فــائــده:(۱) جناب فیاض الحسن صاحب صوبہ اتر پردیش کے تجارتی شہر کانپور کے رہنے والے اور کتابوں کے مشہور تاجر ہیں۔

(۲) اس سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت فقیہ ملت قدس سرہ جذبات میں آ کر کوئی فیصلہ نہیں فرمایا کرتے تھے بلکہ معاملات کی تفتیش و تحقیق کے بعد مناسب فیصلہ فرمایا کرتے تھے۔

(۳) یہاں سے ثابت ہوا کہ حضرت علیہ الرحمہ اپنی ذات کے لئے کسی سے انتقام نہیں لیتے تھے بلکہ شریعت کے دائرہ میں رہتے ہوئے صاحب معاملہ کی عزت و آبرو کا پورا پورا خیال رکھتے تھے۔

مکتوب بنام جناب سیٹھ محمد رفیق صاحب

۷۸۶/۹۲

محب مکرم جناب حاجی محمد رفیق سیٹھ زید اکرامکم ۔ سلام مسنون

خدا کرے اپنے جملہ متعلقین کے ساتھ آپ ہر طرح بخیریت ہوں۔

بیس ہزار روپیہ چھوٹی مسجد کے لئے آپ نے اس شرط پر دیا تھا کہ میں اسے اپنی نگرانی میں تعمیر کراؤں۔

لیکن میں بعض وجوہات کی بنا پر اب اپنی نگرانی میں اس کی تعمیر کرانے سے معذور ہوں ۔ آپ کا روپیہ بینک میں جمع ہے اب اس کے متعلق آپ جیسا کہیں ویسا کیا جائے۔ ازروئے شرع اس رقم کے ابھی آپ ہی مالک ہیں۔(۱)

آپ کے گھر کے سارے افراد کو سلام دعا۔ فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۲۲ رربیع الاول ۲۱ھ / ۲۶ رجون ۲۰۰۰ء

فــائــده:(۱) اس مکتوب سے حضرت فقیہ ملت قدس سرہ کی دیانت و پرہیزگاری کا اندازہ ہوتا ہے کہ مسجد کے لئے دی گئی رقم میں ازخود کوئی تصرف نہ فرمایا اور صاحب رقم کو شرعی مسئلہ سے آگاہ فرمادیا۔

مکتوب اول بنام فاروق احمد صاحب (۱)

بسمہ تعالیٰ. و الصلاۃ و السلام علی رسولہ الاعلیٰ

محب اکرم جناب فاروق احمد صاحب زیداکرامکم۔سلام مسنون

آپ کا خط دستیاب ہوا۔تحریر کے مطابق دس عدد کتابچہ "فریب ہی فریب" ارسال ہیں غیر مقلدوں نے ہماری کتابوں کے جھوٹے حوالے دے کر جو کتاب چھپایا ہے اس میں ان کے وہ فریب ظاہر کئے گئے ہیں اور پھر کچھ سوالات بھی بھیج دیئے گئے ہیں۔(۲)

ان کے فریب سے اہل سنت و جماعت کو بچانے کے لئے ہماری زیادہ مفید کتاب "غیر مقلدوں کے فریب" ہے۔اسے منگا کر مسلمانوں کے گھروں میں زیادہ سے زیادہ پہنچانے کی کوشش کریں۔

پتہ یہ ہے: کتب خانہ امجدیہ ٹاؤن کلب کے سامنے گاندھی نگر بستی (یوپی) پن 2723001

وقت صبح ۹ر بجے سے رات کو ۸ر بجے تک۔بدھ بند

خدائے عزوجل مسلمانان اہل سنت کو غیر مقلدوں اور دیگر بد مذہبوں کے مکر و فریب سے محفوظ رکھے۔آمین بحرمۃ النبی الکریم علیہ الصلاۃ والتسلیم۔فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۲۷ر جمادی الاولیٰ ۱۹ھ

فائدہ: (۱) جناب فاروق احمد صاحب بنگال کے مشہور تجارتی شہر کلکتہ کے رہنے والے ہیں حضرت فقیہ ملت قدس سرہ سے گہری عقیدت رکھتے ہیں دین و مذہب کے تئیں بڑے مخلص اور مسلک کی نشر واشاعت میں بہت سرگرم ہیں۔

(۲) حضرت اقدس نور اللہ مرقدہ کے نزدیک موجودہ دور کے گمراہ فرقوں میں اسلام اور اہل اسلام کے لئے سب سے زیادہ نقصان دہ فرقہ غیر مقلد وہابیوں کا ہے کہ انہوں نے اپنے باطل مذہب میں بڑی آسانیاں پیدا کرلی ہیں مثلاً تراویح کی نماز بیس

رکعت کی بجائے صرف آٹھ رکعت پڑھتے ہیں۔قربانی تین دن کی بجائے چار دن جائز سمجھتے ہیں۔تین طلاق ایک ساتھ دینے سے ایک ہی طلاق مانتے ہیں۔اور عوام چونکہ سہولت پسند ہے اس لئے جاہل قسم کے مسلمان سہولت کے پیش نظر غیر مقلدوں کے مکرو فریب کا شکار ہو جاتے ہیں ساتھ ہی غیر مقلدوں کو ان کے ہم مذہب عرب ممالک سے زکوٰۃ صدقہ اور فطرہ وغیرہ کی رقم بھی ملتی ہے لہذا وہ پیسہ کے زور پر بھی اپنا باطل نظریہ پھیلانے میں مصروف ہیں اس لئے حضرت علیہ الرحمہ اپنی تقریروں اور تحریروں کے ذریعہ پوری زندگی غیر مقلدین کے رد میں مصروف رہے اور اپنے تلامذہ کو بھی اس طرف متوجہ کرتے رہتے تھے غیر مقلدین کے رد میں فقیر راقم کا رسالہ ''اجتہاد اور تقلید'' حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ کی ہی خواہش کی تکمیل ہے۔

مکتوب دوم

بسمہ تعالیٰ و الصلاۃ و السلام علی رسولہ الاعلیٰ

عزیزم گرامی زید اعزازکم۔سلام مسنون ودعائے خیر مشحون

خط دستیاب ہوا۔فتاویٰ مرکز تربیت افتاء سال سوم آپ نے پسند کیا خوشی ہوئی سال اول وسال دوم کے فتاویٰ آپ جیسے مخلص کو بذریعہ وی۔پی بھیجنا مناسب نہیں سمجھا گیا۔بذریعہ رجسٹری ارسال ہے۔یہ دو روپئے کی رعایت کے ساتھ عام طور پر دس دس روپئے میں فروخت کئے جاتے ہیں۔لہٰذا پندرہ روپے رجسٹری خرچ کے ساتھ آپ کل ۳۵ر روپئے دار العلوم امجدیہ کو بطور چندہ منی آرڈر کر دیں ادارہ آپ کا شکر گذار ہوگا۔

خدائے عزوجل آپ کے علم وعمل میں روز افزوں ترقی عطا فرمائے۔اور آپ کی ساری مذہبی خدمات کو قبول فرما کر اجر جزیل وجزائے جلیل سے سرفراز فرمائے۔آمین! فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۳۰ر شوال المکرم ۱۹ھ

نوٹ: (۱) اور سترہ اونٹ والا واقعہ خطبات محرم میں حضرت علامہ اعظمی قدس سرہ کی تقریر والی کتاب سے نقل کیا گیا ہے۔ اور بہت سے واقعات ایسے ہیں جو بعض لوگوں کے نزدیک صحیح ہیں اور بعض کے نزدیک غلط بلکہ بعض حدیثیں بھی اس طرح کی ہیں اس لئے اس کے متعلق چنداں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔

نوٹ: (۲) تاریخ الخلفاء عربی ص ۱۰۸ میں ہے: "اسلم فی السنة السادسة من النبوة و له سبع و عشرون سنة قاله الذهبی و قال النووی و لد عمر بعد الفیل ثلاث عشرة سنة" اسی عربی عبارت کا خلاصہ خطبات محرم ۱۰۹ پر لکھا گیا ہے کہ آپ واقعہ فیل کے تیرہ سال بعد پیدا ہوئے۔ اور نبوت کے چھٹے سال ۲۷ برس کی عمر میں اسلام سے مشرف ہوئے۔ اس میں آپ کو کوئی شبہ ہو تو اس کے لئے جوابی خط تحریر کریں پہلا خط جس میں آپ نے تفصیل لکھی تھی وہ دستیاب نہیں ہوا۔ الامجدی

مکتوب سوم

بسمه تعالیٰ. و الصلاۃ و السلام علی رسوله الاعلیٰ

محبّ گرامی جناب فاروق احمد صاحب درویشی۔ سلام مسنون خدا کرے اپنے جملہ متعلقین واحباب کے ساتھ آپ ہر طرح بخیریت ہوں

آج تک کوئی استفتاء آپ کا ''دار الافتاء امجدیہ'' میں موصول نہیں ہوا۔ البتہ تقاضے کے خطوط موصول ہوتے رہے۔ آخر میں آپ کو لکھ دیا گیا کہ کتب خانہ امجدیہ ٹاؤن کلب کے سامنے پکہ بازار بستی کے پتہ پر استفتاء روانہ کریں۔ (۱)

اور چند روز قبل آپ کا بھیجا ہوا ایک پوسٹ کارڈ دستیاب ہوا۔ مسائل شرعیہ کی نشر و اشاعت کا آپ میں اچھا جذبہ ہے یہ جان کر خوشی ہوئی لیکن جو مسئلہ بھی شائع کریں اسے حوالہ کے ساتھ ہونا چاہیے بغیر حوالہ کے بات ہلکی ہو جاتی ہے۔

اور چند ضروری مسائل کے ہینڈ بل میں آپ نے لکھا ہے کہ چاندی کی ایک انگوٹھی

ساڑھے سات ماشہ سے کم وزن کی جائز ہے۔ یہ صحیح نہیں۔ساڑھے سات ماشہ کی بجائے ساڑھے چار ماشہ ہونا چاہئے۔

اور مولوی رحمت علی کے فتویٰ میں تو کئی غلطیاں ہیں جن کو دارالعلوم امجدیہ میں افتاء کی تربیت حاصل کرنے والے ایک عالم نے خط لکھا ہے مگر ہوسکتا ہے وہ راستہ میں ضائع ہوجائے اس لئے احتیاطاً اس کا ایک عکس آپ کو بھی ارسال کیا جارہا ہے۔

آئندہ آپ مولوی رحمت علی جیسے کسی عالم کا فتویٰ یہاں ہرگز نہ بھیجیں۔ ہاں کسی ذمہ دار مفتی کے فتویٰ پر اگر تصدیق کی ضرورت ہو تو اسے بھیج سکتے ہیں۔

خدائے عزوجل آپ کے دینی جذبہ میں روزافزوں ترقی عطا فرمائے۔آمین! فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۱۷؍رجب المرجب ۲۰ھ

فائدہ: (ا) حضرت علیہ الرحمہ کی عادت کریمہ تھی کہ معقول استفتاء کا جواب ضرور ارسال فرماتے اور اگر کوئی غیر معقول سوال ہوتا جس کا جواب دینا غیر ضروری سمجھتے تو اس کے متعلق مکتوب الیہ کو آگاہ کرتے ایسا کبھی نہیں ہوتا کہ استفتاء ہمیشہ کے لئے روک لیں۔

مکتوب اول بنام علامہ محمد حنیف خاں صاحب (ا)

بسمہ تعالیٰ. و الصلاۃ و السلام علی رسولہ الاعلیٰ

محترم حضرت علامہ مولانا محمد حنیف خاں صاحب رضوی زیدت معالیکم ۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خیریت طرفین مطلوب

پروگرام کے مطابق میں بمبئی پہنچا لیکن میرا قیام دفتر ''رضا اکیڈمی'' سے دور ''کرلا'' میں تھا، الحاج محمد سعید نوری کو غالباً میرے وہاں پہنچنے کی اطلاع نہیں ملی ورنہ وہ ضرور ملاقات کرتے۔

میں بمبئی میں صرف دو شب تھا اور اس درمیان دو بار میں نے فون پر ان سے رابطہ کرنے کی کوشش کی مگر ہو نہیں پایا اس لئے کتاب کے متعلق میں ان سے بات نہیں کرسکا۔

عزیزم مولانا انواراحمد قادری امجدی ۱۵ر رمضان کو بمبئی انشاءاللہ تعالیٰ جائیں گے اور وہ نوری صاحب سے ضرور ملاقات کریں گے۔ میں نے ان کو تاکید کردی ہے کہ وہ آپ کی کتاب کے بارے میں ان سے ضرور بات کریں اور ان کو بتادیں کہ آپ نے تقریباً سوالاکھ روپے کی کتابیں احادیث کریمہ کی اکٹھا کر کے احادیث رضویہ کی تخریج کا کام کیا ہے جو بہت اہم کام ہوا۔ اور اعلیٰ حضرت سے متعلق کوئی بھی معیاری کام کرے تو رضا اکیڈمی کو اسے چھپوا کر ضرور منظر عام پر لانا چاہئے۔ اور یہ کہ میں اس غیر مطبوعہ کتاب کا ایک حصہ دیکھ چکا ہوں۔

ان شاء المولیٰ تعالیٰ ہماری اور آپ کی بات ان کو ضرور پہنچائیں گے۔ پھر عید بعد انشاءاللہ تعالیٰ آپ کی کتاب کے متعلق میں ان کو خود تحریر بھیجوں گا۔ بروقت سکون واطمینان نہیں حاصل ہے۔

آپ کے لئے فتاویٰ برکاتیہ کے ساتھ فتاویٰ مرکز تربیت افتاء کی چوتھی قسط بھی ارسال ہے، اسے مطالعہ فرمانے کے بعد مرکز تربیت افتاء دارالعلوم امجدیہ اوجھا گنج کے لئے اپنے تأثرات ضرور تحریر فرمائیں ہم انہیں اس کی پانچویں قسط میں شائع کریں گے۔

خدائے عزوجل آپ کی عمر میں خیر وبرکت عطا فرمائے اور آپ جیسا خدمت دین کا جذبہ سارے علمائے اہل سنت کو نصیب فرمائے اور آپ کی ساری مذہبی خدمات کو قبول فرما کر اجر جزیل سے سرفراز فرمائے۔ آمین! فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۱۲ر رمضان المبارک ۲۰ھ

فائدہ: (ا) حضرت مولانا محمد حنیف خاں صاحب قبلہ دین کا درد رکھنے والے انتہائی متحرک وفعال اور قابل ترین عالم دین ہیں سرکار مفتئ اعظم ہند قدس سرہ کے نام سے قائم کردہ ادارہ جامعہ نوریہ بریلی شریف کے صدر المدرسین ہیں آپ مدظلہ نے درس وتدریس کے ساتھ تصنیف وتالیف کے میدان میں بھی عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے عملی میدان میں فتاویٰ

اجملیہ، فتاویٰ بحرالعلوم کی ترتیب وتہذیب اور احادیث رضویہ یعنی ''جامع الاحادیث'' کی ترتیب وتخریج حضرت مولانا کے ایسے زرّیں کارنامے ہیں جوانہیں رہتی دنیا تک زندہ رکھنے کے لئے کافی ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ حضرت موصوف کوعمر خضر کی دولت عطافرمائے۔ آمین!

مکتوب دوم (۱)

بسمه تعالیٰ. و الصلاة و السلام علی رسوله الاعلیٰ

معمار سنیت حضرت علامہ محمد حنیف خاں صاحب رضوی زیدمجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خیرت طرفین بدرگاہ رب العزت مطلوب ایک عدد فتاویٰ برکاتیہ اور فتاویٰ مرکز تربیت افتاء (۱) کے تین نسخے شروع رمضان میں بریلی شریف کے پتے پرروانہ کئے گئے لیکن ابھی تک ہم ان کی وصولیابی سے مطلع نہ ہوئے۔

عزیزم مولانا انواراحمد قادری امجدی نے احادیث رضویہ کی طباعت کے متعلق میری بات محمد سعید نوری کو پہنچائی تو انہوں نے جواب میں کہا کہ جب حضرت کا حکم ہے تو ہم ضرور چھپوادیں گے۔ مولانا صاحب سے کہئے کہ وہ ہم سے رابطہ قائم کریں۔ لہذا آپ ان سے رابطہ قائم کریں انشاءالمولیٰ تعالیٰ رضا اکیڈمی بمبئی کے ذریعہ آپ کی یہ کتاب بہت جلد منظر عام پرآجائے گی۔

خدائے عزوجل آپ کی عمر میں خیر وبرکت عطافرمائے۔ اور دینی کاموں کی مزید توفیق رفیق بخشتارہے۔ اورآپ کی ساری مذہبی خدمات کوقبول فرماکراجرجزیل اور جزائے جلیل سے سرفراز فرمائے۔ آمین!

حضرت شیخ الحدیث قبلہ، مولانا ثناءاللہ صاحب اوروہ مولانا جوراستہ میں ٹرین سے آپ کے ساتھ اترے سب کوالسلام علیکم۔ فقط والسلام

جلال الدین احمدالامجدی

۱۰رشوال المکرم ۱۴۲۰ھ

فائدہ: (۱) مرکز تربیت افتاء اوجھا گنج میں رہ کر افتاء کی تربیت حاصل کرنے والے اور خط و کتابت کے ذریعہ افتاء کی مشق کرنے والے علماء کرام کے فتاویٰ کا مجموعہ بنام فتاویٰ مرکز تربیت افتاء ہر سال مرکز کی طرف سے چھپتا ہے جو علمی حلقوں میں بہت مقبول ہے اسی کے تین نسخوں کے ارسال کرنے کا ذکر یہاں مکتوب میں ہے۔

مکتوب سوم

بسمہ تعالیٰ. و الصلاۃ و السلام علی رسولہ الاعلیٰ

محترم حضرت علامہ محمد حنیف خاں صاحب رضوی زیدت معالیکم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، خدا کرے آپ سب لوگ ہر طرح بخیر و عافیت ہوں۔ چھ سو روپئے موصول ہوئے تفصیل کے مطابق رسیدیں ارسال ہیں، ادارہ کے سبھی لوگ آپ حضرات کے بے انتہا ممنون اور بے پایاں مشکور ہیں، اور خدائے تعالیٰ کی ذات کریم سے امید رکھتے ہیں کہ جب آپ جیسے لوگوں کا اس ادارہ کو تعاون حاصل ہے تو اسے وہ روز افزوں ترقی عطا فرمائے گا۔

الحاج سعید احمد نوری سے کتاب کی طباعت کے متعلق آپ کی کیا بات کریں۔ اس سلسلہ میں دس روز کے بعد "کتب خانہ امجدیہ مٹیا محل جامع مسجد دہلی" کے فون نمبر 23243187 پر رات کو ۷ر سے ۸ر بجے تک عزیزم مولانا انوار احمد قادری امجدی سے مشورہ کریں۔ (۱)

خدائے عزوجل آپ کی عمر میں خیر و برکت عطا فرمائے اور آپ کی ساری مذہبی خدمات کو قبول فرما کر اجر جزیل و جزائے جلیل سے سرفراز فرمائے۔ آمین بحرمۃ النبی الکریم علیہ الصلاۃ والتسلیم۔

حضرت شیخ الحدیث قبلہ الحاج حافظ وقاری ثناء اللہ صاحب خطیبی اور مولانا عبدالسلام صاحب رضوی نیز جامعہ نوریہ رضویہ کے دیگر اساتذہ کو السلام علیکم۔ فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۸ر ذی القعدہ ۲۰ھ

فائدہ: (۱) حضرت علیہ الرحمہ کی اس قسم کی تحریروں سے علمائے اہل سنت کے ساتھ حضرت کی ہمدردی حوصلہ افزائی اور ان کی دینی خدامات کو منظر عام پر لانے کی تڑپ کا اندازہ ہوتا ہے اور یہی ربانی علماء کی پہچان ہے کہ وہ محض اپنی خدمات کو منظر عام پر لانے کی فکر نہیں کرتے بلکہ ہر اس عالم کا بھرپور تعاون کرتے ہیں جو خدمت دین میں مصروف ہے چنانچہ حضرت علیہ الرحمہ نے مکتوب الیہ کی کتاب جامع الاحادیث کی طباعت کے سلسلہ میں اپنی پوری کوشش صرف فرمائی بالآخر آپ ہی کے اشاعتی ادارہ کتب خانہ دہلی کے زیر اہتمام جامع الاحادیث ۱۰ر جلدوں میں چھپ کر مارکیٹ میں آگئی جو رضویات کے باب میں ایک بڑا اضافہ ہے۔ فالحمد للہ علی ذلک

مکتوب چہارم

بسمہ تعالیٰ. و الصلاۃ و السلام علی رسولہ الاعلیٰ
محترم حضرت مولانا حنیف خاں صاحب رضوی زید مجدکم
وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ثم السلام علیکم۔ خدا کرے آپ سب لوگ ہر طرح بخیر وعافیت ہوں

۲۳ر شوال ۲۰ھ کا مکتوب آج ۲۱ر ذی القعدہ کو موصول ہوا جب کہ پتہ ہندی میں صحیح لکھا ہوا ہے۔ دار العلوم امجدیہ کے لئے چار سو روپئے بہت پہلے موصول ہوئے۔ ادارہ آپ حضرات کا بے انتہا ممنون اور بے پایاں مشکور ہے۔ مولانا عبد السلام صاحب کے لئے کتاب فتاویٰ مرکز جوار سال کی گئی ہے رسیدیں اسی میں رکھ دی گئی ہیں۔ مرکز تربیت افتاء دار العلوم امجدیہ کے لئے اپنے تأثرات ماہ ربیع الآخر ۲۰ھ تک بھی روانہ فرمادیں تب بھی کوئی حرج نہیں۔ مضمون کتاب کے آدھا صفحہ سے زیادہ کا نہ ہو۔

الحاج محمد سعید نوری صاحب کو آپ لکھئے کہ عرس رضوی ۲۱ھ تک پہلی جلد بھی منظر عام پر نہیں آسکتی کہ اسکے لئے ایک مقدمہ بھی لکھنا ہے اور عجلت میں عموماً اچھا کام نہیں ہو پاتا

ہے۔ ماہ صفر ۲۲ھ تک منظر عام پر آسکے گی۔

آپ کے استاذ بحرالعلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان صاحب قبلہ بہترین مقدمہ نویس اور عمدہ مقالہ نگار ہیں۔ مجموعۂ احادیث رضویہ کے مقدمہ لکھنے کے متعلق انہی سے مشورہ لیں۔ مقدمہ کا تو پہلی ہی جلد میں ہونا ضروری ہے لیکن فہرست مضامین صرف آخری جلد میں ہونا غلط ہے۔ ہر جلد میں اس کے مضامین کی فہرست ہونا چاہئے۔

ان شاء المولیٰ تعالیٰ العطایا النبویة فی الفتاویٰ المصطفویه ترتیب جدید کے ساتھ تقریباً پونے سات سو صفحات پر مشتمل عمدہ کاغذ اور خوبصورت جلد کے ساتھ عرس رضوی ۲۱ھ تک منظر عام پر آجائے گا۔ ۱۵ر رمضان جمعہ کو ہونے والے دھماکہ سے متعلق حدیث کے عربی متن کو بھیجنے کے لئے کچھ لوگوں نے میرے پاس لکھا تھا میں نے ان کو آپ کا پتہ لکھ دیا کہ وہاں سے منگالیں۔ لہذا جن لوگوں کے خطوط اس سلسلے میں آپ کو موصول ہوں انہیں حدیث مذکور ضرور بھیج دیں۔ اور اس کی ایک کاپی ہمارے دارالافتاء امجدیہ کو بھی روانہ کردیں تو بہتر ہے۔

حضرت شیخ الحدیث قبلہ۔ مولانا ثناء اللہ صاحب خطیبی اور مولانا عبدالسلام رضوی وغیرہ کو السلام علیکم طلبہ کو دعائیں۔ فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۲۱ر ذی القعدہ ۲۰ھ

مکتوب پنجم

بسمہ تبارک و تعالیٰ

محب محترم حضرت علامہ مولانا محمد حنیف خاں صاحب رضوی زیدت محاسنکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خیریت طرفین مطلوب۔

وعدہ کے مطابق آپ کی کتاب کے بارے میں چند سطریں تحریر ہیں۔ ان کی وصولیابی سے مطلع کریں کہ آج کل ڈاک کی ایسی بدنظمی ہے کہ بعض رجسٹریاں بھی راستہ میں

ضائع ہوجاتی ہیں۔

بریلی شریف سے واپسی کے بعد مدارس عربیہ کے جلسوں کی وجہ سے سکون نصیب نہ ہوا۔ غیر اطمینانی حالت میں اتنا لکھدیا۔ اس میں کم وبیش کرنے اور نامناسب بات کے نکال دینے کا آپ کو پورا اختیار ہے۔

حضرت علامہ تحسین رضا خاں صاحب قبلہ اور جامعہ نوریہ رضویہ کے دیگر اساتذہ کو السلام علیکم طلبہ کو دعائیں۔ فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۴؍ربیع النور ۲۲ھ

مکتوب ششم

بسمه تعالیٰ. و الصلاة و السلام علی رسوله الاعلیٰ

معمار سنیت حضرت علامہ مولانا محمد حنیف خاں صاحب رضوی زیدت معالیکم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عوافی طرفین بدرگاہ رب العزت مطلوب۔ ترتیب فتاویٰ مرکز تربیت افتاء سال پنجم کی تیاری ہے۔ لہذا اب اس ادارہ کے متعلق اپنے تأثرات جلد ارسال فرمانے کی کوشش کریں۔

۱۵؍رمضان کو چنگھاڑ کے متعلق جو کتاب منظر عام پر آنے والی تھی اس کا انتظار ہے اور مجموعۂ احادیث رضویہ پر کتنا کام ہوا مطلع فرمائیں۔

حضرت شیخ الحدیث صاحب قبلہ، مولانا ثناء اللہ صاحب خطیبی، مولانا عبد السلام صاحب اور جامعہ نوریہ رضویہ کے دیگر اساتذہ کو السلام علیکم۔ طلبہ کو دعائیں۔ فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۱۲؍ربیع الغوث ۲۱ھ

مکتوب بنام مولانا علی حسن صاحب

عزیزم مولانا علی حسن زیدا عزازکم۔ سلام مسنون اور دعائے خیر مشحون
خیریت طرفین مطلوب۔

آپ کا خط دستیاب ہوا حالات سے آگاہی ہوئی۔ دار العلوم امجدیہ میرے مرشد حضرت صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام نامی و اسم گرامی سے منسوب ہے اس لئے اسے میرا ہی مدرسہ سمجھو۔ ملازمت کی نیت سے کام ہرگز نہ کرو بلکہ خدمت دین کی نیت سے کام کرو۔ اور دار العلوم امجدیہ کو خوب ترقی دو اور یہ سمجھ لو کہ آپ کو سنڈیلہ ہی میں رہنا ہے (۱) بازار وغیرہ میں گھومنے سے سخت پرہیز ضروری ہے۔ کسی آدمی کے دروازہ پر بھی مت بیٹھنا۔ درس و تدریس اور مدرسہ کے ضروری کاموں سے جو وقت بچے اس کو دینی کتابوں کے مطالعہ میں صرف کرو اور اپنا علم بڑھاؤ۔ عصر کی نماز کے بعد مزار شریف پر فاتحہ خوانی کے لئے چلے جایا کرو کہ تفریح بھی ہو جائے گی۔ طلبہ کے ساتھ محبت سے پیش آؤ۔ مارنے پیٹنے سے حتی الامکان پرہیز کرو۔ غلطی پر کان پکڑ کر اٹھانے بیٹھانے کی سزا دیا کرو۔ عوام سے زیادہ رابطہ مت رکھو (۳) سب کام ارشاد حسین کے مشورہ سے کرو۔

میں ۱۰؍ شعبان کو یہاں سے روانہ ہو کر ۱۸؍ شعبان کو انشاء المولیٰ پھر براؤں شریف آجاؤں گا اور عید تک یہیں رہوں گا۔ درمیان میں ایک دو روز کے لئے ہو سکتا ہے پھر گھر جاؤں۔ فقط والسلام

دعا گو: الامجدی

۷؍ شعبان ۱۱ھ

فائدہ: (۱) مکتوب کے پہلے پیراگراف سے واضح ہے کہ مکتوب الیہ مولانا علی حسن صاحب حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ کے خاص شاگرد اور دار العلوم امجدیہ سنڈیلہ کے مدرس ہیں۔ سنڈیلہ لکھنؤ سے قریب ایک خوش حال قصبہ ہے جہاں کے مسلمان دینی امور سے

خاصی دلچسپی رکھتے ہیں۔

(۲) حضرت علیہ الرحمہ ''یک در گیر محکم گیر'' کے قائل تھے خود آپ علیہ الرحمہ کا حال یہ تھا کہ جب فیض الرسول براؤں شریف میں مدرس ہوئے تو کم وبیش ۳۵ رسال کا تدریسی زمانہ وہیں گزار دیا حالانکہ آپ کو دوسرے کئی اداروں نے اپنے یہاں آنے کی دعوت دی اور بڑی تنخواہ کی پیش کش بھی کی مگر آپ فیض الرسول سے مستعفی ہوکر دوسرے ادارہ میں نہ گئے اسی طرح اپنے تلامذہ اور متعلقین علماء کو بھی آپ کسی ایک جگہ جم کر کام کرنے کا مشورہ دیتے تھے کہ اس طرح دین کی خاطر خواہ خدمت بھی ہوتی ہے اور عزت وعظمت میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

(۳) عوام سے رابطہ علماء کے لئے انتہائی نقصان دہ ثابت ہوتا ہے کیونکہ علماء بہر حال انسان ہیں اور انسانی تقاضے ان سے بھی منسلک ہیں ادھر عوام کا مزاج یہ بن چکا ہے کہ اگر چہ وہ خود صرف جمعہ وعیدین کے پابند ہوں اور دن بھر ٹی۔وی کے سامنے بیٹھے رہتے ہوں مگر کسی عالم کو نفل نماز بھی ترک کرتے ہوئے دیکھیں گے تو اس پر زبان طعن دراز کرنے سے گریز نہ کریں گے اور پھر دسیوں مجالس میں اس کا ذکر کریں گے اس لئے حضرت علیہ الرحمہ خود بھی عوام سے بہت کم رابطہ رکھتے تھے اور اپنے تلامذہ ومتوسلین کو بھی اسی کی ترغیب دیتے تھے۔

مکتوب بنام مولانا محمد رضا صاحب قادری نوری (۱)

بسمہ تعالیٰ. و الصلاۃ و السلام علی رسولہ الاعلیٰ

عزیز محترم مولانا محمد رضا قادری نوری زید اعزازکم۔

سلام مسنون۔ خدا کرے اپنے جملہ متعلقین کے ساتھ آپ ہر طرح بخیر وعافیت ہوں۔ خط دستیاب ہوا ساتھ ہی دیوبندی مولوی کی تحریر کا عکس بھی۔

حضرت مولانا مفتی محمد حنیف خاں صاحب رضوی شیخ الحدیث جامعہ نوریہ رضویہ محلہ

باقر گنج بریلی شریف نے سوا لاکھ روپے کی کتابیں باہر ملکوں سے منگا کر احادیث رضویہ کی تخریج کی ہے۔ ۱۵ر رمضان المبارک کو ہونے والے حادثہ کے متعلق بھی انہوں نے عربی الفاظ کو تلاش کر لیا ہے۔

آپ مذکورہ پتہ پر ان سے رابطہ قائم کریں۔ حدیث مذکور کس کتاب کی کس جلد اور کس صفحہ میں ہے عربی عبارت اور اس کے ترجمہ کے ساتھ آپ ان سے منگا لیں۔ اور انہیں سے دیوبندی کی تحریر کا جواب بھی لکھا لیں۔ دار العلوم امجدیہ ارشد العلوم اوجھا گنج ابھی نیا ادارہ ہے تفسیر اور فقہ کی کتابیں تو کسی حد تک جمع ہو گئی ہیں مگر کتب احادیث کی ابھی بہت کمی محسوس کی جا رہی ہے۔

خدائے عزوجل آپ کے کاروبار میں روز افزوں ترقی عطا فرمائے اور آپ کی ساری مذہبی خدمات کو قبول فرما کر اجر جزیل سے سرفراز فرمائے۔ آمین! فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۲۶ر شوال ۲۰ھ

فائدہ: (۱) مولانا محمد رضا صاحب قادری نوری حضرت فقیہ ملت قدس سرہ کے عقیدت مندوں سے ہیں اور مکتوب سے ظاہر ہوتا ہے کہ مولانا موصوف کاروباری لائن کے آدمی ہیں مگر قوم وملت کی خدمت کا جذبہ رکھتے ہیں اور امور دینیہ سے خاصی دلچسپی ہے مولیٰ تعالیٰ ایسے لوگوں کو عمر خضر عطا فرمائے۔ آمین!

مکتوب اول بنام حافظ محمد یار صاحب (۱)

عزیزم مولوی حافظ محمد یار صاحب زید مجدکم۔

وعلیکم السلام۔ ثم السلام علیکم، امسال ہمارا دورہ بہت طویل رہا دورہ سے واپس ہو کر علاقہ نوتنواں ضلع گورکھپور میں ہم کو اور حضرت مولانا بدر الدین احمد صاحب قبلہ کو ایک جلسہ میں شرکت کرنی پڑی اس درمیان میں درجنوں استفتے جمع ہو گئے جس کی وجہ سے بہت عدیم

الفرصت رہا اور آپ کے خط کا جواب نہ دے سکا۔ ابھی کل تین استفتے اور موصول ہوئے جن کا جواب لکھنا ابھی باقی ہے۔ لیکن اب آپ کے خط کا جواب دیدینا ہم نے ضروری سمجھا۔ آپ نے حافظ جمال الدین وکمال الدین کا کچھ حال نہ لکھا کہ وہ لوگ کہاں ہیں اور کیا کر رہے ہیں؟ اپنی پڑھی ہوئی کتابوں کو اپنے مطالعہ میں ضرور رکھا کیجئے۔ اور حافظ جمال الدین و کمال الدین سے اگر ملاقات ہو تو انہیں بھی کتابوں کے مطالعہ میں رکھنے کی تاکید کیجئے۔

ہدایت الاسلام حصہ دوم چھپ کر آ گئی ہے اور گلدستہ مثنوی دو ہفتہ کے بعد آئے گی اگر آپ کہیں تو مولانا نسیم صاحب سے بذریعہ ڈاک بھجوادوں گا معارف القرآن بھی نصف سے زیادہ لکھ چکا ہوں جو انشاء اللہ المولیٰ شوال میں چھپے گی۔ حافظ صاحب کو اور مولینا محمد ظہور احمد صاحب کو پرخلوص سلام کہیں۔

میرا پتہ:

جلال الدین احمد امجدی

موضع اوجھا گنج، ڈاکخانہ کپتان گنج، ضلع بستی

نوٹ: تاکید کردینے کے باوجود آپ نے پھر اپنے پتہ میں "تکیہ خرد" کو "تکیہ خورد" لکھا جو صحیح نہیں ہے آئندہ خیال رکھیں۔ (۲)

فائدہ: (۱) مکتوب سے ظاہر ہے کہ حافظ محمد یار صاحب حضرت علیہ الرحمہ کے شاگرد اور ضلع بہرائچ کے رہنے والے ہیں۔

(۲) حضرت علیہ الرحمہ اپنے شاگردوں کی جن لسانی اور تحریری غلطیوں کی اصلاح فرمادیتے ان غلطیوں کی تکرار پر سخت برہم ہوجاتے اور بڑی ڈانٹ پلاتے، ایک مرتبہ فقیر راقم کی ایک لسانی غلطی کی تکرار پر بہت ناراض ہوئے اور ہمارے نسیان پر اظہار حیرت کرتے ہوئے اپنے دور طالب علمی کا ایک واقعہ اس طرح سنایا کہ "ایک مرتبہ ہمارے استاذ گرامی حضرت علامہ ارشد القادری دامت برکاتہم القدسیہ نے ہم کو کمرہ کے اندر سے چادر لانے کا حکم دیا میں اندر گیا تو وہاں دو چادریں رکھی ہوئی تھیں۔ ہم نے عرض کی حضرت! کون

سی چدّر رلاؤں؟ حضرت نے فرمایا، سفید والی چدّ رلاؤ اور درّی بھی اٹھالاؤ۔

حضرت نے یہ واقعہ بیان کرنے کے بعد فرمایا چدّر کے ساتھ لفظ درّی استعمال کرنے سے محض قرینہ سے میں سمجھ گیا کہ چادر کو چدّر بولنا غلط ہے۔ اس کے بعد سے آج تک میں نے چادر کو چدّر بولنے کی غلطی نہیں کی مگر تم لوگوں پر حیرت ہے کہ جس غلطی کی نشاندہی صراحت کے ساتھ کردی جاتی ہے بار بار وہی غلطی کرتے ہو۔

مکتوب دوم

۸۶/۹۲ ء

عزیز گرامی زیدا عزازکم

وعلیکم السلام، ثم السلام علیکم، خیریت طرفین مطلوب۔ خط موصول ہوا حالات سے آگاہی ہوئی۔ جس میں آپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ اب ہر ماہ دو خط بھیجا کروں گا۔ تو اتنے زمانہ آپ نے خط نہیں لکھا وہ غلط ہوا اور اب ہر ماہ دو خط لکھا کریں گے یہ بھی غلط ہوگا۔ اس لئے کہ میں بہت عدیم الفرصت رہتا ہوں زیادہ وقت تصنیف وتالیف میں صرف کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ میں ہر ماہ آپ کے دو خط کا جواب نہیں دے سکوں گا۔ ہر چیز میں اعتدال بہتر ہوتا ہے۔ لہذا کبھی کبھی خیریت کا خط لکھا کیجئے نہ کہ ہر ماہ دو خط۔

دعا ہے کہ خدائے عزوجل آپ کو ہر طرح خلوص کے ساتھ دین متین کی بیش از بیش خدمت کرنے کی توفیق رفیق بخشے۔ آمین!

عزیزم مولانا ضمیر احمد اور مدرسہ کے مخلص اراکین کو سلام کہیں۔ فقط والسلام

دعا گو: جلال الدین احمد الامجدی

رجب المرجب

مکتوب ڈاکٹر سراج احمد صاحب (۱)

بسمہ تعالیٰ. و الصلاۃ و السلام علی رسولہ الاعلیٰ

عزیز محترم مولانا ڈاکٹر سراج احمد صاحب بستوی زید اعزازکم۔ سلام مسنون

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رضی عنہ ربہ القوی کی نعتیہ شاعری پر آپ کے تحقیقی مقالے کا عدیم الفرصتی کے سبب غیر معمولی تاخیر سے مطالعہ کیا جو اپنی مثال آپ ہے کہ اس میں بہت سی باتیں آپ نے ایسی جمع کردی ہیں جو ابھی تک ہماری نگاہوں سے نہیں گزری تھیں۔ انداز تحریر بھی ماشاء اللہ بہت اچھا ہے۔

مقالہ پڑھنے پر حوالہ جات سے ظاہر ہوا کہ آپ نے بہت ساری کتابوں۔ رسالوں اور ماہناموں کا مطالعہ کرنے کے بعد بڑی محنت و جانفشانی سے اس کو تحریر کیا ہے۔ اور قاعدہ کلیہ ہے کہ جس کتاب کے لکھنے میں زیادہ محنت کی جاتی ہے وہی زیادہ مقبول ہوتی ہے اور اس کی عمر بہت لمبی ہوتی ہے۔

آپ کا یہی ایک تحقیقی مقالہ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ زندہ رکھے گا لیکن تصنیف و تالیف کا سلسلہ ہمیشہ جاری رکھیں خصوصاً اعلیٰ حضرت کے ۱۰۵ رعلوم وفنون پر تبصرہ وتعارف بنام "کنز العلم" منظر عام پر لانے کی کوشش کریں۔ (۲)

خدائے عزوجل آپ کی عمر میں خیر و برکت عطا فرمائے زندگی بھر خلوص کے ساتھ اسلام وسنیت کی تبلیغ وتائید میں تصنیف وتالیف کی توفیق رفیق بخشے اور آپ کی ساری مذہبی و قومی خدمات کو قبول فرما کر اجر جزیل و جزائے جلیل سے سرفراز فرمائے۔ آمین! اس تحریر کی وصولیابی سے ضرور مطلع کریں۔ فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۲۹ رمحرم الحرام ۲۰ھ

فائدہ : (۱) ڈاکٹر سراج احمد بستوی باصلاحیت عالم دین اور وقت کے عظیم دانشور

ہیں تحریری صلاحیت کے بھی مالک ہیں اور حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ کے عقیدت مندوں میں سے ہیں۔ (۲) یہ پورا مکتوب رضویات سے حضرت علیہ الرحمہ کی دلچسپی پر غماز ہے۔

مکتوب بنام ڈاکٹر دیوناتھ چترویدی زاہدؔ (۱)

بسمه تعالیٰ. و الصلاة و السلام علی رسوله الاعلیٰ

جناب ڈاکٹر دیوناتھ چترویدی زاہد!

آپ کی تصنیف ''تصوف اور مشائخ خانقاہ رشیدیہ جونپور'' کا میں نے بالاستعاب مطالعہ کیا۔ بہت محظوظ ہوا اور اس سے میری معلومات میں بڑا اضافہ ہوا۔

عاشق رسول حضرت آسی قدس سرہ السامی کے چند محبت بھرے اشعار میں نے اپنے زمانۂ طالب علمی ہی میں حضرت علامہ ارشد القادری صاحب قبلہ سے سنا تو اسی وقت سے میں ان کے ساتھ گہری عقیدت رکھتا ہوں۔ آپ کی اس کتاب کو پڑھ کر اس میں اضافہ ہوا۔ ان کے بہت سے اشعار پڑھنے کا شرف حاصل ہوا اور ساتھ ہی سلسلۂ رشیدیہ کے بانی اور ان کے خلفاء خصوصاً حضرت آسی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات کا بھی علم ہوا۔

ابتداء میں لفظ صوفی کی تحقیق اور تصوف کی تاریخ وغیرہ پر آپ کے مضامین بہت اچھے ہیں۔ انداز تحریر بھی عمدہ ہے۔ زبان میں روانی اور سلاست ہے۔ کتاب پڑھتے ہوئے ایسا لگتا ہے کہ آپ اس وقت کے مجنوں اور فراق گورکھپوری ہیں۔

آپ کی یہ کتاب بہت ساری خوبیوں پر مشتمل ہے جس میں کچھ خامیاں بھی ہیں مثلاً ص ٦٦ پر آپ نے لکھا ہے کہ حضرت خواجۂ اجمیری کے دوسرے مرید اور خلیفہ حضرت فرید الدین گنج شکر ہیں۔ یہ صحیح نہیں۔ حضرت بابا فرید حضرت قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ و الرضوان کے مرید اور خلیفہ ہیں۔ اطمینان کے لئے حضرت محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ کے مرید و خلیفہ حضرت خواجہ امیر خورد کرمانی کی مشہور تصنیف سیر الاولیاء اردو کا ص ۱۲۷ دیکھیں۔

اور ص ۲۷ پر ہے کہ سرہند اب پاکستان میں ہے۔ یہ بھی صحیح نہیں کہ وہ ہندوستان کے

صوبۂ پنجاب میں ہے۔اطمینان کے لئے تحقیق کرلیں۔

اور ص ۸۲ پر کتاب کے دوسرے ایڈیشن میں یہ تبدیلیاں کردیں کہ دوسرے خانہ میں تاریخ وصال ومہینہ کے بجائے تاریخ عرس کردیں جس میں تاریخ ومہینوں کے نام بدستور سابق باقی رکھیں کہ عرس دن بھر ہوتا ہے بلکہ بعض بزرگوں کے اعراس کئی دن تک ہوتے رہتے ہیں اور تیسرے خانہ میں عرس کا وقت کی بجائے قل کا وقت کردیں۔فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۱۴ر محرم الحرام ۱۴۱۹ھ / ۱۱ر مئی ۱۹۹۸

نوٹ: اس لفافہ کی وصولیابی سے ضرور مطلع کریں تاکہ اطمینان ہوجائے کہ ہماری تحریر آپ کو پہنچ گئی کہ آج کل بہت سے خطوط ڈاکخانہ کی بدنظمی کے شکار ہوجاتے ہیں۔

فائدہ: (۱) ڈاکٹر دیوناتھ چترویدی زاہد بڑی خصوصیات کے حامل ہیں ضلع بلیا یوپی کے کسی ہندو گھرانے میں پیدا ہوئے اور ہندوانہ ماحول میں پلے، بڑھے، پڑھے، مگر اللہ رب العزت نے موصوف پر حق کو روشن فرمایا اور وہ در پردہ دولت ایمان سے مشرف ہوگئے۔اسلام سے قریب ہونے کے بعد دینیات کا گہرا مطالعہ کیا جس سے دینی معلومات میں اضافہ ہوا۔عصری علوم پر کامل دسترس رکھنے کے ساتھ عمدہ نثر نگار اور بہترین شاعر بھی ہیں۔زاہد تخلص رکھتے ہیں بحمدہ تعالیٰ موصوف کی متعدد دینی معلوماتی ومعیاری تصنیفات طبع ہوکر منظر عام پر آچکی ہیں اور مزید تصنیف وتالیف کا سلسلہ جاری وساری ہے علماء اہل سنت سے گہری عقیدت رکھتے ہیں مگر تاہنوز اپنے ایمان کو پوشیدہ رکھنے میں عافیت سمجھتے ہیں مولیٰ تعالیٰ موصوف کے جان ومال اور عزت وآبرو کی حفاظت فرمائے۔آمین!

مکتوب اول بنام مولانا کمال الدین احمد رضوی (۱)

عزیزم سلام مسنون

خدا کرے کہ آپ بخیر ہوں۔ ۳۶ر روپے کی بجائے ۳۵ موصول ہوئے میرا عمل

حضرت شعیب الاولیا علیہ الرحمۃ والرضوان کے اس فرمان پر ہے کہ ''حساب جَو جَو بخشش سو سو'' اگر آپ کے نزدیک بھی اس قول میں خوبی ہو تو آپ بھی اسی پر عمل کریں اس لئے کہ اگر ایک روپیہ آپ نے کسی کا کاٹ لیا اور اس نے معاف نہ کیا تو حدیث شریف کے مطابق ہر چار چار پیسے کے بدلے سات سات سو نماز باجماعت کا ثواب دینا پڑے گا۔ مگر میں نے آپ کے لئے ایک روپیہ معاف کر دیا آئندہ کسی کے ساتھ ہرگز ایسا نہ کریں (۲)

مولوی خوش محمد سعدی مدنپور گئے یا نہیں، مجھے کچھ معلوم نہ ہو سکا صدر، منیجر، اور سارے مدرسین کو سلام کہو۔ فقط والسلام دعا گو: الامجدی براؤں شریف

۱۷ر صفر المظفر ۱۰ھ

فائدہ: (۱) مکتوبات سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت مولانا کمال الدین احمد رضوی حضرت فقیہ ملت قدس سرہ کے باوفا اور چہیتے شاگرد ہیں اور دار العلوم اسلامیہ سعدی مدنپور، باندہ میں بحیثیت مدرس دینی خدمات میں مصروف عمل ہیں۔

(۲) عصر حاضر کے علماء و مشائخ میں حضرت فقیہ ملت قدس سرہ کی یہ ایک امتیازی شان تھی کہ معاملات نہایت صاف ستھرا رکھتے اور پائی پائی کا حساب رکھتے تھے نہ خود اپنے ذمہ کسی کا ایک پیسہ رکھتے اور نہ ہی کسی کے پاس ایک پیسہ رہنے دیتے، اگر کوئی صاحب آپ کے مقروض ہو جاتے اور وعدہ کے مطابق ادائیگی میں تاخیر ہوتی تو بار بار تقاضہ کرتے اور عموماً یہی مذکورہ بالا حدیث مقروض کو لکھ کر بھیجتے تا کہ وہ خوف آخرت سے قرض ادا کر دے اور حق العبد میں گرفتار ہو کر دنیا سے رخصت نہ ہو، بحمدہ تعالیٰ آپ کے چہیتے صاحبزادے اور امجدی خانقاہ کے سجادہ نشین و متولی حضرت مولانا انوار احمد قادری امجدی کا عمل بھی والد بزرگوار کی طرح حضرت شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ کے اسی قول پر ہے ''حساب جو جو، بخشش سو سو'' فقیر راقم کتب خانہ امجدیہ دہلی حاضر ہوتا ہے تو بڑی ذرہ نوازی فرماتے ہیں عمدہ ترین ضیافت تو کرتے ہی ہیں، مگر معاملات میں اگر دس روپے بھی فقیر کے ذمہ باقی رہتے ہیں تو اسے ضرور یاد دلاتے ہیں جس سے فقیر کو بڑی مسرت ہوتی ہے اور حضرت علیہ الرحمہ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔

مکتوب دوم

عزیزم زیداعزازکم۔ سلام مسنون

خدا کرے آپ سب لوگ بخیر و عافیت ہوں آپ کا خط دستیاب ہوا حالات سے آگاہی ہوئی۔ آپریشن بحمدہ تعالیٰ بہت کامیاب ہوا ہے آنکھ میں روشنی کافی آ گئی ہے لیکن چار ماہ گذرنے کے باوجود ابھی لکھنے پڑھنے سے آنکھ میں تکلیف ہو جاتی ہے اس بات کا افسوس ہے۔(۱)

عزیزم مولانا محمد ہارون فاروقی سے کہئے کہ میں نے ان کے بھائی کو دہلی خط لکھدیا ہے۔ عنقریب ان کو بھی لکھوں گا۔ اور سلام بھی کہو۔ الامجدیؔ

دعا ہے کہ خدائے عزوجل آپ سب لوگوں کے علم و عمل میں روز افزوں ترقی عطا فرمائے اور ہمیشہ خلوص کے ساتھ دین متین کی بیش از بیش خدمت کی توفیق رفیق بخشے۔ آمین!

عزیزم مولانا محمد نظام الدین، مولانا رئیس احمد، اور مولانا حامد رضا وغیرہ کو سلام کہو۔ فقط والسلام

دعا گو: الامجدیؔ

۲؍ جمادی الاخری ۱۳ھ

فائدہ: (۱) مکتوب کا یہ پیرا حضرت علیہ الرحمہ کی ملی و قومی درد کا عکاس ہے، عام طور پہ آپ خارجی اوقات میں خدمت دین اور قومی و ملی فلاح و صلاح کی غرض سے تصنیف و تالیف میں مصروف رہنے کے عادی تھے اور اگر کسی عذر کے سبب تصنیفی کام رک جاتا اور بے مقصد اوقات گزر جاتے تو آپ علیہ الرحمہ کو سخت افسوس ہوتا۔

مکتوب سوم

عزیزم زیداعزازکم

سلام مسنون۔ خدا کرے آپ بخیر و عافیت ہوں خط دستیاب ہوا حالات سے آگاہی

ہوئی ہمارے مکتوبات کے جواب میں مولانا ۹۲ ہارون فاروقی کا خط آیا تھا۔ بروقت وہ احسن المدارس قدیم کے مدرس نہیں ہو سکے مگر خدائے تعالیٰ کی ذات سے امید قوی ہے کہ وہ مستقبل قریب میں اس کے مدرس ہو جائیں گے۔

میری صحت بحمدہ تعالیٰ ٹھیک ہے مگر آنکھ میں کچھ تکلیف رہتی ہے اس لئے محرم سے دس روز قبل بمبئی پہنچنے کا ارادہ ہے۔ کتاب ''بزرگوں کے عقیدے'' چھپ گئی امید کہ ہفتہ عشرہ میں دہلی سے آجائے گی علمائے اہل سنت کی کتابیں اپنی وسعت کے مطابق خریدتے رہو اور ان کے مطالعہ سے اپنا علم بڑھاتے رہو۔ (۱) دیگر مدرسین اور ادارہ کے اراکین کو سلام کہو۔ فقط والسلام

دعا گو: الامجدی

۲؍ذوالحجہ ۱۳ھ

فائدہ: (۱) حضرت نور اللہ مرقدہ عموماً اپنے تلامذہ کو دینی کتابیں خریدتے رہنے اور کثرت مطالعہ کا حکم دیا کرتے تھے اگر کسی طالب علم کا رہن سہن اعلیٰ معیار کا ہوتا اور ضروری کتابیں اس کے پاس نہ ہوتیں تو اس پر تعریض کرتے اور اپنی ناراضگی کا اظہار بھی۔

یادش بخیر کوئی ۱۹۸۸ء کی بات ہے اس وقت میں فیض الرسول براؤں شریف میں درجۂ ثانیہ کا طالب علم تھا ایک موقع پر جب چھٹی گزار کر دار العلوم حاضر ہوا اور دوسرے دن درسگاہ میں پہنچا تو حضرت والا نے میرے سر پہ رامپوری مخملی ٹوپی اور پہنی ہوئی قیمتی لنگی دیکھ کر دریافت فرمایا کہ ''مصباح اللغات'' خرید لئے ہو؟ میں نے نفی میں جواب دیا، فرمایا آدمی کی زینت علم سے ہے لباس سے نہیں، علم سے کورا رہ کر اعلیٰ درجے کا لباس انسان کو زیب نہیں دیتا، میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ جب تک ''مصباح اللغات'' نہ خرید لو یہ ٹوپی اور لنگی نہیں پہن سکتے۔ میں اس حکم کی تعمیل ایک مہینہ کے بعد کر سکا پھر اس ٹوپی اور لنگی کے استعمال کی اجازت ملی۔

مکتوب چہارم

عزیزم زیداعزازکم۔سلام مسنون ودعائے خیر مشحون

آپ کا خط دستیاب ہوا اور حالات سے آگاہی ہوئی۔بحمدہ تعالیٰ میں بخیر ہوں ''غیر مقلدوں کے فریب'' مکمل ہوگئی کتابت کے مرحلہ سے گزر رہی ہے امید کہ عرس رضوی تک چھپ جائے گی۔اس کی تربیت سے فارغ ہوکر ایک نئی کتاب شروع کردی ہے جس کا نام ہے ''جائز وناجائز کا معیار'' اپنے فرائض کو نہایت ذمہ داری سے ادا کریں کوئی کتاب بغیر مطالعہ نہ پڑھائیں۔درسی کتابوں سے فرصت ملے تو علماء اہل سنت خصوصاً امام احمد رضا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی تصنیفات کا مطالعہ کریں۔عزیز گرامی مولانا نظام الدین اور دیگر مدرسین کو سلام کہیں۔فقط والسلام۔

الامجدی

۲۲رذوالحجہ ۱۴ھ

مکتوب پنجم

بسمہ تعالیٰ. و الصلاۃ و السلام علی رسولہ الاعلیٰ

عزیزم زیداعزازکم۔سلام مسنون ودعائے خیر مشحون

آپ کا جوابی کارڈ موصول ہوا۔یہ آپ کی سعادت مندی ہے جو آپ نے مزاج پرسی کے لئے خط لکھا درمیان میں ہماری صحت بہت زیادہ خراب ہوگئی تھی۔پھر جب شہر بستی کے علاج سے کچھ فائدہ نہ ہوا تو مجبوراً لکھنؤ جانا پڑا۔بحمدہ تعالیٰ ثم بکرم رسولہ الاعلیٰ وہاں کے علاج سے کافی فائدہ ہے۔دین کا کام جاری ہے جس پر امسال رضا اکیڈمی بمبئی نے ہمیں ۲۵ر ہزار نقد کے ساتھ امام احمد رضا ایوارڈ دیا۔

خدائے عزوجل آپ کی سعادت ہمیشہ برقرار رکھے اور آپ کے علم وعمل میں روز

افزوں ترقی عطا فرمائے۔ آمین بحرمۃ النبی الکریم علیہ الصلاۃ والتسلیم۔ محبت کرنے والوں کو سلام کہیں اور طلبہ کو دعائیں۔ فقط والسلام جلال الدین احمد الامجدی

۲۱ ؍رجب المرجب ۱۹ھ

مکتوب ششم

بسمہ تعالیٰ. و الصلاۃ و السلام علی رسولہ الاعلیٰ

عزیزم زید اعزازکم۔ سلام مسنون و دعائے خیر مشحون۔ خط دستیاب ہوا۔

یہ آپ کی سعادت مندی ہے کہ آپ گاہے گاہے جوابی کارڈ لکھ کر مزاج پرسی کر لیتے ہیں۔ آپ ہی جیسے کچھ اچھے لوگ ہیں۔ جو اپنے اساتذہ سے ربط رکھتے ہیں۔ ورنہ اس زمانے میں عام طور پر حال یہی ہے کہ تلامذہ کا اپنے اساتذہ سے کوئی تعلق نہیں بحمدہ تعالیٰ ثم بکرم حبیبہ الاعلیٰ لکھنؤ کے علاج سے مجھے کافی افاقہ ہے صبح تین بجے سے اٹھ کر کام شروع کر دیتا ہوں (ا) اگرچہ اب پہلے کی طرح سونے سے پہلے لکھنے پڑھنے کا کام قطعی نہیں کر پاتا ہوں۔ پھر بھی جو کچھ کر لیتا ہوں اس پر خدائے عزوجل کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ ابھی جلدی ہمارے فتاویٰ کا ایک مجموعہ بنام فتاویٰ برکاتیہ شائع ہوا ہے جو شاید ابھی آپ کی نگاہ سے نہ گزرا ہو "انوار الحدیث" کی سائز میں ہے اور ضخامت بھی تقریباً اتنی ہی ہے۔ آج کل بہت سے مدرسین اپنی تنخواہوں کو حلال نہیں کرتے۔ آپ نہایت ذمہ داری کے ساتھ ہر کتاب مطالعہ کے بعد ہی پڑھائیں۔ تاکہ تنخواہ کا لینا حلال رہے۔

خدائے عزوجل آپ کے علم و عمل میں روز افزوں ترقی عطا فرمائے۔ آمین! محبت والوں کو سلام کہیں۔ فقط والسلام الامجدی

۱۹ ؍ربیع الآخر ۲۰ھ

فائدہ: (ا) تصنیف و تالیف کی دنیا میں قدم رکھنے کے بعد حضرت علیہ الرحمہ کا یہ معمول رہا کہ شب میں درسی کتابوں کے مطالعہ سے فارغ ہو کر تصنیفی کام کرتے اور پھر

رات کے آخری پہر میں بھی فجر کی اذان تک تصنیف وتالیف میں مصروف رہتے زندگی کے آخری دور میں جب مختلف بیماریوں کے شکار ہو گئے اور ضعف بڑھ گیا تو رات میں سونے سے قبل لکھنے کا سلسلہ موقوف ہو گیا مگر شب کے آخری حصہ میں لکھنے کا معمول بدستور باقی رہا اگرچہ خراب صحت اس سے بھی مانع تھی مگر آپ قومی ودینی خدمت پر ایسے حریص تھے کہ اپنی جسمانی وذہنی پریشانیوں کو خاطر میں نہ لاتے۔

مکتوب ہفتم

عزیزم زیداعزازکم۔وعلیکم السلام

ثم السلام علیکم خدا کرے کہ آپ سب بخیر وعافیت ہوں خط دستیاب ہوا حالات سے آگاہی ہوئی اس وقت میں فتاویٰ فیض الرسول مرتب کر رہا ہوں کتاب الطہارۃ سے باب الاذان والاقامہ تک کاتب کے سپرد کردیا ہے جس کی کتابت شروع ہوگئی کوشش ہے کہ میری زندگی میں چھپ کر منظر عام پر آجائے ورنہ ضائع ہونے کا قوی اندیشہ ہے بدمذہبوں سے رشتہ داری کے سبب سنیت کو بہت نقصان پہنچ رہا ہے اس لئے ہم نے ایک رسالہ بنام "بدمذہبوں سے رشتے" لکھا ہے جس کی قیمت صرف تین روپیہ ہے اسے زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگا کر مسلمانوں کے گھروں میں پہنچانے کی کوشش کریں (۱) صرف ملازمت نہ کریں اسلام کی نشر واشاعت کی فکر میں ہر وقت لگے رہیں کہ ایسے ہی لوگ حقیقت میں نائب رسول ہیں۔(۲)

کتب خانہ امجدیہ ۱۱/ذوالقعدہ کو یہاں سے منتقل ہوگیا اب کتابیں اس پتہ سے منگائیں کتب خانہ امجدیہ مہراج گنج، ضلع بستی-۲۷۲۰۰۱

A.T.P.O Maharaj Ganj, Dist. Basti - 272001

مدرسین وارا کین اور سب محبت والوں کو سلام کہیں فقط والسلام

الامجدی براؤں شریف

نوٹ: خطوط کے پتوں کو اردو سے خالی نہ رکھیں۔(۳)

فائدہ: (۱) مکتوب کے اس پیرا سے واضح ہے کہ حضرت علیہ الرحمہ اشاعت دین وسنیت کے جذبہ سے سرشار ایک دردمند دل رکھتے تھے اور مذہب وملت پر ہونے والے خارجی حملوں کے دفاع کے لئے ہمہ وقت کمر بستہ بھی رہتے تھے اسی لئے آپ علیہ الرحمہ نے اہل سنت کے ایمان وعقیدہ کی حفاظت کے لئے متعدد کتابیں تصنیف کر کے مسلمانوں میں پھیلایا جن میں ''بدمذہبوں سے رشتے، غیر مقلدین کے فریب اور بزرگوں کے عقیدے'' سرفہرست ہیں۔

(۲) حضرت علیہ الرحمہ خود بھی نائب رسول کی حیثیت سے پوری زندگی خدمت دین متین میں مصروف عمل رہے اور اپنے تلامذہ کو بھی نائب رسول کی صورت میں دیکھنے کے متمنی تھے عام طور سے اپنے شاگردوں کو اس قسم کی نصیحتیں تحریر فرماتے جن سے دینی خدمات کا جذبہ پیدا ہو اور تقویٰ وطہارت کی طرف میلان بھی۔

(۳) اس نوٹ سے ظاہر ہے کہ حضرت علیہ الرحمہ کو اردو زبان وادب سے غایت درجہ کی محبت تھی اور اس کی ترقی کی خواہش بھی، چونکہ ہندوپاک کے علماء نے قوم وملت کو جو علمی ذخائر عطا کئے ہیں وہ زیادہ تر اردو زبان میں ہیں اس لئے حضرت علیہ الرحمہ اور دیگر اکابرین اردو بولنے، اردو پڑھنے اور اردو لکھنے پر زور دیتے رہے، حضرت علیہ الرحمہ خطوط کے پتے اگر اردو سے خالی دیکھتے تو سخت ناراض ہوتے اور خط لکھنے والے کو جوابی خط میں اردو سے بے التفاتی پر تنبیہ کرتے۔

مکتوب مولانا افروز احمد خاں

از براؤں شریف

عزیزم زیدا عزازکم۔ وعلیکم السلام۔ ثم السلام علیکم

خدا کرے آپ بخیر وعافیت ہوں میں یکم ربیع الاول شریف کو آنکھ کا آپریشن کرا کے دو ماہ بعد براؤں شریف واپس ہوا۔ تو جمع ڈاکوں میں آپ کا جوابی لفافہ نہیں دستیاب ہوا البتہ دوسرا لفافہ موصول ہوا حالات سے آگاہی ہوئی اور یہ جان کر خوشی ہوئی کہ آپ ضلع باندہ میں پڑھا رہے ہیں اپنے فرائض کو نہایت ذمہ داری کے ساتھ ادا کرنا اور نماز کو خوب پابندی کے ساتھ پڑھنا بازاروں میں گھومنے اور ہوٹلوں یا دیگر دکانوں میں بیٹھنے سے سخت پرہیز کرنا ہماری دعائیں آپ کے شامل حال ہیں محنت اور سچائی کو مضبوطی کے ساتھ پکڑے رہو گے تو کامیاب رہو گے۔(۱)

آنکھ کا آپریشن بحمدہ تعالیٰ بہت اچھا ہوا ہے آنکھ میں کافی روشنی آگئی ہے مگر ابھی زیادہ لکھنے پڑھنے سے تکلیف ہوتی ہے اور محبت والوں کو اور اپنے مدرسے کے اراکین کو سلام کہو۔ فقط والسلام

دعا گو: الامجدیؔ براؤں شریف

۵ رربیع الآخر ۱۳ھ

فائدہ: (۱) مولانا افروز احمد خاں حضرت قدس سرہ کے تلمیذ رشید ہیں فقیر راقم کو موصوف کے حالات سے آگاہی نہیں ہے۔

(۲) یہاں سے واضح ہے کہ حضرت علیہ الرحمہ محض درسی کتابوں کو پڑھا کر اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہو جانے پر ہی اکتفا نہیں فرماتے تھے بلکہ اپنے تلامذہ کی پرخلوص تربیت بھی کرتے تھے دار العلوم میں تو ہر آن طلبہ کی تربیت پر آپ کی کڑی نظر رہتی بوقت ضرورت ضرب خفیف اور زجر وتوبیخ کرتے، اور فراغت کے بعد جو تلامذہ خط وکتابت کا سلسلہ جاری رکھتے انہیں گاہے گاہے ناصحانہ خط لکھتے اور کامیاب زندگی گزارنے کے گر بتاتے۔

مکتوب بنام مولوی زین العابدین اعظمی (۱)

بسمه تعالیٰ. و الصلاۃ و السلام علی رسوله الاعلیٰ

عزیز گرامی مولوی زین العابدین۔ زید اعزازکم سلام مسنون۔ خدا کرے موجودہ لوگ ہر طرح بخیر و عافیت ہوں۔ جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی کے فون سے معلوم ہوا کہ آپ کے برادر عالی حضرت علامہ ومولانا غلام ربانی صاحب فائق قدس سرہ کا انتقال ہوگیا۔ اس خبر سے افسوس ہوا۔ دعا ہے کہ عزوجل جنت الفردوس میں انہیں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق رفیق بخشے۔ آمین! بحرمۃ سید المرسلین صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین

حضرت مولانا فروغ احمد صاحب اعظمی زید مجدہم شیخ الادب دار العلوم علیمیہ جمدا شاہی کے بدست ہم نے ایک ہزار روپئے آپ کو بھیجوایا ہے۔ اس حقیر رقم کو اپنے والد گرامی شیخ العلماء حضرت علامہ غلام جیلانی نور اللہ مرقدہ کے مزار مبارک کی تعمیر میں صرف کریں (۲) گھر سبھی لوگوں کو حسب درجہ سلام و دعا۔ فقط والسلام جلال الدین احمد الامجدی

۹/ جمادالاولی ۲۱ھ

فائدہ :(۱) مکتوب الیہ مولوی زین العابدین مدظلہ شیخ العلماء حضرت علامہ غلام جیلانی قدس سرہ کے صاحبزادے ہیں، گھوسی ضلع مئو کے اکابرین علماء میں حضرت شیخ العلماء علیہ الرحمہ کا نام سرفہرست ہے حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ کبھی کبھی آپ کا ذکر بڑی والہانہ انداز میں فرمایا کرتے تھے ایک مرتبہ دوران درس ہندوستان کے اکابرین علماء کا ذکر آ گیا۔ حضرت نے آپ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ''حضرت شیخ العلماء کی قابلیت کا یہ عالم تھا کہ عربی زبان میں فی البدیہ اشعار کہا کرتے تھے۔''

(۲) مکتوب کے اس پیرا سے واضح ہے کہ حضرت علیہ الرحمہ اکابرین علماء کے نیاز مند اوران کی بڑائی کے معترف تھے۔

مکتوب بنام مولانا محمد اکبر علی صاحب

بسمہ تعالیٰ

محبّ مکرم مولانا ۱۹۲ اکبر علی زید اکرامکم (۱)

سلام مسنون ودعائے خیر مشحون

آپ کے تین کارڈ ایک ساتھ نتھی ہو کر موصول ہوئے۔ کل ۲۷ رربیع الغوث ۲۲ھ کو آپ کے استفتاء کا جواب دارالعلوم امجدیہ کی طرف سے چار روپئے ڈاک ٹکٹ لگا کر ارسال کردیئے گئے۔ (۲)

جواب میں تاخیر یوں ہوئی کہ مجلس شرعی مبارکپور کے فیصل بورڈ کی نشست بریلی شریف میں تھی ممبر ہونے کی حیثیت سے ہم وہاں درمیان میں شرکت کے لئے چلے گئے تھے۔ (۳)

جو بات ہم نے پیش کی تھی ابھی تک وہاں اس کا ذکر تک نہ آیا اس خبر سے افسوس ہوا۔ (۴) بس دعا ہے کہ خدائے عزوجل سنی عالموں کو حصول دنیا کی بجائے خدمت دین کو اپنی زندگی کا مقصد قرار دینے کی توفیق رفیق بخشے آمین۔ ادارہ کے سارے مدرسین کو سلام طلبہ کو دعائیں۔ فقط والسلام۔ جلال الدین احمد الامجدی

۲۸ رربیع الغوث ۲۲ھ

نوٹ: فتویٰ کی وصولیابی سے مطلع کریں اور خطوط کے پتے میں کچھ اردو ضرور لکھا کریں۔

فائدہ: (۱) مکتوب الیہ جناب مولانا اکبر علی صاحب حضور فقیہ ملت قدس سرہ کے معتقدین محبین میں سے ایک ہیں، مدرسہ فیض العلوم دھنوجی خرد ضلع کشی نگر میں تدریسی خدمت انجام دے رہے ہیں، مرکز تربیت افتاء اوجھا گنج سے مراسلاتی کورس کررہے ہیں۔

(۲) اگرچہ ایک مفتی کی یہ ذمہ داری نہیں ہوتی کہ وہ خود عرق ریزی سے استفتاء کا جواب لکھے اور خود اپنی طرف سے ڈاک ٹکٹ لگا کر مستفتی کے پاس فتویٰ روانہ کرے، مگر یہ حضرت علیہ الرحمہ کی ملی ودینی ہمدردی اور کریمانہ اخلاق تھا کہ اگر کوئی خاص مستفتی جواب

کے لئے ڈاک ٹکٹ نہ بھیجتا تو آپ اپنے پیسے کا ڈاک ٹکٹ لگا کر فتویٰ روانہ فرما دیتے۔

(۳) مجلس شرعی مبارکپور ملک کی مرکزی درسگاہ جامعہ اشرفیہ مبارکپور کے نمایاں کارناموں میں سے ایک عظیم الشان کارنامہ ہے جس کے ذریعہ قوم مسلم کے بہت سارے مختلف فیہ مسائل کا حل مفتیان اسلام کے اتحاد و اتفاق سے منظر عام پر آچکا ہے مزید اس سلسلہ میں کام جاری وساری ہے۔ حضرت علیہ الرحمہ مجلس شرعی میں فیصل بورڈ کے رکن تھے جو آپ کی فقاہت پر روشن دلیل ہے۔ تاحین حیات مجلس شرعی کی نشستوں میں بھی شرکت فرماتے رہے جس میں اکثر آپ کو صدارت بھی سپرد کی جاتی تھی

(۴) جس بات کے ذکر نہ ہونے پر حضرت علیہ الرحمہ نے اظہار افسوس فرمایا تھا اس کا پس منظر یہ ہے کہ ایک مرتبہ مولانا اکبر علی اور مولانا محمد طیب صاحبان سے جب بریلی شریف میں ملاقات ہوئی اور آپ کو معلوم ہوا کہ ان صاحبان کا مدرسہ گرانٹ پر آ گیا ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ مولانا اب تو آپ لوگوں کی تنخواہ خاطر خواہ ہوگئی ہے آپ لوگ پڑھاتے ہیں تنخواہ پاتے ہیں۔

لہٰذا ثواب کے حصول کے لئے کوئی ذریعہ بنائیے چنانچہ کچھ دیر خاموشی کے بعد آپ نے طریقہ بتایا کہ فرض کیجئے کہ اسٹاف میں کل پندرہ لوگ ہیں دو دو سو روپیہ ہر ماہ جمع کیجئے ایک ماہ میں تین ہزار روپیہ جمع ہوگا اس پیسے سے دینی کام کیجئے مثلاً کوئی طالب علم غریب ہے۔ اس کے لئے عمدہ تعلیمی بندوبست کیجئے۔ لائبریری میں کسی کتاب کی ضرورت ہے، موجود نہیں ہے اسے خریدیئے علاقے کے اعتبار سے اعلیٰ حضرت کے کسی رسالہ کے اشاعت کی ضرورت ہے اشاعت کیجئے۔

اس سے واضح ہے کہ حضرت علیہ الرحمہ نے جس طرح خود پوری زندگی کو خدمت دین وملت کے لئے وقف کر رکھا تھا اسی طرح ہر عالم دین کو قوم وملت کا صحیح خادم اور مذہب کے ہمدرد و ناشر کی شکل میں دیکھنا چاہتے تھے۔

☆☆☆☆☆

تمہیدِ ایمان بآیاتِ قرآن

۱۳۳۶ھ

تصنیف

مجدد دین وملت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی



مسلم کتابوی لاہور

قابلِ مطالعہ کتابیں



مسلم کتابوی
داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ، لاہور
042-37225605
Email:muslimkitabevi@gmail.com